

وَأَحْسِنُوا لَهُمْ رِقَابَهُمْ وَأَنْعَمُوا بِهِمْ إِنَّكُمْ بِرَبِّكُمْ لَشَاكِرُونَ



فضائل دُرود شریف

سرمد قادری حقیقی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ اہل بیت رضویہ کراچی

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (الاحزاب: ٥٦)

ترجمہ
"بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب تانے
والے (نبی) پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو"

DATA ENTERED

فضائل درود شریف

مؤلف:

حضرت علامہ مولانا نور محمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ



مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ کے فیصل آباد

041-2626046 ①

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾ ۲۹۷۶۵۲

ن ۱۶۲ | ف

۱۵۸۲۸۱

۱۵۸۲۸۱

نام کتاب	فضائل درود شریف
مؤلف	مولانا نور محمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب و اہتمام	سید حمایت رسول قادری
صفحات	۲۷۲
اشاعت	اکتوبر ۲۰۰۱ء
تعداد	۱۱۰۰
مطبع	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد
ہدیہ	100 روپے

ملنے کا پتہ

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11 - گنج بخش روڈ لاہور فون 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے فیصل آباد فون 2626046

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

عرضِ حال

الحمد لله اكمل الحمد على كل حال وفي كل حين والصلوة والسلام والالتفاتان الاكملان على سيد المرسلين وامام المتقين وخاتم النبيين محمد وآله واصحابه واتباعه اجمعين هداية طريق الحق ومحى علوم الدين اما بعد -

فقیر نور محمد قادری رضوی عرض گزار ہے کہ فقیر عمر کی آخری منزل میں ہے۔ مگر اس مدت دراز میں سوائے گناہوں کے کوئی عمل صالح نہ کر سکا۔ کوئی ایسی نیکی پاس نہیں جو مغفرت و بخشش کا وسیلہ بن سکے۔ آخر کار دل میں خیال آیا کہ سید المرسلین و حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی بخشش کا وسیلہ بناؤں۔ جو بارگاہِ الہی میں اعظم وسیلہ ہیں۔ آپ کی بارگاہِ بے کس پناہ تک پہنچنے تک اپنی کتاب "فضائل درود شریف" کو ذریعہ اور وسیلہ بنانا ہوں کہ اس کتاب کے ذریعہ سے محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرم و رحم فرماتے ہوئے اس گنہگار پر نصیب کی مغفرت کا وسیلہ بن جائیں اور فقیر کو اپنے دیگر نیاز مندوں کے ساتھ شفاعتِ عظمیٰ سے سرفراز فرما کر داخل جنت فرمائیں۔

آمین ثم آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين حمداً يفتنون بحكمته البالغه، ويحيط
 بنعمه السالغه، ويخص نعمته على بالايان والاسلام فانها
 اعظم نعمه، وان جعلني من امتنا سيدنا محمد خيراً لاتام وجعلها
 خيراً مني، كما احمد الله على ان صلى هو وملائكته على هذا النبي الكريم
 وامر المؤمنين بذلك تشریفاً له، وتعظيماً، فقال تعالى ان الله و
 ملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه
 وسلموا تسليماً، اللهم صل عليه وعلى آله افضل صلاة صليتها
 او تصليتها على احد من عبادك الابرار والمقربين، تكون صلاتك
 على سيدنا ابراهيم وآله مع كمالها بالنسبة اليها كالذرة بالنسبة
 الى جميع العالمين، وعلى اخوانه الانبياء الذين تقدموا في الزمان
 تقدم الامراء على السلطان، واصحابه نجوم الهدى، والامة
 امته ومن بهم اقتدى، وسلم اللهم عليهم تسليماً كذلك
 فالكل مملوك وانت وحدك البالك، واشهد ان لا اله الا الله
 وحده لا شريك له، واشهد ان سيدنا محمداً نبيه ورسوله
 خير نبي ارسله، اعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الر
 حمن الرحيم، ان الله وملائكته يصلون على النبي طيباً ليها
 الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً (پاره ۲۲ سورت احزاب)

ترجمہ: بے شک اللہ (تعالیٰ) اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے
 والے (نبی) پر اسے ایمان والوں پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

وہ کتابیں جن سے استفادہ کیا گیا

- | | |
|----------------------------------|---------------------------|
| مشہور
مولانا شیخ اسماعیل حقی | ۱۔ صحاح ستہ |
| سید محمود الوسی بغدادی | ۲۔ روح البیان |
| جلال الدین عبدالرحمن سیوطی | ۳۔ روح المعانی |
| امام رازی | ۴۔ الدر المنثور |
| سید محمد امین المعروف ابن عابدین | ۵۔ تفسیر کبیر |
| محمد علاء الدین حصکفی | ۶۔ رد المحتار (شامی) |
| محمد المہدی بن احمد | ۷۔ رد مختار |
| عبدالوہاب شعرانی | ۸۔ مطالع المسرات |
| شیخ عبدالحق محدث دہلوی | ۹۔ کشف الغمہ |
| " | ۱۰۔ جذب القلوب |
| جلال الدین عبدالرحمن سیوطی | ۱۱۔ مدارج النبوت |
| حافظ سخاوی | ۱۲۔ خصائص کبریٰ |
| ملا معین کاشفی | ۱۳۔ قول بدیع |
| شہاب الدین خفاجی | ۱۴۔ معارج النبوت |
| یوسف بن اسماعیل نہانی | ۱۵۔ نسیم الرباض |
| علامہ عبدالغنی نابلسی | ۱۶۔ افضل الصلوٰۃ |
| عبدالوہاب شعرانی | ۱۷۔ حدیقہ ناریہ |
| عبدالرحمن صفوری | ۱۸۔ بواہج الانوار القدسیہ |
| ابن قیم | ۱۹۔ نزهتہ المجالس |
| | ۲۰۔ جلال الافہام |

اس کتاب میں ایک مقدمہ اور چھ باب اور ہر باب میں کئی فصلیں ہیں

پہلا باب : اس میں دو فصلیں ہیں۔ پہلی فصل میں فضیلت درود شریف، دوسری فصل درود شریف کی برکت سے شفاعت مصطفیٰ حاصل ہوگی۔

دوسرا باب : اس میں تین فصلیں ہیں، پہلی فصل کثرت درود شریف میں۔ دوسری فصل فوائد درود شریف میں، تیسری فصل تارک درود کی مذمت۔

تیسرا باب : اس میں تین فصلیں ہیں، پہلی فصل خاص خاص درودوں کے خاص خاص فائدے ہیں، دوسری فصل کتاب میں ذکر حضور پر صلوٰۃ و سلام

لکھے ہیں، تیسری فصل درود لکھنے یا پڑھنے وقت صلوٰۃ و سلام دونوں کے جمع کرنے میں۔ **چوتھا باب** : اس میں تین فصلیں ہیں۔ پہلی فصل جن اوقات میں درود شریف پڑھنا افضل ہے، دوسری فصل وہ مقامات جہاں درود شریف پڑھنا

مؤکد تر ہے، تیسری فصل وہ مقامات جہاں درود شریف مکروہ ہے۔

پانچواں باب : اس میں تین فصلیں ہیں۔ پہلی فصل امتی کا درود دربار رسالت میں پیش کیا جاتا ہے اور آپ جواب دیتے ہیں۔ دوسری فصل

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نیاز مندوں کا صلوٰۃ و سلام بلا واسطہ سنتے ہیں تیسری فصل بصیغہ نداء صلوٰۃ و سلام پڑھنا جائز ہے۔

چھٹا باب : اس میں دو فصلیں ہیں۔ پہلی فصل درود شریف پڑھنے کے آداب ہیں، دوسری فصل درود شریف کے بعض صیغے اور ان کے خاص

خاص فوائد ہیں۔

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	مقدمہ ، درود شریف پڑھنے کے حکم کی حکمت	۱۱
۲	درود شریف پڑھنے کی ترغیب	۱۱
۳	بندوں اور خالق کے درمیان سولے درود کے کوئی کام مشترک نہیں۔	۱۲
۴	آیتہ مبارکہ کی توجیح و تفسیر	۱۳
۵	لفظ صلوة کے معانی	۱۴
۶	سلام کے معنی	۱۶
۷	جملہ اسمیہ پر کلمہ ان کے لانے کا نکتہ	۱۶
۸	بچائے نام مبارک کلمہ نبی کا ذکر فرماتا	۱۵
۹	اللہ کا درود حضور کے ساتھ خاص ہے۔	۱۷
۱۰	ایک اعتراض اور اس کا جواب	۱۸
۱۱	انبیائے کرام پر درود و سلام	۲۲
۱۲	انبیاء اور ملائکہ کے سوا کسی پر درود و سلام جائز نہیں۔	۲۲
۱۳	عبرت ناک حکایت	۲۵
باب اول		
۱۴	فصل اول فضیلت درود شریف میں	۲۶
۱۵	درود شریف کے فضائل بے شمار ہیں	۲۳
۱۶	درود خوان بارگاہ رسالت میں منظور نظر ہے	۲۵
۱۷	درود خوان کے لئے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصی سفارش	۲۶

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
	دوسرا باب	
۵۲	کثرت سے درود شریف پڑھنا غلامان مصطفیٰ کا کام ہے۔	۱۸
۶۷	دوسری فصل درود شریف کے فوائد میں	۱۹
۷۳	تیسری فصل تارک درود شریف کی مذمت میں	۲۰
	تیسرا باب	
۷۸	فصل اول خاص خاص درود کے خاص خاص فائدے۔	۲۱
۷۸	بہترین ہدیہ	۲۲
۷۹	دیدار مصطفیٰ کے لئے	۲۳
۸۲	بحری طوفان سے بچاؤ کے لئے	۲۴
۸۲	دفع کرب و بلا کے لئے	۲۵
۸۲	سعادت دارین کے لئے	۲۶
۸۲	دفع غم و اندوہ کے لئے ، دنیا و آخرت کی نعمتوں کے لئے	۲۷
۸۵	کشف العلوم کے لئے	۲۸
۹۲	کتاب میں حضور کے ذکر پر درود و سلام لکھنا باعث ثواب و مغفرت ہے	۲۹
۹۶	فائدہ	۳۰
۱۰۰	درود شریف پڑھنے یا لکھنے وقت صلوٰۃ و سلام دونوں کو جمع کرنا چاہیے	۳۱
	باب چہارم	
۱۰۳	جن اوقات میں درود شریف پڑھنا افضل ہے۔	۳۲
۱۰۳	شب جمعہ و روز جمعہ	۳۳
۱۱۰	وہ مقامات جہاں درود شریف مؤکد اور فاضل تر ہے	۳۴
۱۳۹	وہ مقامات جہاں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے۔	۳۵
	پانچواں باب	

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۳۶	امتی کا صلوة و سلام در بار رسالت میں پیش کیا جاتا ہے	۱۴۰
۳۷	سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے نیاز مند امتی کا سلام بلا واسطہ سنتے ہیں۔	۱۴۶
۳۸	درود شریف بصیغہ نداء جائز ہے اور عشاق کا معمول ہے۔	۱۴۹
	چھٹا باب	
۳۹	درود شریف پڑھنے کے آداب	۱۷۲
۴۰	درود شریف کے بعض صیغے اور ان کے خاص خاص فائدے۔	۱۷۲
۴۱	درود شریف ابراہیمی کے بعض الفاظ کی تشریح و توضیح	۱۷۶
۴۲	رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے معنی اور اس کے اشتقاق کا بیان۔	۱۷۷
۴۳	اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کا نام محمد رکھا	۱۷۹
۴۴	محمد نام والے کی عزت کرو۔	۱۸۲
۴۵	حضور کے نام کے ساتھ سیدنا بڑھانا مستحب ہے	۱۸۲
۴۶	لفظ آل کے اشتقاق کا بیان	۱۸۳
۴۷	آل کے معنی۔	۱۸۳
۴۸	آل رسول میں کون داخل ہیں۔	۱۸۳
۴۹	تین سوال اور ان کے جواب	۱۸۴
۵۰	دوسرا درود شریف	۱۸۶
۵۱	تیسرا درود شریف	۱۸۷
۵۲	چوتھا، پانچواں درود شریف	۱۸۸
۵۳	چھٹا، ساتواں درود شریف	۱۸۹
۵۴	آٹھواں، نواں درود شریف۔	۱۹۰
۵۵	دسواں درود شریف۔	۱۹۱

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات	شمار
۲۱۹	تینتا لیسواں درود شریف ^{۲۳}	۱۹۲	گیارھواں، بارھواں درود شریف ^{۱۲}	۵۶
۲۳۱	چوالیسواں درود شریف ^{۲۴}	۱۹۳	تیرھواں، چودھواں درود شریف ^{۱۳}	۵۷
۲۳۳	پینتالیسواں درود شریف ^{۲۵}	۱۹۴	پندرھواں درود شریف ^{۱۵}	۵۸
۲۳۳	چھیالیسواں درود شریف ^{۲۶}	۱۹۵	سولھواں، سترھواں درود شریف ^{۱۶}	۵۹
۲۳۵	سنتالیسواں درود شریف ^{۲۷}	۱۹۶	اٹھارھواں درود شریف ^{۱۸}	۶۰
۲۳۸	ارٹالیسواں درود شریف ^{۲۸}	۱۹۷	انیسواں، بیسواں درود شریف ^{۱۹}	۶۱
۲۴۱	موتلف درود ہذا کی شخصیت	۱۹۸	اکیسواں، بائیسواں درود شریف ^{۲۱}	۶۲
۲۴۵	انچاسواں درود شریف ^{۲۹}	۱۹۹	تیسواں درود شریف ^{۲۳}	۶۳
۲۴۶	پچاسواں درود شریف ^{۳۰}	۲۰۰	چوبیسواں درود شریف ^{۲۴}	۶۴
۲۴۹	اکاونواں درود شریف ^{۳۱}	۲۰۱	پچیسواں درود شریف ^{۲۵}	۶۵
۲۵۰	باونواں درود شریف ^{۳۲}	۲۰۲	چھبیسواں، ستالیسواں درود شریف ^{۲۶}	۶۶
۲۵۲	ترہینواں درود شریف ^{۳۳}	۲۰۳	اٹھالیسواں درود شریف ^{۲۸}	۶۷
۲۵۴	چوٹونواں، پچیسواں درود شریف ^{۳۴}	۲۰۵	انیسواں درود شریف ^{۲۹}	۶۸
۲۵۷	پڑھنے کا طریقہ اور فوائد	۲۰۶	تیسواں درود شریف ^{۳۰}	۶۹
۲۵۷	چھنواں درود شریف ^{۳۱}	۲۰۷	اکتیسواں، تیسواں درود شریف ^{۳۲}	۷۰
۲۵۸	ستاونواں درود شریف ^{۳۲}	۲۱۲	تیسواں درود شریف ^{۳۳}	۷۱
۲۵۹	اٹھاونواں درود شریف ^{۳۳}	۲۱۳	چونتیسواں، پینتیسواں درود شریف ^{۳۵}	۷۲
۲۶۰	اکسٹھواں درود شریف ^{۳۴}	۲۱۴	چھتیسواں، سینتیسواں درود شریف ^{۳۶}	۷۳
۲۶۱	ساٹھواں درود شریف	۲۱۴	ارٹیسواں درود شریف ^{۳۸}	۷۴
۲۶۲	قصیدہ شریف	۲۱۵	اتالیسواں، چالیسواں درود شریف ^{۳۹}	۷۵
۲۷۰	نعت شریف	۲۱۶	اکتالیسواں درود شریف	۷۶
		۲۱۷	پینتالیسواں درود شریف ^{۴۲}	۷۷

مقدمہ

درد شریف پڑھنے کے حکم کی حکمت | اللہ کریم نے ہم کو پیدا فرمایا اور

چلنے کے لئے پاؤں اور کام کاج

کرنے کے لئے ہاتھ اور سننے کے لئے کان اور دیکھنے کے لئے آنکھیں مرحمت

فرمائیں۔ پھر رنگارنگ کا رزق عطا فرمایا۔ پھر دولت ایمان سے مشرف فرمایا اور آخرت

میں جنت اور اس میں طرح طرح کی نعمتیں عطا فرمائے گا۔ یہ سب نعمتیں ہم کو

محبوب کبریٰ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سے ملیں

معلوم ہوا کہ سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حقوق اور احسانات ہم پر بے شمار ہیں

اور حبیب کبریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی محسن اعظم نہیں ہے۔ ہم چونکہ

سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احسانات کا بدلہ دینے سے عاجز تھے۔ رب

کریم نے ہمارا عجز دیکھ کر ہم کو اس کی مکافات کا طریقہ بتایا کہ تم اپنے محسن اعظم پر

درد شریف پڑھو تاکہ شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق اور احسانات

جو ہم پر ہیں ان میں سے کچھ کی ادائیگی ہو جائے۔ چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے اس

لئے ہم نے بارگاہِ خداوندی میں درخواست کی کہ تو اپنی شان کے مناسب مکافات

اور بدلہ عنایت فرما۔ ہم نے پڑھا **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدًا**

درد شریف پڑھنے کی ترغیب | حضراتِ مسلمین! علمائے نقیبات نے ایک قاعدہ

ذکر کیا ہے کہ جب کسی انسان کو کسی امر کی

طرف رغبت دلائی مطلوب ہو تو اس امر اور کام کے منافع اور فوائد بیان کئے جائیں

تاکہ لوگ منافع کی تحریص اور فوائد کے حصول کی خاطر اس امر کے کرنے کی طرف خوب

راغب ہوں۔

دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ اس امر اور کام کے کرنے والوں کا اعلیٰ نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ لوگ اس اعلیٰ نمونہ کو دیکھ کر اس کی تقلید کرنے لگیں۔ یہ دوسرا پہلے طریقہ سے زیادہ مفید اور نتیجہ خیز ہے۔ اسی لئے خالق دو جہاں رب العالمین نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صلوٰۃ و سلام بھیجنے کی ترغیب و تحریص کے لئے اپنی ذات پاک و برتر کو اور اپنے ملائکہ مقربین کو بطور نمونہ پیش فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ ط يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا صَلُّوْا عَلَیْهِ
وَسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا ۝

اس قاعدہ کی تفصیل یہ ہے۔ بادشاہ وقت اپنے ملک و سلطنت میں ایک کام راج کرنا چاہتا ہے اور اس کے رواج کو بہت محبوب سمجھتا ہے تو اپنی رعایا کو اس کام کے کرنے کا اس طرح حکم دیتا ہے کہ لوگو! یہ کام میں خود کمرتا ہوں اور میرے وزیر اور ارکان سلطنت بھی یہ کام کرتے ہیں۔ لہذا تم بھی یہ کام کرو تو لوگ ضرور ان کی تقلید میں اس کام کو بڑے ذوق و شوق سے کریں گے۔ بلا تشبیہ حکم الحاکمین کو یہ بڑی محبت تھی کہ مسلمان میرے محبوب مکرم پر درود شریف پڑھا کریں تو اس بادشاہ حقیقی نے پہلے اپنے آپ کو اور پھر اپنے مقرب فرشتوں کو پیش فرمایا کہ دیکھو مسلمانو! میں بادشاہ حقیقی خود اور میرے مقرب فرشتے نبی کریم پر درود شریف بھیجتے ہیں۔ لہذا اے ایمان والو! تم بھی میرے محبوب معظم پر درود سلام بھیجو۔ سبحان اللہ کس عمدہ طریقہ سے درود پاک کے پڑھنے کی ترغیب دلائی گئی۔

بندوں اور خالق کے درمیان سوائے درود کے کوئی کام مشترک نہیں

ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی مفعول اور کام ایسا نہیں جو خالق کا بھی ہو اور مخلوق کا بھی۔ کیونکہ خالق مخلوق کے کاموں سے پاک ہے۔ ہمارا کام کھانا پینا۔ سونا جاگنا، مرنا جینا، نماز پڑھنا اور روزے رکھنا وغیرہ ہے۔ اور خالق کائنات ان تمام کاموں سے پاک ہے۔ اسی طرح خالق کے کام مخلوق نہیں کر سکتی۔ مثلاً رب العالمین جل شانہ کا کام

جلانا مارنا اور ذمی دینا، بیمار کرنا صحت دینا بارش برسانا وغیرہ یہ سب کام اللہ عز و
جل کے ہیں جنہیں ہم نہیں کر سکتے۔ مگر ان سب کاموں میں ایک کام ایسا بھی ہے جو
رب کریم کا بھی ہے اور ہمارا بھی اور وہ کام درود پاک کا پھینچنا ہے۔ دیکھ لو آیت بالا میں
درود شریف کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف بھی ہے اور ملائکہ کی طرف بھی ہے، اور
عام مومنوں کی طرف بھی ہے یعنی مخلوق کی طرف ہے اور خالق کی طرف بھی۔

الحمد لله رب العالمین

اول : انا وحمد خداوند کی کروں - تعریف اس کی جس نے دیا جان و جی کروں

مقدور جس قدر ہے نہ اس میں کمی کروں بعد اس کے اس عمل کو ادا لازمی کروں

وصفِ شہ محمد رب غنی کروں

تم سب پڑھو درود میں ذکر نبی کروں

آیت مبارکہ کی توضیح و تفسیر | آیت مبارکہ میں لفظ صلوة و سلام کے معانی اور آیت
کو کلمہ اِنِّ سَے مصدر فرمانے کا فائدہ اور جملہ اسمیہ

کالانا اور جملہ فعلیہ خبر لانے کی حکمت اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک
کی بجائے کلمہ نبی فرمانے کا نکتہ اور **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** کا ذکر فرمانے کی حکمت اور
درود شریف بھیجنے کا امر فرمانا۔ ان سب باتوں کی تشریح و توضیح بیان کی جاتی ہے۔ اللہ
تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ تم آمین۔

لفظ صلوة کے معانی | لغت میں صلوة کا معنی دعا ہے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے
کہ اللہ تعالیٰ مجاہد کے صلوة بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مقام محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقام شفاعت
ہے۔ اور ملائکہ کے درود کا مطلب حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے زیادتی
مرتبہ کے واسطے دعا کرنا ہے اور حضور کی امت کے لئے استغفار کرنا ہے اور مومنین
کے درود کا مطلب حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع اور آپ کے
ساتھ محبت اور آپ کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف کرنا ہے اور ساتھ ہی

یہ بھی لکھا ہے کہ یہ اعزاز و اکرام جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب کو رحمت فرمایا ہے۔ اس اعزاز سے بہت بڑھا ہوا ہے، جو سیدنا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرشتوں سے سجدہ کرنا کر عنایت فرمایا ہے کیونکہ سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس اعزاز و اکرام میں اللہ جل شانہ خود بھی شریک ہے۔ بخلاف حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعزاز و اکرام کے وہاں صرف فرشتوں کو حکم دیا تھا۔ (روح البیان) اور علامہ عبد الغنی نابلسی حنفی حدیقہ ندیہ میں لکھتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف صلوٰۃ کی نسبت ہو تو اس کا معنی رحمت ہے۔ مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی شریعت کی تعظیم فرماتا ہے اور روز قیامت تک اسے باقی رکھے گا اور آخرت میں آپ کی امت کے حق میں شفاعت قبول فرمائے گا اور فرشتوں کی طرف صلوٰۃ کا مقصد استغفار ہے اور مومنوں کی طرف صلوٰۃ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود میں مبعوث فرمائے۔ (حدیقہ ندیہ ص ۷۷)

جیسا کہ ایک حدیث میں خود سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعد اذان آپ کے واسطے اس طرح دعا کیا کریں اللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفُضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ (شکوٰۃ شریف ص ۱۶۵)

مواہب قسطلانی میں ہے کہ ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے درود شریف کا مطلب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرشتوں کے سامنے تعریف کرنا ہے اور فرشتوں کا درود ان کا اس پر دعا کرنا ہے۔ (حدیقہ ندیہ ص ۷۷)

اور سلام کا معنی برآءة عن العیوب والنقائص ہے یہاں سے حکم ہوتا ہے کہ تم میرے محبوب کے لئے ہر عیب و نقص سے سلامتی کے لئے دعا مانگو۔ (حدیقہ ندیہ ص ۷۹)

جملہ اسمیہ پر کلمہ ان کے لئے کا نکتہ | اللہ جل شانہ نے درود شریف کے بیان کرنے میں ان اللہ و ملائکتہ فرمایا۔

یعنی جملہ اسمیہ بیان فرمایا اور اس سے پہلے کلمہ ان ذکر فرمایا اور کلمہ ان وہاں لایا جاتا ہے جبکہ مخاطب منکر یا متزدد فی الحکم ہو۔ مگر یہاں محض اس حکم کے اہتمام شان کے لئے ہے یعنی درود شریف پڑھنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایسا اہتمام بالشان امر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر درود پڑھتے ہیں۔ اسے ایمان والو تم بھی اس نبی پر درود و سلام پڑھو۔ اور ان کی خبر یُصَلُّونَ جملہ فعلیہ ذکر فرمایا جو تجدد و استمراری کا فائدہ دیتا ہے۔ مطلب یہ ہوگا کہ رب العالمین کی رحمت و عنایت اپنے حبیب پر روز بروز زیادہ ہے اور آپ کے کمالات یوماً فیوماً ترقی پر ہیں۔ جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔ **وَلَا خَيْرَ خَيْرٍ وَاُولَئِكَ مِنَ الْاُولٰٓئِیْ ۝ وَاَسُوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فِی تَرْحٰوٰی ۝** یعنی بے شک پھلی (گھڑی) تمہارے لئے پہلی سے بہتر اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ یہ بزرگی اور اعزاز آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اعزاز و اکرام سے اعظم ہے جبکہ ان کا سجدہ ملائکہ عظام نے کیا تھا۔ کیونکہ وہ سجدہ واقع ہوا اور ختم ہوا۔ مگر محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یہ اعزاز ہمیشہ جاری اور ساری رہے گا۔ الحمد للہ رب العالمین۔ (مطالع مسرات ص ۲۱)

بجائے نام مبارک کلمہ نبی کا ذکر فرماتا | اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی اکرم پر درود بھیجتے ہیں۔ تو

یہاں آیت مبارکہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لفظ کے ساتھ تعبیر فرمایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لفظ سے تعبیر نہیں فرمایا جیسا کہ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ان کے ناموں کے ذکر فرمایا ہے۔ یہ سید العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غایت عظمت اور غایت شرافت کی وجہ سے ہے۔ ایک جگہ جب محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آیا تو ان کو تو نام کے ساتھ ذکر فرمایا اور اپنے محبوب کو وصف نبوت کے ساتھ جیسا کہ ان اُولٰٓئِی النَّاسِ بِاِبْرٰہِیْمَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا ۝ وَهٰذَا النَّبِیُّ ۝ اور جہاں کہیں اسم گرامی ذکر کیا گیا وہ خصوصی مصلحت کی وجہ سے ذکر کیا گیا۔ بلکہ ہر مقام پر

آپ کو پیارے خطاب اور نرالے القاب ہی کے ساتھ یاد فرمایا **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ** اور کہیں **يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ** فرمایا۔ کہیں **يَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُ** تو کہیں **يَا أَيُّهَا الْمَدَّيْنُ** کہیں **طه** کہیں یسین کے خطاب سے سرفراز فرمایا ہے

یا آدم است با پدر انبیا خطاب **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ** است خطاب محمدی پھر قابل غور بات یہ ہے کہ درود شریف ہتمم بالشان امر کو آپ کو مرتبہ نبوت کے مقابلہ میں ظاہر کرنا حالانکہ مرتبہ رسالت بھی قطعاً یقیناً آپ ہی کے واسطے ثابت ہے اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ جب ایسی نعمتِ عظمیٰ اور دولت کبریٰ آپ کی نبوت کے مقابل ہے تو کمالات مرتبہ رسالت کے کہ نبوت سے بہت بلند و بالا ہیں۔ کس درجہ اشرف و اعلیٰ ہوں گے **ع**

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا | **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا**

سَلِّمُوا تَسْلِيمًا اے ایمان والو تم بھی صلاۃ و سلام عرض کرو اس ذات مقدس پر **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** سے ہمیں امر ثابت ہوئے۔ اول یہ کہ سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا اتنا عظیم الشان امر ہے کہ خود خالق کائنات درود بھیجتا ہے اور درود بھیجنے والوں کے ایمان کی گواہی دیتا ہے۔ اور انہیں ایمان والا کہتا ہے۔ دوسرے یہ کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا مقتضائے ایمان ہے اس لئے کہ جب کسی سے کوئی بات طلب کی جاتی ہے۔ تو اسے مناسب و مقتضی مطلوب کے ساتھ متصف کر کے خطاب کرتے ہیں۔ مثلاً معرکہ جنگ و جدال میں سپاہیوں سے کہا جاتا ہے اے بہادر و! یہی وقت جان بازی و جہرات کا ہے اور سخی سے وقتِ تحریریں سخاوت کہا جاتا ہے۔ اے کریم یہی موقع دینے کا ہے۔ تیسرے یہ کہ یہ لفظ امام الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت مرحومہ کی فضل و بزرگی پر دلالت کرتا ہے۔ مسلمانو! کتنی خوشی کا مقام ہے کہ اللہ رب العالمین جل

شأنہ ہم گنہگاروں کو ایمان والا کہہ کر پکارے اور ایسے پیارے خطاب سے یاد فرمائے
 بخلاف تمام احم سابقہ کو ان کے نام سے پکارتا ہے۔ ان کو ان کی کتابوں میں یَا یٰسُّہَا
 الْمَسَاكِينِ سے پکارا گیا۔ ان دونوں خطابوں میں کتنا عظیم فرق ہے اور اس خطاب
 سے مراد وہ تمام ایمان والے ہیں جو ملتِ اسلامیہ میں داخل ہیں خواہ انسان ہوں یا غیر
 انسان (مطالع المسرات ص ۲۳) الَّذِیْنَ یعنی اسم موصول لانا اس امر پر شاہد عدل ہے کہ
 خالق اکبر کو ہمیں نام لے کر پکارنا یا امت محمدی کہنا اچھا معلوم نہ ہوا۔ کیونکہ اسم موصول
 مسند الیہ اس جگہ لایا جاتا ہے جہاں استہجاج التصریح بالاسم ہو یعنی نام لیتے شرم آتی ہو۔
 پرا معلوم ہوتا ہو خواہ بوجہ عظمت و بزرگی یا بسبب پیار و محبت۔ غرضیکہ اس آیت مبارکہ
 کا ہر ہر کلمہ ہمارے آقا و مولا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت
 شان اور رفعت مکان اور درود شریف کی عظمت و بزرگی اور درود خوانوں کے فضل پر
 دلالت کرتا ہے۔

صَلُّوْا اَعْلٰیہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ | صَلُّوْا اور سَلِّمُوْا دونوں صیغے امر کے
 ہیں۔ امر و جوب کے لئے آتا ہے جبکہ کوئی
 قرینہ صارفہ عن الوجوب نہ ہو۔ اس لئے تمام عمر ایک مرتبہ صلاۃ و سلام پڑھنا فرض
 ہے۔ اور ہر وقت سماعت نام مبارک واجب ہے۔ ہاں اگر ایک مجلس میں نام
 مبارک بار بار ذکر کیا جائے تو اول مرتبہ درود شریف پڑھنا واجب ہے اور پھر مستحب
 جیسا کہ ایک مجلس میں تکرار آیتہ سجدہ سے ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے اور امام
 طحاوی کے نزدیک نام مبارک سننے پر ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

(در مختار جلد اول)

اللہ کا درود حضور کے ساتھ خاص ہے | امام الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ
 والسلام سے کئی باتوں میں ممتاز ہیں اور آپ کے خصوصیات ہیں جو دوسرے انبیاء
 مضام علیہم السلام میں نہیں پائے جاتے ان میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا درود

آپ ہی کے ساتھ خاص ہے۔ قرآن مجید اور غیر قرآن میں کہیں بھی یہ ثابت نہیں کہ اللہ جل شانہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی رسول اور نبی پر درود بھیجا ہو۔ اللہ کی یہ نعمت صرف خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ الحمد للہ رب العالمین (افضل الصلوٰۃ ص ۱۱)

ایک اعتراض اور اس کا جواب | جب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں

تو پھر ہمارے درود شریف کی کیا ضرورت ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے درود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آپ کی احتیاجی کی وجہ سے نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ بلکہ ہمارا درود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اظہارِ عظمت کے واسطے ہے جس طرح کہ اللہ جل شانہ نے اپنے پاک ذکر کا بندوں کو حکم دیا حالانکہ اللہ جل شانہ کو اس کے پاک ذکر کی بالکل ضرورت نہیں۔ (تفسیر کبیر) نیز اس کا جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ فقیروں اور منگتوں کا قاعدہ ہے کہ جب وہ کسی مالدار سے کوئی چیز لینا چاہیں تو غنی کے دروازے پر جا کر پہلے تو اس کے مال و جان کے لئے دعا کرتے ہیں اسے گھر والے نیری عمر دراز ہو تیرا مال سلامت رہے۔ تیرا گھر آباد رہے۔ اور پھر اس کے بچوں کی خیریت کی دعا مانگتے ہیں کہ تیرے بال بچے سلامت رہیں۔ ان کی عمر دراز ہو۔ گھر والا منگتے کی یہ ساری صدائیں سنتا ہے تو سمجھ جاتا ہے کہ منگتا بڑا مہذب ہے اور وہ کچھ لینا چاہتا ہے۔ مگر میرے بچوں اور گھر بار کی خیر مانگ کر۔ اس سے گھر والا مہربان ہو جاتا ہے اور اس منگتے کو اپنی طاقت کے مطابق دیتا ہے۔ بلا تشبیہ یہاں بھی حکم دیا گیا ہے کہ منگتو! جب ہم ہماری بارگاہ سے کچھ لینا چاہتے ہو، تو ہم اولاد اور گھر بار سے پاک و منزہ ہیں کہ تم اس لئے دعا کرو۔ البتہ ہمارا ایک محبوب ہے۔ صرف تم اس کی خیر مانگتے ہو، تو جو رحمتوں کی بارش ان پر ہو رہی ہے۔ تم پر بھی اس سے ایک پھینٹا مار دیا جائے گا۔ جس سے تمہارا بھلا ہو جائے گا۔

جب آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ نَزَلَتْ ہوتی تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے

نے اپنے آقا و مولا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی مبارک باد دی۔
حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ان اللہ وَمَلَئِكَتَهُ يَصَلُّونَ
عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا آیت نازل ہوئی
تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو معلوم ہے۔ درود شریف
کن الفاظ میں پڑھا جائے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح پڑھو۔

۱۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَسِيْدٌ
مَّجِيْدٌ وَّبَارِكٌ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَسِيْدٌ مَّجِيْدٌ
الہی! درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
پر اور ان کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا
حضرت ابراہیم پر اور ان کی آل پر بیشک تو
ستورہ صفات اور بزرگ ہے اور برکت
نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی
آل پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی تو حضرت
ابراہیم اور ان کی آل پر بیشک تو ستورہ
صفات اور بزرگ ہے۔

در منشور جلد پنجم ص ۲۱۵

اس قسم کی روایتیں مختلف الفاظ سے مروی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ
اَزْوَاجِهِ وَّذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاَزْوَاجِهِ وَّذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَسِيْدٌ
مَّجِيْدٌ
الہی! درود رحمت انازل فرما سیدنا محمد
اور آپ کی ازواج مطہرات اور ذریات
ظاہرات پر جیسا کہ تو نے ابراہیم کی اولاد پر
درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرما سیدنا
محمد اور آپ کی ازواج مطہرات اور ذریات
پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم

کی اولاد پر بیشک تو ستورہ صفات بزرگ ہے۔

۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ
الہی اپنے بندے اور اپنے رسول سیدنا محمد
پر درود نازل فرما جیسا کہ تو نے درود نازل

وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ

فرمایا ابراہیم پر اور برکت نازل فرمائی تا محمد
اور آپ کی آل پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی
تو نے حضرت ابراہیم پر۔

الہی ! درود نازل فرمائی تا محمد اور آل پر
اور برکت نازل فرمائی تا محمد اور آل پر جیسا
کہ درود اور برکت نازل فرمائی تو نے حضرت
ابراہیم اور آل ابراہیم پر سارے جہانوں میں
بیشک تو ستودہ صفات اور بزرگ ہے۔

الہی ! اپنے درود اور اپنی رحمت اور اپنی برکتیں
سیدنا محمد اور آل محمد پر نازل فرمائی تا کہ تو نے
حضرت ابراہیم پر نازل فرمایا بیشک تو ستودہ
صفات اور بزرگ ہے۔

الہی ! درود نازل فرمائی تا محمد اور آپ کی
آل پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا ابراہیم
اور ان کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات اور
بزرگ ہے اور رحمت نازل فرمائی تا کہ آپ کی
آل پر جس طرح رحمت نازل فرمائی تو نے آل
ابراہیم پر بیشک تو ستودہ صفات اور بزرگ
ہے اور برکت نازل فرمائی تا محمد اور آپ کی
آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم
اور ان کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات اور
بزرگ ہے۔

الہی ! درود نازل فرمائی تا محمد پر جس طرح

۴۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ

۵۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ
رَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلَى
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ

۶۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مُجِيدٌ وَأَرْحَمُ الرَّحِمَاتِ وَعَلَى آلِ

مُحَمَّدٍ كَمَا رَحِمْتَ آلَ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ وَبَارِكْ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ

۷۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا

تو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیم پر الہی !
برکت نازل فرمائینا محمد پر جیسا کہ برکت نازل
فرمائی آل ابراہیم پر۔

الہی ! درود نازل فرمائینا محمد اور آپ کی
اہل بیت اور آپ کے ازواج مطہرات اور
آپ کی ذریعات طیبات پر جس طرح تو نے درود
نازل فرمایا ابراہیم اور آپ کی اولاد پر بیشک
تو ستودہ صفات بزرگ ہے اور برکت نازل
فرما محمد اور آپ کی اہل بیت اور آپ کی ازواج
مطہرات اور آپ کی ذریعات پر جیسا کہ تو نے
برکت نازل فرمائی ابراہیم پر بیشک تو ستودہ صفات اور بزرگ ہے۔

الہی ! درود نازل فرما محمد نبی امّی پر اور آپ
کی آل پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا حضرت
ابراہیم اور ان کی اولاد پر اور برکت نازل
فرما محمد نبی امّی اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے
برکت نازل فرمائی ابراہیم اور آپ کی اولاد
پر بے شک تو ستودہ صفات اور
بزرگ ہے۔

الہی ! اپنے بندے اور رسول محمد پر درود
نازل فرما اور مومن مردوں اور مومن عورتوں
اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر
درود نازل فرما۔

صَلِّتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ اللَّهُمَّ
بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ
آلِ إِبْرَاهِيمَ

۸۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ
أَهْلِ بَيْتِهِ وَعَلَىٰ أَزْوَاجِهِ وَ
ذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ
وَأَلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ
وَبَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ أَهْلِ بَيْتِهِ
وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ
عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ

۹۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ
وَبَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ
عَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مُّجِيدٌ

۱۰۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَىٰ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤِمِّنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ
(در منشور جلد پنجم ص ۲۱۶، ۲۱۷)

تلك عشرة كاملة

جملہ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے
انبیائے کرام پر درود سلام | سلام و صلوٰۃ کا استعمال مشروع ہے۔ مندرجہ ذیل آیات

مبارک سے ثابت ہے۔

۱۔ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ
 عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ

تم کہو سب خوبیاں اللہ کو اور سلام اس
 کے چنے ہوئے بندوں پر۔

(پارہ ۱۹ سورت نمل)

حضرت مقاتل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ منتخب بندوں سے مراد انبیاء اور
 مرسلین ہیں۔ اس تفسیر پر مسئلہ واضح ہے کہ سلام پیغمبروں پر بھیجنا مشروع ہے حضرت
 ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان سے مراد حضور کے اصحاب ہیں (تفسیر جمل)
 یہ تفسیر بھی ہمارے مطلوب کے خلاف نہیں۔ اس لئے کہ جب صحابہ کرام پر سلام بھیجنا
 مشروع ہوا تو انبیاء کرام پر بطریق اولیٰ مشروع ہوا۔

۲۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ
 عَنَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى
 الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ ۝ (پارہ ۲۳ صافات)

پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب
 کو ان کی باتوں سے اور سلام ہے پیغمبروں
 پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہاں
 کا رب ہے۔

۳۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ
 سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ۔ إِنَّا
 كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝

اور پچھلوں میں ان کی تعریف باقی رکھی سلام
 ہو موسیٰ اور ہارون پر بے شک ہم ایسا
 ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔

(پارہ ۲۳ سورت صافات)

۴۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ
 سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ كَذَلِكَ
 نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا
 الْمُؤْمِنِينَ (پارہ ۲۳ سورہ صافات)

اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی
 رکھی۔ سلام ہو ابراہیم پر ہم ایسا ہی صلہ
 دیتے ہیں نیکوں کو بیشک وہ ہمارے اعلیٰ
 درجہ کامل ایمان بندوں میں سے ہے۔

۵۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝
 سَلَامٌ عَلَى نُوْحٍ فِي الْعَالَمِينَ ۝
 اِنَّا كَرَّمْنَاكَ نَجْرِي الْمُحْسِنِينَ ۝
 اِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝

اور ہم پچھلوں میں اس کی تعریف باقی
 رکھی نوح پر سلام ہو جہان والوں میں۔
 بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں
 کو بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل
 الایمان بندوں میں ہے۔ (پارہ ۲۳ سورہ صافات)

ان آیات بتیات سے ثابت ہے کہ جملہ انبیاء و مرسلین پر درود سلام مشروع
 اور باعث برکت ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 صَلُّوا عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَهُمْ كَمَا بَعَثْتَنِي رِشْقًا
 شریفینا جلد ۱ یعنی تم انبیاء اللہ اور مرسلین (علیہم السلام) پر درود پڑھا کرو اس لئے کہ
 اللہ تعالیٰ نے انہیں اسی طرح بھیجا ہے جس طرح کہ مجھے بھیجا ہے۔ اسی طرح ملائکہ پر
 پر بھی درود سلام بھیجنا مشروع ہے۔ (در مختار)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

انبیاء اور ملائکہ کے سوا کسی پر درود سلام جائز نہیں | حضرات انبیا اور
 حضرات ملائکہ علی

جمیعہم السلام کے سوا کسی اور پر استقلالاً درود سلام پڑھنا جائز ہے البتہ تبعاً
 مضائقہ نہیں۔ مثلاً یوں کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بَلْکَ یوں کہے اَللّٰهُمَّ
 صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ در مختار میں ہے ولا یصلی علی غیر النبی الا
 الا بطریق التبع یعنی درود سوائے حضرات انبیاء اور سوائے حضرات ملائکہ
 کے اوروں پر نہ بولا جائے مگر بطریق پیروی یعنی یوں نہیں کہنا چاہیے بالاستقلال
 کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ بَلْکَ
 اس طرح کہنا درست ہے کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ ،
 (در مختار جلد چہارم) اس کی وجہ یہ ہے کہ صلوة حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
 کے ذکر کی خاص علامت ہے تو غیر انبیاء ان کے ساتھ شریک نہ ہوں گے تو یہ نہ کہا

جائے گا۔ ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم یا علی صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ معنی کے اعتبار سے صحیح ہے۔ جیسا کہ یہ نہ کہا جائے گا محمد عزوجل اگرچہ آپ عزیز و جلیل ہیں۔ کیونکہ عزوجل کا کلمہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی خاص علامت ہے۔ بعض علماء نے غیر الانبیاء و ملائکہ پر صلوات کی حمانعت کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ صلوات علی غیر الانبیاء اہل ہواد کا شعار بن چکا ہے۔ کیونکہ اہل بدعت ہوا جس میں عصمت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اس پر صلوات بکھینچتے ہیں لہذا اس میں ان کی اقتداء نہ کی جائے۔ (حدیث ندیہ ص ۹) بعض نے غیر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر صلوات کا لفظ بالاستقلال جائز کہا ہے اس واسطے کہ قرآن مجید میں وارد

وَهُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَاُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ وَّحَدِيثٌ صَحِيحٌ مِّنْ وَرْدٍ
 هِيَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ اِبْنِ اَدْنٰى۔ لیکن جمہور علماء فرماتے ہیں کہ صلوات کا جو لفظ آیت و حدیث میں مذکور ہے وہ دعا پر محمول ہے۔ پھر اس میں اختلاف ہے کہ آیا صلوات علی غیر الانبیاء مکر وہ تحریمی ہے یا تنزیہی یا ترک اولی امام نووی نے اذکار میں لکھا ہے کہ صحیح قول یہ ہے کہ یہ کراہت تنزیہی ہے۔ (شامی جلد پنجم ص ۴۸)

اسی طرح کلمہ سلام کا بھی غیر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر استعمال کرنا غیر مشروع ہے۔ لہذا علی علیہ السلام یا حسین علیہ السلام وغیرہ نہ کہا جائے گا۔ کیونکہ یہ شعار اہل بدعت ہے۔ اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح ہے۔ یہ امر صدر اول میں بالکل نہیں تھا۔ رافضیوں نے بعض اماموں کے لئے استعمال کیا ہے اور اہل بدعت کے ساتھ مشابہت کرنی ممنوع ہے۔ (شامی جلد پنجم ص ۴۸ طبع ہند)

ایسے ہی وہ حضرات جن کی نبوت میں اختلاف ہے۔ ان پر بھی صلوات و سلام نہ پڑھا جائے گا بلکہ ان پر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جائے گا۔ درختار میں ہے ویستحب الترضی للصحابۃ وکذا من اختلف فی نبوتہ کزی القرنین ولقبان یعنی مستحب ہے صحابہ کرام کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہنا اسی طرح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا مستحب ہے۔ ان حضرات پر جن کی نبوت میں اختلاف ہے چنانچہ ذوالقرنین اور لقمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہا جائے گا قیل یقال صل اللہ علی الانبیاء وعلیہ وسلم کہانی شرح

المقدمة لکرمانی در مختار جلد چہارم (بعض کلمہ نہا کہ جن کی نبوت میں اختلاف ہے ان کا نام لیتے وقت یوں کہے صَلَّى اللهُ عَلَيَّ وَالْاٰلِیْمِہٖ وَسَلَّمَ چنانچہ کرمانی کی شرح مقدمہ میں مذکور ہے۔ لیکن علامہ شاہمی نے بعض حوالہ سے بیان کیا ہے کہ اگرچہ ان حضرات پر جن کی نبوت میں اختلاف صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہا جائے گا۔ لیکن اگر کہا گیا تو اختلاف کی وجہ سے گناہ نہ ہوگا۔ (شامی جلد پنجم ص ۱۴۲)

عبرتناک حکایت | علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عبرتناک حکایت لکھی ہے۔ وہ احمدیانی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں صنعاء میں تھا وہاں میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے پاس بہت لوگ جمع ہیں۔ میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص بڑی اچھی آواز سے قرآن شریف پڑھنے والا تھا قرآن کریم پڑھتے ہوئے جب اس آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَٰئِکَتُهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ پڑھتے تو یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کی جگہ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ پڑھ دیا جس کا معنی ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) پر درود بھیجتے ہیں۔ اس کے پڑھتے ہی گونگا ہو گیا۔ اور کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور اندھا اور اباہج ہو گیا۔

(نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۱۸۷)

باب اول

فصل اول فضیلت درود شریف میں

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَٰصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ اِس سے فضیلت درود شریف پر روشنی پڑتی ہے۔ کیونکہ جب اللہ احکم الحاکمین اور اس کے معصوم فرشتے سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کا تحفہ بھیجتے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ درود شریف کتنی بڑی فضیلت ہے۔ اس کے علاوہ کتب احادیث فضیلت درود شریف سے بھری پڑی ہیں۔ ان میں چند حدیثیں اس کتاب میں ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں۔

۱۔ ان ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیّ واحدۃ

صلی اللہ علیہ عَشْرًا رواہ مسلم

(مشکوٰۃ شریف ص ۸۶)

سبحان اللہ! کیا فضیلت ہے درود پاک کی کہ اس کے ایک بار پڑھنے سے دس دفعہ رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لئے کافی ہے۔ چہ جائیکہ ایک دفعہ درود شریف پڑھنے پر اس کریم و رحیم ذات کی طرف دس رحمتیں نازل ہوں۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ حضرات جن کا وظیفہ لاکھوں بار درود شریف پڑھنا ہے۔

۲۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھے
تو اللہ تعالیٰ اس کے دس نیکیاں لکھتا ہے
یعنی دس نیکیاں اس کے اعمال نامہ لکھنے
کا حکم دیتا ہے۔

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً كَتَبَ
اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ .

ارواہ السنن ص ۱۶۲

۳۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اور اس کے
فرشتے ستر مرتبہ درودِ رحمت بھیجتے ہیں۔

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِينَ صَلَاةً

ارواہ احمد مشکوٰۃ شریف ص ۸۷

اس حدیث مبارک میں ایک دفعہ درود شریف کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ کا درود
رحمت ستر بار آیا اور سابقہ روایتوں میں دس کا لفظ آیا ہے تو اس کے متعلق بعض
علماء نے ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے انعامات و احسانات امت مسلمہ
پر روز افزوں ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے جن روایتوں ثواب کی زیادتی ہے وہ
بعد کی ہیں۔ یعنی پہلے اللہ تعالیٰ نے دس کا وعدہ فرمایا ہے اور پھر بعد ستر کا وعدہ
دیا گیا ہے اور بعض حضرات علماء نے فرمایا ہے کہ یہ کمی پیشی اشخاص اور احوال کے
اعتبار سے ہے یعنی جس قدر محبت و اخلاص سے درود پاک پڑھا جائے ثواب زیادہ
ہوگا اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ ستر والی روایت جمعہ کے دن کے ساتھ
خاص ہے کیونکہ حدیث پاک میں روایت ہے کہ نیکیوں کا ثواب جمعہ کے روز ستر
گنا ہوتا ہے۔ اسی لئے حج اکبر ستر حج کے برابر ہوتا ہے اور یہ حدیث اگرچہ موقوف
ہے یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے لیکن حکم مرفوع میں ہے اس
لئے ثواب اعمال کا بغیر سننے کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں کہہ
سکتے۔ (مظاہر حق جلد اول ص ۳۰۹)

۴۔ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ رُحِمَتْ عَنْهَا
عَشْرَ خَطِيئَاتٍ وَرَفِعَتْ لَهُ
عَشْرَ دَرَجَاتٍ - (رواه نسائي)
(مشکوٰۃ شریف ص ۸۶)

جو کوئی مجھ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجے
گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود
(رحمت) بھیجے گا اور اس کی دس خطائیں
معاف کرے گا اور اس کے دس درجے
بلند کرے گا۔

اس حدیث پاک میں دس رحمتوں کے نزول کے علاوہ یہ خوشخبری بھی سنائی
گئی کہ ایک دفعہ درود شریف پڑھنے سے دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور دس
درجے بلند کئے جاتے ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین۔

جس طرح حدیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ
قائدہ علیہ وسلم پر ایک دفعہ درود شریف پڑھنے سے دس رحمتیں اللہ تبارک
و تعالیٰ کی جانب سے نازل ہوتی ہیں اسی طرح قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے کہ جو
شخص سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پاک میں ایک گستاخی کرے۔ العباد
باللہ تو اس شخص پر اللہ واحد قہار کی طرف سے دس لعنتیں نازل ہوتی ہیں۔ ولید بن
مغیرہ کافر نے محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے آپ کو
مجنون کہہ دیا تو اللہ قہار نے اپنی کلام مقدس میں اس گستاخ کی مذمت میں یہ آیتیں
نازل فرمائیں۔

وَلَا تَطْعَمُ كُلَّ حَلَاةٍ مَّهِينٍ ۝
هَذَا مَشَاءٌ بِمِيمٍ ۝ مَنَاعٌ
لِّلْخَيْرِ مَعْتَدٍ أَتَيْمٍ ۝ عَتِدٌ
بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ ۝ أَنْ كَانَ
ذَمًّا لِّوَبَنِينَ ۝ إِذَا تَسَلَّى
عَلَيْهِ قَالَ سَاطِرُ أَوَّلِينَ ۝
(پارہ ۲۹ سورہ قلم)

ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا فسہیں کھانے
والا ذلیل بہت طعنے دینے والا بہت ادھر کی
ادھر لگتا پھرنے والا بھلائی سے بڑا روکنے والا
حد سے بڑھنے والا گنہگار و رشتہ خواہ اس پر طرہ یہ
کہ اس کی اصل میں خطا اس پر کہ کچھ مال اور
بیٹے رکھتا ہے جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی
جائیں کہتا ہے یہ اگلوں کی کہانیاں ہیں

اللہ تعالیٰ نے اس گستاخ کے یہ دس عیب بیان فرمائے۔ جلاّت، مہین، ہماز،
 مشاء، نیم، مناع، لیل، معتد، ائیم، غنل، ز نیم، مکذب۔ جب یہ آیتیں نازل ہوئیں
 تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جا کر کہا کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) نے میرے حق
 میں دس باتیں فرمائیں ہیں۔ ان میں سے نو کو تو میں جانتا ہوں۔ کہ مجھ میں موجود ہیں
 لیکن دسویں بات کہ میں حرام زادہ ہوں اس کا حال مجھے معلوم نہیں۔ یا تو مجھے سچ سچ بتا دے
 ورنہ میں تیری گردن مار دوں گا۔ اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ
 ہوا کہ جب وہ مر جائے گا تو اس کا مال غیر لے جائیں گے تو میں نے چرواہے کو بلا لیا تو
 اس سے ہے۔ اخرا بین العرفان ص ۱۷۹ اس واقعہ سے محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کی فضیلت اور شانِ محبوبیت اظہر من الشمس ہے :-

عَلَىٰ حَلِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
 حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کو

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت
 نزدیک لوگوں کے میرے ساتھ قیامت کے
 دن وہ ہیں جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتے ہیں
 حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اصحاب
 کے پاس ان شریف لائے اس حال میں کہ آپ
 کے چہرہ اقدس میں خوشی کے آثار نمایاں تھے
 فرمایا بے شک میرے پاس جبریل (علیہ السلام)
 حاضر ہوئے پس کہا کہ بیشک تمہارا رب فرماتا
 ہے کہ اے محمد کیا یہ بات تمہیں پسند نہیں ہے
 کہ آپ کی امت کا کوئی فرد آپ پر درود نہیں
 بھیجے گا مگر میں اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجوں گا

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
 د۔ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

عنه قال قال رسول الله عليه
 وسلم اودى الناس بي يوم القيمة
 اكثرهم على صلوة ارواه ترمذی مشکوٰۃ ص ۸۶
 ۶۔ عن ابی طلحہ ان رسول الله
 صلی الله عليه وسلم جاء ذات يوم
 والبشر في وجهه فقال انه جاني
 جبرئيل فقال ان ربك يقول اما
 يرضيك يا محمد ان لا يصلي
 عليك احد من امتك الا صليت
 عليه عشر او لا يسلم عليك احدا
 من امتك الا سلمت عليه عشر
 (رواه نسائي والدارمي . مسکوٰۃ شریف ص ۸۶)

اور کوئی شخص آپ کی امت کا آپ سلام پیش نہ کرے گا مگر میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
شخص مجھ پر سلام نہیں بھیجنا مگر اللہ تعالیٰ مجھ
پر میری روح لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس
پر سلام کا جواب دیتا ہوں۔

۷۔ عَنْ ابِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ
عَلَيَّ إِلَّا أَرَدَ اللَّهُ مَعْلَى رُوحِي حَتَّى أُرَدَّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ - رواه البودادودو

البيهقي (مشکوٰۃ شریف ص ۱۶۶)

فائدہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم زندہ ہیں۔ اسی لئے حیات البنی کہتے ہیں اور اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہیں ہیں۔ سلام کے وقت
آپ کے بدن مبارک میں روح لوٹائی جاتی ہے۔ اس اشکال کا جواب یہ ہے
کہ روح لوٹانے کا یہ مطلب نہیں کہ روح بدن مقدس میں نہیں کھتی اور اب
لوٹائی گئی۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ روح مبارک جو مشاہدہ رب العزت میں مستغرق
ہے اس کو اس حالت افاقت دے کر اس عالم کی طرف متوجہ کرتے ہیں تاکہ
آپ صلاۃ و سلام سنیں۔ پس اس توجہ اور آگاہ کرنے روح کو یوں کہا کہ بھیجنا
ہے۔ اللہ روح مجھ پر ورنہ انبیاء صلوٰۃ اللہ و سلام علیہم اپنی قبروں میں زندہ ہیں
(اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۴۰۷)

سبحان اللہ رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کے سلام خود دیتے
ہیں۔ اگر تمام عمر کے سلاموں کا ایک جواب آجائے تو کتنی بڑی سعادت ہے۔
چہ جائیکہ ہر سلام کا جواب آئے۔

کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو
رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں
کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود شریف

۸۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً

بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود
 بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے
 اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اور
 جو مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اس کی پیشانی
 پر براءۃ من النفاق وبراءۃ من النار
 لکھ دیا جاتا ہے یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بری
 اور دوزخ سے بھی آزاد اور قیامت کے
 روز شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
 کہے اللہ تعالیٰ اجزا دے (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہم
 لوگوں کی طرف سے جس بدے کے وہ مستحق
 ہیں تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار
 دن تک مشقت میں ڈالے گا۔

عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ
 حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 راوی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ جو یہ درود شریف مذکورہ پڑھا کرے تو وہ
 اس کا ثواب لکھنے والوں کو ایک ہزار دن
 تک مشقت میں ڈال رکھے گا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَمَنْ صَلَّى
 عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مِائَةً وَ
 مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ لَهُ بَيْنَ
 عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً
 مِنَ النَّارِ وَأَسْكَتَهُ مَعَ الشُّهَدَاءِ
 (رواہ الطبرانی مرغوعاً لواقع الانوار القدسیہ

ص ۲۸۷

۹۔ قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم من قال جزى الله عننا
 محمداً هو أهله العقب سبعين
 كاتباً الف صباح - رواه الطبرانی
 مرغوعاً - (واقع الانوار القدسیہ ص ۲۸۷)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
 ۱۰۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ وَأَمْسَى وَقَالَ اللَّهُمَّ
 رَبِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
 مُحَمَّدٍ وَأَجْزِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَا هُوَ أَهْلُهُ الْعَقَبَ كَاتِبِيهِ
 أَلْفَ صَبَاحٍ (رواه الطبرانی الكبير

نزہتہ المجالس جلد دوم ص ۹۳)

مطلب یہ ہے کہ کاتب فرشتے ایک ہزار دن تک اس درود شریف کا ثواب

حضرت سعد بن عمیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے۔

۱۲. عن سعد بن عبیر عن ابيه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِنْ نَفْسِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَرَفَعَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ رواه اصبهاني في الترغيب (خصائص الكبرى جلد ۲ ص ۲۵۹)

عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرًا لَخَلَقَ كُلَّهُمْ
حضرت عامر بن ربیعہ راوی کہ میں نے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے تو جب تک فرود بھیجتا رہے گا فرشتے بھی اس درود بھیجتے رہیں گے (چاہے آدمی تھوڑا بھیجے یا زیادہ۔)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
۱۳. عن عامر بن ربیعہ سمعتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَا صَلَّى فَلْيُقَلِّدْ عَبْدًا مِنْ ذَلِكَ اَوْ لِيْكَثُرْ . رواه احمد وابن ماجه (خصائص الكبرى ص ۲۵۹)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلا آپ نے ایک لمبا سجدہ کیا میں نے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر کہا کہ آپ پر کوئی شخص درود شریف نہیں بھیجتا مگر اس پر تترہزار فرشتے درود بھیجتے ہیں۔

۱۴. قال عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه خرجت مع النبي صلى الله عليه وسلم فسجد سجدة طويلة فسأته عن ذلك فقال جاءني جبريل عليه السلام وقال قال انه لا يصلي عليك احد الا يصلي عليه سبعون الف ملك (نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۹۵)

ایک مرتبہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ادب و تعظیم سے مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ اس درود شریف سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک پر مشرق میں اور ایک پر مغرب میں ہوتا ہے۔ اس کے پاؤں تحت تری میں اور اس کی گردن عرش مجید تک بلند ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل اسے حکم دیتا ہے کہ میرے بندہ پر درود بھیج جیسا کہ اس نے میرے حبیب پر درود بھیجا ہے۔ پس وہ فرشتہ روز قیامت تک اس درود خوان پر درود بھیجتا رہے گا اور ایک روایت میں ہے وہ فرشتہ پانی میں غوطہ لگا کر اپنے پر جھاڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قطرہ سے ایک ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اس درود خوان کے لئے قیامت کے روز تک طلب مغفرت کرتے رہیں گے۔ (کشف الغم جلد دوم ص ۲۶۰)

ایک روایت میں ہے کہ محبوب کبریٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے تو اس درود مبارک کو ملک الموت باذن اللہ قبض کر کے میرے مزار شریف پر پہنچاتا ہے اور کہتا ہے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فلاں بن فلاں نے آپ کی امت سے آپ پر درود پڑھا ہے تو میں کہتا ہوں کہ امیرن جانب سے بھی اس کو دس درود پہنچاؤ اور کہہ دو کہ میری شفاعت تیرے واسطے حلال ہوئی پھر وہ فرشتہ آسمان پر صعود کرتا ہے اور عرش مجید کے پاس جا کر عرض کرتا ہے کہ اے رب فلاں نے تیرے حبیب پر درود شریف بھیجا ہے پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری جانب سے بھی اس پر دس درود پہنچاؤ اور حکم دیتا ہے کہ اس درود خوان کے درود کو اعلیٰ علیین میں مقام دو۔ پھر اب العالمین اس درود شریف کے ہر حرف کے بدلے ایک ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کے تین سو ساٹھ ^{۳۶۰} سر ہوتے ہیں اور ہر سر میں تین سو ساٹھ چہرے ہوتے ہیں اور ہر چہرے میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) منہ ہوتے ہیں اور ہر منہ میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) زبانیں ہوتی ہیں اور ہر زبان سے رب تبارک و تعالیٰ کی تسبیح پڑھتا ہے اور ان سب کا ثواب اس درود شریف کے پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے (نرمۃ المجالس جلد دوم ص ۱۶۰)

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے شب گذشتہ عجب معاملہ دیکھا کہ ایک شخص میری امت کا بل صراط پر کبھی چوتروں کے بل گھسٹتا ہے کبھی گھسٹوں کے بل چلتا ہے اور کبھی گر پڑتا ہے اور کبھی صراط سے چمٹ جاتا ہے پس اس کے پاس مجھ پر درود بھیجا ہوا آیا۔ اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے سیدھا کیا اور اسے بل صراط سے پار کر دیا۔

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بیشک اللہ کریم مجھ پر درود پڑھنے والے کو نظر کرم سے دیکھتا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نظر کرم سے دیکھتا ہے اسے کبھی عذاب نہ دے گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھ پر درود پڑھو تمہارا درود تمہارے لئے زکوٰۃ ہے یعنی صدقہ کے حکم میں ہے۔

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو وہ یوں دعا مانگے (اللہم تصلی سے آخر تک) اے اللہ درود بھیج محمد صلی علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور رحمت بھیج مومن مردوں اور مومن عورتوں پر اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر پس یہ دعا اس کیلئے زکوٰۃ یعنی

۱۵۔ كَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ عَجْبًا رَجُلًا مِّنْ أُمَّتِي يَرْحَفُ عَلَى الصِّرَاطِ مَرَّةً وَيَجْبُو مَرَّةً وَيَخِرُّ مَرَّةً وَيَتَعَلَّقُ مَرَّةً فَجَاءَتْهُ صَلَاتُهُ عَلَى فَاخَذَتْ بِيَدِهِ فَاقَامَتْهُ عَلَى الصِّرَاطِ حَتَّى جَاوَزَهُ - ۲۷

۱۶۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَنْظُرُ إِلَى مَنْ يُصَلِّي عَلَيَّ وَمَنْ نَظَرَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ لَأُعَذِّبَهُ أَبَدًا (افضل الصلوة ص ۲۷)

۱۷۔ أَنَّ ابِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعِيَ زَكَاةٌ لَكُمْ (رواه القاضي اسماعيل ۲۷)

والاصبهانی فی الترغیب اخصائص الکبریٰ ۱۸۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِمًا يَبَارِجُ لِي مَسْلِمًا يَكُنْ عِنْدَ لَأَصَدَقَةٌ فَلْيَقُلْ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَاِنَّهَا زَكَاةٌ

قَالَ لَا يَتَّبِعُ الْمُؤْمِنُ خَيْرًا حَتَّى
يَكُونَ مِنْهَا هَاهُ الْجَنَّةُ.

فرمایا کہ صدقہ دینے کے قائم مقام ہے اور مومن کا
پیٹ کسی خیر سے کبھی نہیں بھرتا کہ یہاں تک کہ
وہ جنت میں پہنچ جائے۔

اکشف الغمہ جلد دوم ص ۱۲۱

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے
کہ جو مسلمان مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ
اس کا ثواب اقیراط لکھ دیتا ہے اور اقیراط احد
پہاڑ کی مثل ہے یعنی بیشمار ثواب ملتا ہے۔

۱۹- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ
قِيْرَاطًا وَالْقِيْرَاطُ مِثْلُ أَحَدٍ.

اکشف الغمہ جلد دوم ص ۱۲۲

۲۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

حَضْرَتِ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَاوِي كَرَّمَ اللَّهُ
عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى فَرَمَا
مَجْهْرًا بِرَدْوِ تَشْرِيفٍ بَهِيْمًا كَرَّمَ اللَّهُ رَاوِيَهُ رَدْوِ تَشْرِيفٍ
كَنَامُوهُمْ كَا كَفَارَهْ هُو كَا.

رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى
عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكَ عَلَيَّ كَفَّارَةٌ لَكُمْ

رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ خَصَائِصَ الْكَبِيْرِي ص ۱۲۶

حضرت ابو عبد اللہ النعمانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ السلام قیامت

کے روز عرش کے قریب سبز چوڑا پہننے ہوئے کھڑے ہوں گے اور اپنی اولاد کو دیکھ
رہے ہوں گے جو جنت کی طرف رواں دواں ہوں گے اور جو دوزخ کی جانب جا رہے
ہوں گے۔ اسی آثناء میں آپ کی نظر امت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک شخص
پر پڑے گی جسے دوزخ کی طرف لے جا رہا ہوگا۔ آپ بلند آواز سے پکاریں گے اے
احمد، اے احمد۔ آپ لبیک فرما کر فرمائیں گے کیا معاملہ ہے تو آدم علی نبینا وعلیہ السلام
کہیں گے کہ آپ کا ایک اہمٹی کو فرشتے دوزخ کی طرف لے جا رہے۔ آپ یہ سن
کر فرشتوں کے پیچھے دوڑ پڑیں گے اور فرمائیں گے اے فرشتو! مجھ جاؤ تو فرشتے
عرض کریں گے ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتے ہمیں حکم خداوندی ہے
کہ اس شخص کو دوزخ میں لے جائیں تب عرش مجید کی طرف متوجہ ہو کر عرض کریں گے

اے رب تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت کے حق میں مجھے سوا نہیں کرے گا۔ عرش مجید سے آواز آئے گی اے فرشتو! اَطِيعُوا مُحَمَّدًا مِیرے محبوب کی اطاعت کرو اور اس شخص کو ترازو عدل کی طرف لے جاؤ۔ تب فرشتے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس امتی کو میزان عدل کے پاس لے جائیں گے۔ آپ سفید کاغذ کا ایک پرزہ ترازو کے دائیں پلٹے میں ڈال دیں گے جس سے نیکیوں کا پلٹا جھک جائے گا اور اس کی نیکیاں بدیوں پر غالب آجائیں گی اور آواز آئے گی کہ اس بندے کو جنت میں لے جاؤ۔ وہ امتی عرض کرے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا چہرہ اقدس کتنا خوبصورت ہے اور آپ کے اخلاق کتنے اچھے ہیں۔ آپ فرمائیں گے کہ آپ کون ہیں جس نے مجھ پر رحم کھا کر میری لغزشوں کو معاف کر دیا۔ آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اور یہ تیرا درود دیکھا جو تو مجھ پر پڑھتا تھا۔

(خصائص کبریٰ ص ۲۶)

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نفاق سے ایسا پاک کر دے گا جیسا کہ پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔

حضرت انس رضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا نہیں ہوتا کہ دو دوست آپس میں ملتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں اور ان کے جدا ہونے سے پیشتر گزشتہ آئندہ ان کے گناہ معاف نہ کر دیے جائیں۔

۲۱- قَالَ قَالَ رَسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ طَهَّرَ اللَّهُ قَلْبَهُ مِنَ النِّفَاقِ كَمَا يُطَهِّرُ الثَّوْبَ الْمَاءُ ۱۱ افضل الصلوة ص ۴۱

۲۲- عن انس رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد بين فتانين يستقبل أحدهما صاحبه ويصليان على النبي صلى الله عليه وسلم إلا لم يتفرقا حتى يغفر لهما ذنوبهما ما تقدم منهما وما تأخر.

۱۱ افضل الصلوة ص ۴۱

حکایت | ایک عورت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئی اور عرض

کی کہ میری لڑکی کا انتقال ہو گیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ میں اس کو خواب میں دیکھوں۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو غشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل پڑھ۔ جس کی ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد اَلْهٰکُمْ التَّکَاثُرُ

پڑھا اور لیٹ جا اور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتی رہ یہاں تک کہ سو جائے۔ اس نے اس پر عمل کیا۔ چنانچہ اس عورت نے اپنی بچی کو خواب میں دیکھا کہ سخت عذاب میں مبتلا ہے۔ اس کے جسم پر تار کول کا لباس ہے۔

اور اس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور اس کے پاؤں میں آگ کی زنجیریں ہیں جب وہ عورت صبح کو پیدا ہوئی تو دوبارہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی لڑکی کا حال عرض کیا۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اپنی لڑکی کی طرف صدقہ کر شاید اللہ کریم اس کی وجہ سے اسے معاف

کر دے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ نے اسی رات خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے اور اس میں ایک بہت اونچا تخت ہے اور اس تخت پر ایک بہت حسینہ

جمیلہ لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر ایک نورانی تاج رکھا ہوا ہے۔ لڑکی کہنے لگی اے حسن! کیا تم نے مجھے پہچانا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ کہنے لگی۔ میں وہی لڑکی

ہوں جس کی ماں کو آپ نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیرا حال اس کے بالکل برعکس بتایا تھا جو میں

دیکھ رہا ہوں۔ لڑکی نے عرض کی واقعی میرا حال وہی تھا جو میری ماں نے بیان کیا تھا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا۔ پھر یہ مقام تجھے کیسے حاصل ہو گیا۔ اس نے

کہا کہ ہم ستر ہزار آدمی اسی عذاب میں گرفتار تھے جو میری والدہ نے آپ سے بیان کیا ہے۔ ایک بزرگ کا گذر ہمارے قبرستان پر ہوا۔ انہوں نے ایک دفعہ درود شریف

پڑھا اور اس کا ثواب ہم سب کو بخش دیا۔ ان کا درود اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسا مقبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کر دیے گئے اور اس بزرگ

کی برکت سے یہ مرتبہ حاصل ہوا۔ الحمد للہ رب العالمین (افضل الصلوٰۃ ص ۱۵۴)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
۲۳۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قَالَ مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الْاِسْلَامِ وَعَزَّ
بَعْدَهَا غَزْوَةً كَتَبَتْ غَزْوَتُهُ
يَا رُبَعَاءَةَ حَجَّةً فَاَنْكَسَرَتْ
قُلُوبُ قَوْمٍ لَا يَقْدِرُونَ عَلَي الْجِهَادِ
فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ مَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ
اَحَدًا اِلَّا كَتَبْتُ صَلَاتُكَ يَارُبَعَاءَةَ
غَزْوَةً كُلَّ غَزْوَةٍ يَارُبَعَاءَةَ حَجَّةً
انزھتہ المجالس جلد دوم ص ۱۸۹
۲۴۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاتٌ عَلَيْهِ سَلَامَةٌ
اللَّهِ وَمَنْ صَلَّتْ عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ
رَبُّهُ لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ فِي السَّمَوَاتِ
السَّبْعِ وَالْأَرْضَيْنِ السَّبْعِ وَالْبَحَارِ
السَّبْعِ وَالْأَشْجَارِ وَالنَّبَاتِ وَ
الطَّيُورِ وَالسَّبَّاحِ وَالْأَنْعَامِ اِلَّا
صَلَّى عَلَيْهِ. (انزھتہ المجالس جلد دوم ص ۱۹۰)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ
عنه راوی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص فرضی حج کرے اور
اور اس کے بعد ایک جہاد کرے تو اس کے
جہاد کا ثواب چار سو حج کا لکھا جاتا ہے تو ان
لوگوں کے دل ٹوٹ گئے جو جہاد پر قدرت
نہیں رکھتے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو
کو وحی کی جو کوئی آپ پر درود شریف پڑھے گا
تو اس کا ثواب چار سو جہاد کا لکھا جائے گا
اور جہاد کا ثواب چار سو حج کے برابر ہوگا۔

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص
مجھ پر درود پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے
درود بھیجتے ہیں اور جس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے
درود بھیجیں اس پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا
ہے اور جس پر رب تعالیٰ درود بھیجتا ہے تو
سات آسمانوں اور سات زمینوں اور سات
سمندروں اور درختوں اور سبزیوں اور پرندوں
اور درندوں میں کوئی چیز باقی نہیں رہ جاتی
مگر اس شخص پر درود بھیجتی ہے۔

تحفۃ الحبیب میں مرقوم ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
حکایت فرماتے ہیں کہ دربار رسالت میں ایک شخص کو جاکھڑ کیا گیا۔ لوگوں نے

گواہی دی کہ اس شخص نے اونٹ چوری کیا ہے۔ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ جب وہ شخص وہاں سے چلا تو یہ درود شریف پڑھنے لگا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی مِنْ صَلَاتِكَ شَيْءٌ۔
 اونٹ بولا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس شخص نے مجھے نہیں چرایا ہے۔ سردار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس شخص کو میرے پاس حاضر کرو۔ لوگوں نے اس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں پیش کیا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تو ابھی کیا پڑھ رہا تھا۔ اس نے عرض کیا میں نے آپ پر درود شریف پڑھا تھا۔ آپ نے فرمایا یہی سبب تھا کہ میں دیکھتا ہوں کہ فرشتے مدینہ منورہ کی گلیوں میں تیز چل رہے ہیں۔ قریب تھا کہ وہ میرے اور تیرے درمیان حائل ہو جاتے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جب تو پل صراط سے گزرے گا تو تیرا چہرہ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ روشن ہوگا۔ الحمد للہ رب العالمین۔

از منہ المجالس جلد دوم

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

اسی طرح ایک اور روایت میں کہ رحمت للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ تجھ پر درود بھیجتا ہے تو ایک منادی ندا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجے۔ جب پہلے آسمان والے فرشتے یہ سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا درود تجھ پر سود فہ ہو۔ پھر جب دوسرے آسمان والے فرشتے سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اللہ کا درود تجھ پر دس مرتبہ ہو۔ جب تیسرے آسمان والے فرشتے سنتے ہیں تو وہ کہتے ہیں تجھ پر اللہ جل شانہ کا درود ہزار مرتبہ ہو۔ جب چوتھے آسمان والے سنتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ رب العزت کا درود تجھ پر دس ہزار مرتبہ ہو۔ جب پانچویں آسمان والے فرشتے سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کا درود تجھ پر چار ہزار دفعہ ہو۔ جب چھٹے آسمان والے سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ تجھ پر اللہ عزوجل کا درود چھ ہزار بار ہو۔ جب ساتویں

آسمان والے فرشتے سنتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کا درود سات ہزار دفعہ ہو۔ اس وقت اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ اس بندے کے درود کا ثواب میرے ذمہ رہنے دو۔ جیسا کہ اس نے ادب و احترام سے میرے محبوب پر درود پڑھا ہے۔ براہ کرم مجھ پر حق ہے کہ میں اس کے تمام گناہ بخش دوں۔

نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۱۹

حکایت | روایت ہے کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیرپا پر اپنا عصا مارا اور دیرپا نہ بھٹا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ اے موسیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پر درود پڑھو پھر عصا مارو۔ چنانچہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھجا اور عصا مارا تو دیرپا باذن اللہ بھٹ گیا اور اس میں بارہ راستے بن گئے! الحمد للہ رب العالمین۔

نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۱۹

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِبًا اَبَدًا
۲۵۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَأَبِي كَاهِلٍ الصَّحَابِيُّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ يَا أَبَا كَاهِلٍ مَنْ صَلَّى
عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَكُلَّ
لَيْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبَّائِي وَشَوْقًا
إِلَيَّ كَانَتْ حَقًّا عَلَيَّ اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَ لَكَ
ذُنُوبَهُ تِلْكَ اللَّيْلَةُ وَذَلِكَ
الْيَوْمَ. (افضل الصلوٰۃ ص ۲۱)

علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو کاہل
صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ اے ابو
جو شخص مجھ پر ہر دن تین مرتبہ درود شریف
پڑھے اور ہر رات تین دفعہ محبت و شوق
سے پڑھے گا تو اللہ کریم کے ذمہ کرم پر ہے
کہ اس شخص کے اس رات اور دن کے گناہ
بخش دے گا۔

حکایت | ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ ہمیشہ نفس و فحورہ کرم کے اپنے
نفس پر زیادتی کرتا تھا۔ میں اسے سمجھاتا کہ وہ توبہ کرم کے گناہوں کو چھوڑ
دے۔ لیکن وہ نصیحت پر عمل نہ کرتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو میں نے خواب میں اسے

جنت میں دیکھا اور پوچھا کہ تجھے یہ مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا (حالانکہ تو بڑا پاپی آدمی تھا) اس نے جواب دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ میں ایک دفعہ ایک محدث کے پاس حاضر ہوا جو یہ کہہ رہا تھا کہ جو کوئی احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بلند آواز سے درود پڑھتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے تو میں نے اور دوسرے حاضرین نے بلند آواز سے درود شریف پڑھا تو اللہ کریم نے ہم سب کو بخش دیا۔ (نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۹۴) الحمد للہ رب العالمین

حکایت شیخ مجد الدین فیروز آبادی سند متصل سے ابوالمظفر محمد بن عبد اللہ خیام سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز مغارہ کعب کی طرف گیا۔ اور راستہ بھول گیا۔ چنانچہ میں نے ایک مرد دیکھا جس نے مجھے کہا کہ میرے پاس آ جاؤ۔ چنانچہ میں ان کے پاس گیا۔ میں نے دل میں کہا کہ شاید یہ خضر ہیں۔ میں نے ان کا نام پوچھا تو انہوں نے اپنا نام حضرت بنیسا ابو العباس بتلایا میں نے ان کے پاس ایک اور بزرگ بیٹھے ہوئے دیکھے میں نے ان کا نام دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ بزرگ ایباس بن شام ہیں۔ میں نے کہا اللہ تم پر رحمت فرمائے کیا تم نے محبوب خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا مجھے اس چیز سے خبر دو جو تم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تم نے سنی ہے۔ تاکہ میں تم سے روایت کر سکوں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پڑھے تو اس کا دل نفاق سے ایسا پاک کیا جاتا ہے جیسا کہ ناپاک کپڑا پاک ہو جاتا ہے۔ نیز جو شخص صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ پڑھتا ہے تو وہ اپنے اوپر ستر دروازے رحمت کے کھول دیتا ہے۔ نیز یہ حدیث بھی بیان کی کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجلس میں بیٹھ کر یہ پڑھتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ نَوَالِدِ اللّٰهِ تَعَالَى اس پر فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو اسے غیبت کرنے سے روکتا ہے۔ اور مجلس سے اٹھ کر پڑھے :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ تَوَالِدِ سُبْحَانَ لُوْغُوں كُو
روك دیتا ہے کہ اس کی غنبت کریں۔ (جذب القلوب ص ۲۵۲)

درود شریف کے فضائل بشمار ہیں | فقیر غفرلہ نے درود شریف کے فضائل
کے متعلق ۲۵ احادیث اس کتاب میں ذکر کی ہیں۔ اگرچہ جملہ فضائل کا احصا و شمار ناممکن ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت
ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پر درود بھیجے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے
درود بھیجیں۔ اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتوں کی ڈیوٹی مقرر فرمائی ہے کہ روضہ اطہر
پر حاضری دیں اور آپ پر صلاہ والسلام کا ہدیہ پیش کریں۔ حضرت کعب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کی مجلس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شروع ہوا
تو حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہر روز بلا ناغہ جب آفتاب طلوع
ہوتا ہے تو ستر (۷۰) ہزار فرشتے روضہ اطہر پر حاضری دیتے ہیں اور آپ پر صلوٰۃ والسلام
پڑھنے رہتے ہیں اور جب شام ہوتی ہے تو ستر ہزار فرشتے اور اسی وقت آجاتے
ہیں اور صلاۃ والسلام پڑھنے لگ جاتے ہیں اور یہ سلسلہ اتنے وقت جاری رہے گا
جبکہ (قیامت کے دن) محبوب کیر یا اپنی قبر انور سے ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ باہر
تشریف لائیں گے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رواہ الدارمی۔ (جذب القلوب ص ۲۵۲)
درود شریف وہ تحفہ ہے جو حضرت حوا کا ہر مقرر ہوا تھا محقق علی الاطلاق شیخ
عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ مدارج النبوت میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت حوا
رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدا ہوئیں حضرت آدم علیہ السلام نے ان پر اپنا ہاتھ بڑھانا
چاہا تو فرشتوں نے کہا صبر کرو جب تک نکاح نہ ہو جائے اور ہر ادا نہ کرو آپ نے
فرشتوں سے دریافت فرمایا کہ ہر کیا ہے۔ فرشتوں نے عرض کیا کہ محبوب خدا
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تین مرتبہ درود پاک پڑھنا اور ایک
روایت میں بیس بار آیا ہے۔ (مدارج النبوت جلد دوم ص ۱۵)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

درود بشریت وہ وظیفہ ہے جس کے بغیر بارگاہ الہی کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما زیر آیت کریمہ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ اِذْ نَادَيْنَا هُوَ تحریر فرماتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کو اللہ احکم الحاکمین نے تورات عطا فرمائی تو آپ بہت خوش ہوئے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا الہی! تو نے مجھے ایسی بزرگی کے ساتھ مشرف فرمایا کہ مجھے سے پہلے کسی کو اس کے ساتھ مکرم نہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) چونکہ تم نے تیرے دل کو سب سے زیادہ متواضع پایا۔ لہذا اپنی کلام و رسالت سے مشرف فرمایا۔

فَخَذْنَا مَا اَتَيْتُكَ وَكُنَّ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ
وَمَتَّ عَلٰى التَّوْحِيْدِ وَعَلٰى حُبِّ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو کچھ میں نے تجھے دیا ہے اسے پکڑ لو اور
شکریہ ادا کرو اور مرتے دم تک میری توحید
اور محبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رہنا۔

سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ السلام نے عرض کیا الہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں جس کی محبت تیری توحید کے ساتھ مقرون ہے۔ ارشاد ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کا نام گرامی آسمان و زمین کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے عرش پر لکھا گیا۔ اگر تو میری بارگاہ میں قرب چاہتا ہے تو ان پر بکثرت درود پڑھا کرو۔ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے عرض کیا کہ مولیٰ! تجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پورے طور پر آگاہ فرما دے کہ وہ کون ہستی ہے کہ جن کے بغیر تیرے دربار میں قرب حاصل نہیں ہو سکتا تو اللہ جل شانہ نے فرمایا اے موسیٰ!

لَوْلَا حُكْمُكَ وَاُمَّتُكَ لَمَا خَلَقْتُ
الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ وَلَا الشَّمْسَ وَلَا
الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلَ وَلَا النَّهَارَ وَلَا مُلْكًا
مُقَرَّبًا وَلَا نَبِيًّا مُرْسَلًا وَلَا اِيَّاكَ

اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت
نہ ہوتی تو میں نہ جنت نہ دوزخ نہ آفتاب
نہ ماہتاب نہ رات نہ دن نہ فرشتے مقرب
نہ نبی مرسل اور نہ تجھے پیدا کرتا۔

(معارض النبوة رکن دوم ص ۳)

حکایت حضرت کعب اجمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! اگر دنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد کرتے ہیں تو آسمان سے ایک قطرہ پانی ٹپکاؤں اور زمین سے ایک دانہ نہ اگاؤں، اس کے بعد فرمایا اے موسیٰ! اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ سے بھی زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا تیری زبان سے تیرا کلام اور جتنے تیرے دل سے اس کے خطرات اور تیرے بدن سے اس کی روح اور تیری آنکھ سے اس کی روشنی تو موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ ضرور بتاؤ ارشاد ہوا کہ میرے محبوب پر کثرت سے درود پڑھا کر۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۴۹)

درود خوان بارگاہ رسالت میں منظور نظر ہے جس طرح درود شریف پڑھنے سے بارگاہ خداوندی میں قرب

حاصل ہوتا ہے اسی طرح بارگاہ رسالت میں درود خوان منظور نظر ہو جاتا ہے۔ بطریق ایک جماعت صحابہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک وقت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرماتے تھے کہ ایک اعرابی نے حاضر ہو کر آپ کو سلام پیش کیا تو ارجمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو اپنے صدیق اکبر کے درمیان بٹھایا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا یا رسول اللہ! آپ اس شخص کو میرے اور اپنے درمیان بٹھانے ہیں۔ حالانکہ میرے نزدیک آپ سے زیادہ کوئی عزیز نہیں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ شخص مجھ پر وہ درود پڑھتا ہے جو کسی نے نہیں پڑھا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یہ کونسا درود شریف پڑھتا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ یہ درود پڑھتا ہے۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ۔

(نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۹)

دوسری فصل

درود شریف کی ایک
برکت یہ ہے کہ شخص

کتنا گناہ گار ہو مگر اپنے آقا و مولا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوگا تو کل قیامت کے روز شفیع المذنبین سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس کھنق میں شفاعت فرمائیں گے جس سے اس کے گناہ بخشے جائیں گے اور جنت میں داخل ہوگا۔ اس مسئلہ کے متعلق سہ کار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات سنئے :-

۱۔ عن رُوِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ الْبَقْعَ الْمَقْرَبَ بِعِنْدِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجَبْتُ لَهُ شَفَاعَتِي.

رواہ احمد (مشکوٰۃ شریف ص ۸۶)

حضرت روایع رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے اور یہ کہے کہ اللہ اپنے حبیب کو قیامت کے روز اس مقام میں نازل فرما جو تیرے نزدیک مقرب ہے یعنی

مقام محمود پر تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

جگہ مقرب سے مراد مقام محمود ہے یوں تو حضور شفیع المذنبین ہیں۔ آپ سب

مسلمانوں کی شفاعت کریں مگر درود خوان کی خصوصی شفاعت فرمائیں گے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

۲۔ عن عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَبْنِ

الْعَاسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ

السُّؤْدَانَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ

عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرًا لَخَلْقِكَ كُلِّهِمْ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص

راوی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب

تم اذان دینے والے کی اذان سنو تو جو الفاظ

کہے تم بھی وہی کہو۔ پھر مجھ پر درود بھیجا کرو
 بیشک جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے
 تو اللہ عزوجل اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے
 پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کی دعا کیا
 کرو۔ وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے جو صرف
 ایک کو اللہ کے بندوں میں سے ملے گا اور مجھے
 امید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں پس جو
 شخص میرے لئے اللہ سے وسیلہ کی دعا کرے گا
 تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

مانند اس چیز کے کہ مؤذن کہتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کلمات مؤذن کہتا
 ہے تم بھی کہو مگر حتمی علی الصلوٰۃ اور حتمی علی الفلاح کا جواب لاحول ولا قوۃ الا باللہ
 ہے۔ اسی طرح الصلوٰۃ خیر من النوم کا جواب صدقت وبررت وبالحق نطقت
 ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح اور شام مجھ پر
 دس دس دفعہ درود پاک پڑھے۔ اس کو
 قیامت کے روز میری شفاعت پہنچ کر
 رہے گی۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ
 رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 جو شخص کہے اس وقت کہ اذان سے یعنی بعد
 تمام ہونے اذان کے اور جواب دینے کے

ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ
 صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ
 ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ فِي الْوَسِيلَةِ فَإِنَّهَا
 مَنَزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَبْعِي إِلَّا لِعَبْدٍ
 مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ
 أَنَا هُوَ فَذَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ
 حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّقَاةُ

رواہ مسلم (مشکوٰۃ شریف ص ۱۶۴)

۳۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ صَلَّى حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِينَ
 يُمْسِي عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رواہ طبرانی
 (المحافل الكبرى ص ۱۲۶)

۴۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ
 حِينَ لَيْسَ التَّوْبَةُ اللَّهُمَّ رَبِّ
 هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ

تویہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِلٰہِ حَسْبِکَ مَا تَرَجَمَ
یہ ہے۔ اے پروردگار اس پکار پوری کہ
یعنی اذان کے اور نماز قائمہ کے لیے محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ یعنی بلند درجہ
جنت میں اور بزرگی اور پہنچا اس کو مقام
محمود میں کہ وعدہ کیا ہے تو نے اس کا تو واجب ہو جاتی ہے اس کے لئے شفاعت میری

الْقَائِمَةِ اَتِ مُحَمَّدَ بْنِ الرَّسِيْلَةِ
وَالْفَضِيْلَةَ وَاَبْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
بِالَّذِي وَعَدْتَهُ تَهَّ خَلَّتْ لَكَ
شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

رواہ البخاری (مشکوٰۃ شریف ص ۶۵)

دن قیامت کے۔

فائدہ اذان کو دعا اس لئے فرمایا کہ یہ نماز کی طرف بلائی ہے اور مقام محمود وہ
مقام ہے کہ تمام مخلوق سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف
کرے گی۔ اور مقام شفاعت ہے تمام عالم حیران و سرگرداں ہوں گے اور کوئی انبیاء
اور رسولوں میں ہیبت اور دہشت سے دم نہیں مار سکے گا۔ اس وقت شفیع المذنبین
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو کر شفاعت
کا دروازہ کھلوائیں گے۔ (مظاہر حق ص ۲۲۶)

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کوئی مجھ
پر درود شریف پڑھے گا میں قیامت کے
دن اس کی شفاعت کروں گا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ میں نے حج الوداع میں جبیب خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ
معافی مانگنے کے وقت اللہ تعالیٰ تمہارے
گناہ معاف فرمادیتا ہے پس جو شخص سچے

۵۔ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ
قال سمعتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى
عَلَيَّ كُنْتُ شَفِيْعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
(افضل الصلوٰۃ ص ۴۰)

۶۔ عن ابی بکر الصديق رضی اللہ
عنه قال سمعتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ
يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ
وَهَبَ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ عِنْدَ

الْأَسْتَعْفَارِ فَمَنْ اسْتَعْفَرَ بِنِيَّةٍ
صَادِقَةٍ غُفِرَ لَهُ، وَمَنْ قَالَ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرَّحٌ مِمَّا أَنَّهُ وَمَنْ
صَلَّى عَلَيَّ كُنْتُ شَفِيعَهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ - رواه البوداد والنسائي

دل سے معافی چاہے گا اس کے گناہ معاف
کئے جائیں گے اور جو لا الہ الا اللہ کا ورد
کمرے گا اس کا پلہ اقیامت کے دن ابھاری
ہوگا اور جو مجھ پر درود پڑھے میں قیامت
کے دن اس کا شفیع ہوں گا۔

لسند جيد) (جواہر البحار جلد چہارم ص ۱۶۶

حکایت | ایک شخص کا بیان ہے کہ میں ایک ظالم بادشاہ کے ظلم و ستم کی وجہ
سے جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ میں نے زمین پر چند خط (الکیرس) کھینچے
اور اس کا نام قبر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکھا اور ایک ہزار بار درود شریف پڑھ
کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا۔ پروردگار! میں اس قبر کے صاحب کو تیری بارگاہ
میں اپنا شفیع بنانا ہوں۔ تو مجھے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و وجاہت کی
برکت سے اس ظالم بادشاہ کے خوف و ڈر سے امن عنایت فرما۔ ہاتھ نے آواز
دی نِعْمَ الشَّفِيعُ مُحَمَّدٌ وَإِنْ كَانَ بَعِيدًا فِي الْمَسَافَةِ فَإِنَّهُ قَرِيبٌ
فِي الْمَنَزَلَةِ وَالْكَرَامَةِ يَعْنِي مُحَمَّدٌ مِصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبْتَنِي شَفِيعًا هُنَّ
اگرچہ آپ مسافت کے اعتبار سے دور ہیں مگر درجے اور کرامت کے اعتبار سے
قریب ہیں تو واپس ہو جائیں گے تیرے دشمن کو ہلاک کر دیں گے۔ چنانچہ جب وہ واپس
آیا تو پتہ چلا کہ ظالم بادشاہ ہلاک ہو چکا ہے۔ (نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۹)

حکایت | ابو حاند قزوینی نے اپنی کتاب مفید العلوم میں ذکر کیا ہے کہ ایک شخص
اور اس کا بیٹا دونوں سفر کر رہے تھے۔ راستہ میں باپ کا انتقال ہو گیا
اور اس کا سر امنہ وغیرہ خنزیر جیسا ہو گیا۔ یہ دیکھ کر بیٹا بہت رویا اور بارگاہِ الہی میں
دعا اور عاجزی کرنے لگا۔ اتنے میں اس کی آنکھ لگ گئی تو خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص
کہہ رہا ہے کہ نیرا باپ سود کھایا کرتا تھا۔ اس لئے اس کی صورت و شکل بدل گئی۔ لیکن
رحمۃ للعالمین سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے حق میں سفارش فرمائی ہے

ان کے سبب یہ آپ کا ذکر پاک سنتا تھا تو درود شریف بھیجا کرتا تھا آپ کی سفارش سے اس کو اس کی اپنی اصلی سورت پر لوٹا دیا گیا۔ انزہتہ المجالس جلد دوم ص ۱۹

حکایت لوگوں نے ایک مرد کو دیکھا کہ طواف وسعی اور تمام مواقع اور مناسک حج میں سوائے درود شریف کے اور کوئی دعا نہیں پڑھتا۔ لوگوں نے پوچھا کہ تو کوئی دعائے ماثورہ میں سے نہیں پڑھتا ہے اور صرف درود شریف ہی پڑھتا ہے اس نے کہا میں نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ درود شریف کے ساتھ کوئی دعا شریک نہیں کروں گا اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے والد نے وفات پائی تو میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ گدھے کی طرح ہو گیا یہ دیکھ کر مجھ پر غم و اندوہ مسلط ہو گیا۔ پھر مجھے نیند آگئی۔ میں نے خواب میں اپنے مولا و آقا حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو اپنے والد کے لئے سفارش کی درخواست کی اور شکل کی تبدیلی کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ وہ سود خوار تھا اور ہر سود خوار کی دنیا و آخرت میں ہی سزا ہے لیکن تیرا والد ہر رات سوتے وقت مجھ پر سود فعا درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ اس لئے میں نے اس کی سفارش کی ہے جو قبول ہو چکی ہے۔ میں نے بیدار ہو کر اپنے والد کے چہرے کو چہرے کو دیکھا تو ایسا چمک رہا تھا جیسا کہ چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے اور دفن کے وقت ہاتھ سے سنا جو یہ کہہ رہا تھا کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عنایت و بخشش صلوٰۃ و سلام پڑھنے کی وجہ ہوئی ہے۔ جذب القلوب ص ۱۲۵۳

حکایت حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں طواف کعبہ کر رہا تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درود پاک ہی پڑھتا تھا اور کوئی دعا و تسبیح و تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے؟ تو اس نے پوچھا آپ کون ہیں میں نے کہا کہ میں سفیان ثوری ہوں۔ (رحمۃ اللہ علیہ) اس نے کہا کہ اگر تو اپنے زمانہ کا یکتا نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا۔ پھر اس نے بتایا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے۔ ایک جگہ پہنچے تو میرا والد بیمار ہو گیا میں ان کا دوا دار و دوا گر رہا تھا کہ والد کا انتقال ہو گیا اور ان کا

چہرہ سیاہ (کالا) ہو گیا۔ میں یہ دیکھ کر بہت غمزدہ ہوا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور کپڑے سے ان کا چہرہ ڈھانک دیا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین و جمیل میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی۔ تیزی سے قدم بڑھائے چلے آ رہے ہیں انہوں نے میرے والد کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور ان کے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرا تو والد کا چہرہ سفید ہو گیا۔ جب وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے ان کا کپڑا پکڑ لیا اور میں نے کہا اللہ جل شانہ! آپ پر رحم فرمائے۔ آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے والد پر مسافرت میں احسان فرمایا۔ انہوں نے فرمایا۔ تو مجھے نہیں جانتا۔ میں محمد بن عبداللہ صاحب قرآن ہوں اہلی اللہ علیہ وسلم ایہ تیرا پڑا گناہ گار تھا۔ لیکن تجھ پر کثرت سے دُور و شریف پڑھا تھا جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو میں اس کی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے دُور بھیجے۔

۱۱ افضل الصلوٰۃ (۵۵)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّہُمْ

اس میں تین فصلیں ہیں فصل اول کثرت درود شریف میں

حضرات اسید المرسلین
کثرت سے درود شریف پڑھنا غلامانِ مصطفیٰ کا کام ہے
رحمۃ للعالمین

حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت مسلمہ پر اتنے احسانات ہیں کہ کوئی مسلمان ان کا بدلہ ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے امت مسلمہ کے ہر فرد پر لازم ہے کہ اپنے آقا و مولا رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت درود پاک بارگاہ رسالت میں پیش کر کے محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرے جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوں گے تو اللہ کریم بھی خوش ہوگا۔ الحمد للہ رب العالمین۔

محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ لکھتے ہیں۔ مومن کامل اور محب صادق پر لازم ہے کہ اس عبادت (درود پاک پڑھنا) کی کثرت کریں۔ جتنا مخصوص عدد پڑھ سکتا ہو اس پر دوام و مواظبت کرے اور ہر دن اپنا مقررہ وظیفہ رکھے اور ہمیشہ اس وظیفہ کو ادا کرتا رہے۔ کیونکہ مروی ہے خیر العمل ادومہ و قلیل دائم خیر من کثیر منقطع یعنی بہتر عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔ اگرچہ مختصر اہو۔ اس کثرت سے بہت اچھا ہے جو کبھی کیا اور کبھی چھوڑ دیا۔ چاہیے کہ روزانہ ہزار سے کم نہ ہو۔ ورنہ پانچ سو بار پر اکتفا کرے۔ اگر یہ بھی ملیں نہ ہو تو سو سے کم نہ ہو۔ بعض حضرات کا وظیفہ تیس سو کا اور

بعض کا بیس سو صبح و شام کا تھا۔ اور چاہیے کہ سوتے وقت بھی ایک معین مقدار میں درود شریف پڑھنا چاہیے۔ بعض مشائخ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور درود شریف کثرت سے پڑھنے کی وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم نے قرأت قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ سے خدائے واحدہ لا شریک کو پہچانا ہے۔ اور کثرت درود کی برکت سے محبوب کبریٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جو شخص کثرت سے درود پاک پڑھتا رہے گا تو وہ خواب اور بیداری میں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ اور بعض متاخرین مشائخ شاذلیہ قدس اللہ سرہ ہم نے فرمایا ہے کہ جب اولیاء کابلیں اور مرشد باشریعت نہ مل سکے تو بکثرت درود شریف پڑھے۔ اس سے اس کے باطن میں نور عظیم پیدا ہوگا جو مرشد کامل کا کام دے گا اور اس کو رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلا واسطہ فیض پہنچے گا۔ الحمد للہ رب العالمین۔

(جذب القلوب ص ۲۲۹، ص ۲۲۹)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
 امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کشف الغمہ میں فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے فرمایا کہ کم از کم درود پاک کی سات سو مرتبہ ہر دن اور سات سو مرتبہ ہر رات میں افضل الصلوٰۃ حضرت شیخ نور الدین شونی رحمۃ اللہ علیہ کا ہر دن کا وظیفہ درود پاک دس ہزار مرتبہ اور شیخ احمد زواری رحمۃ اللہ علیہ کا ہر روز کا چالیس ہزار دفعہ تھا اور فرماتے تھے۔ کہ ہماری طریقت میں یہ ہے کہ ہم رحمۃ اللہ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اتنی کثرت سے درود شریف پڑھتے ہیں کہ فخر کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیداری کی حالت میں ہماری مجلس میں تشریف لاتے اور ہم صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طرح آپ کی صحبت سے مستفیض ہوتے اور آپ سے دینی امور کے متعلق پوچھتے اور ان حدیثوں کے متعلق دریافت کرتے جن کو حفاظ نے ضعیف قرار دیا ہے اور جس طرح سرکار فرماتے ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۳۱)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

اب وہ مبارک حدیثیں لکھی جاتی ہیں جن میں کثرت درود پاک کا حکم ہے اور ساتھ ہی کثرت درود پاک کے فوائد کا ذکر ہوگا۔

۱۔ عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہما
 قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثَرُ
 الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَمَا أَجْعَلُ لَكَ
 مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ
 الرَّبْعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ
 فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ
 مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ
 قُلْتُ فَالثَّلَاثِينَ قَالَ مَا شِئْتَ
 فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ
 أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ
 إِذَا تَكْفَى هَبْكَ وَيَكْفِرْ لَكَ ذَنْبَكَ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
 میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں
 تو اسکی مقدار اپنی اوقات دعا میں سے کتنی مقرر
 کروں آپ نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے میں نے
 عرض کیا یا رسول اللہ ایک چوتھائی تو فرمایا تجھے
 اختیار ہے اگر اس پر بڑھا دے تو تیرے لئے
 بہتر ہے میں نے عرض کیا نصف کروں۔ آپ
 نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھا دے تو
 میرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا دو تہائی کر
 دوں آپ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر

رواہ الترمذی (مشکوٰۃ شریف ص ۸۶)
 اس سے بڑھا دے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے
 میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لئے مقرر کرتا ہوں تو آپ
 نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی
 معاف کر دیے جائیں گے۔

خلاصہ مطلب حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ہے کہ میں بجائے دیگر
 دعاؤں اور وظیفوں کے صرف درود شریف ہی پڑھا کروں گا محقق علی الاطلاق شیخ
 عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ جب میرے شیخ بزرگوار حضرت
 عمید الوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے رخصت کیا تو فرمایا
 کہ جانو اور آگاہ ہو کہ نہیں ہے اس راہ میں کوئی عبادت بعد ادا سے فرائض کے مثل
 درود شریف کے اوپر رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چاہیے کہ اپنے تمام

اوقات کو اس میں صرف کہنا اور کسی چیز میں مشغول نہ ہونا۔ میں نے عرض کیا کیا اس کے لئے کوئی عدد معین ہے۔ فرمایا یہاں معین کرنا عدد کا شرط نہیں اتنا پڑھو کہ اس کے ساتھ رطب اللسان ہو جاؤ اور اس کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ اور اس میں مستغرق ہو جاؤ۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۱۲۹)

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ درود شریف وہ وظیفہ ہے جس کے پڑھنے سے گناہ مٹتے ہیں۔ اور دنیا و آخرت کے غموں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

حکایت | شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک صالح کو کسی نے خواب میں دیکھا اور اس سے حال پوچھا۔ اس نے کہا اللہ رحیم نے مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے بخش دیا ہے اور جنت میں داخل فرما دیا۔ انہوں نے اس کا سبب پوچھا تو اس نے کہا فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے درود شریف کو شمار کیا تو درود پاک کا شمار زیادہ نکلا۔ اللہ کریم نے فرمایا۔ اتنا کافی ہے اس کا حساب مت کرو اور اس کو بہشت میں لے جاؤ۔ (نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۹۴)

حکایت | ایک جماعت نے ایک شخص پر شہادت دی کہ اس نے ایک اونٹ چوری کیا ہے۔ خلیفہ اعظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اتنے میں جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر درخواست دی کہ اس شخص کو معاف کر دو (آپ نے معافی دیدی) آپ نے اس شخص سے پوچھا کہ کس وجہ سے تو نے نجات پائی ہے تو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ہر روز آپ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھتا تھا۔ اسی وجہ سے میں سزا سے بچ گیا آپ نے فرمایا کہ جیسا کہ تو دنیا کے عذاب سے چھوٹ گیا ہے اسی طرح آخرت کے عذاب سے بھی چھٹکارا پائے گا۔ (نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۹۵)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیّ فی یومٍ ألفت مرّةً لم یبت حتی یرى مقعداً
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ دن میں ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو مرنے سے پہلے اپنا ٹھکانا جنت

۲۱
مِنَ الْجَنَّةِ - اَفْضَلُ الصَّلَاةِ

میں دیکھ لے گا۔

۳- قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةً مَرَّةً قَضَى اللَّهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ أَلَيْسَ هَذَا عِتْقَهُ مِنَ النَّارِ
فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مجھ پر ہر روز سو مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا اس کی سب سے آسان حاجت دوزخ سے آزادی ہے۔
(افضل الصلوة ص ۲۱)

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ بعض تواریخ کے حوالہ سے بیان فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص گناہ گار تھا جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کو بغیر تحنیر و تکفین کے زمین پر پھینک دیا۔ اللہ جل شانہ نے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی کہ اس شخص کو غسل دے کر اس پر نماز جنازہ پڑھو۔ میں نے اسے بخش دیا ہے۔ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا یا اللہ یہ کیسے ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس نے ایک دفعہ تورہ کو کھولا تھا۔ اس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دیکھا تھا تو اس نے ان پر درود پاک پڑھا تھا تو میں نے اس کی وجہ سے اس کو بخش دیا ہے
(قول بدیع و افضل الصلوة ص ۲۹)

۴- قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اجاءكم يوم القيمة من اهلها اكثركم على صلاة في دار الدنيا.
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کی ہولناکیوں سے زیادہ نجات پانے والا وہ ہو گا جو دنیا میں مجھ پر درود شریف زیادہ پڑھنے والا ہو گا۔
(افضل الصلوة ص ۲۱)

حکایت
شیخ المشائخ حضرت شبلی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی وفات پا گیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا تو اس سے پوچھا کیسے گزری؟ اس نے کہا حضرت! آپ کو کیا بتاؤں بہت ہی سخت پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا اور منکر نکیر کے سوال کے وقت بڑی تنگی ہوئی میں نے اپنے دل میں کہا مولا! کیا میں اسلام پر نہیں مرا تو مجھے ایک آواز سنائی دی کہ یہ دنیا میں تیسری

بے احتیاطی کی سزا ہے۔ جب عذاب کے فرشتوں نے مجھے عذاب دینے کا ارادہ کیا تو اسی وقت ایک حسین و جمیل شخص میرے اور ان کے درمیان حائل ہو گیا۔ اس سے نہایت ہی عمدہ خوشبو آرہی تھی۔ اس نے مجھے فرشتوں کے جوابات بتا دیے۔ میں نے فوراً کہہ دیئے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ کون حساب ہیں۔ انہوں نے جواب دیا میں ایک آدمی ہوں جو نیرے کثرت درود سے پیدا کیا گیا ہوں میں اس بات پر مامور ہوں کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں۔ اجذب القلوب ۲۵

(نزهة المجالس جلد دوم ص ۱۹۲)

۵۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الصلوة علی نوراً یومہ القیمۃ عند ظلمت الصراط فاکثرنا من الصلوة علی۔ اکشف الغم جلد دوم ص ۲۶۹

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ تجھ پر درود بھیجنا قیامت کے روز پل صراط کے اندھیرے میں نور ہوگا پس مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔

(افضل الصلوة ص ۱۲)

حکایت ابو القاسم مروزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد مرحوم رات میں حدیث کی کتاب کا مقابلہ کرتے تھے۔ خواب میں یہ دیکھا گیا کہ جس جگہ ہم مقابلہ کیا کرتے تھے اس جگہ ایک نور کا ستون ہے جو اتنا اونچا ہے کہ آسمان تک پہنچ گیا۔ کسی نے پوچھا کہ یہ ستون کیسا ہے؟ تو یہ بتایا گیا کہ وہ درود شریف ہے جس کو یہ دونوں کتاب کے مقابلہ کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ (قول بدیع)

۶۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عمس علیہ شیئ فلیکثر من الصلوة علی نائھا تحل العقد وتکشف الکرب۔ افضل الصلوة ص ۱۲

علی حبیبک خیر الخلق کلہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص پر کوئی چیز تنگ ہو جائے تو مجھ پر بکثرت درود پاک بھیجے کیونکہ یہ مشکلات کو حل کرتا ہے اور سختیوں کو دور کرتا ہے۔

حکایت عبدالرحیم بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانے میں

گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ پر سخت چوٹ لگ گئی جس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم آگیا۔ میں نے رات بڑی بے چینی سے گزاری۔ جب میری آنکھ لگ گئی تو میں نے اپنے آقا و مولیٰ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں صرف اتنا ہی عرض کیا تھا یا رسول اللہ! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرے کثرتِ درود نے مجھے گھبرا دیا۔ جب میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی اور ورم بھی جاتا رہا۔ (قول بدیع)

حکایت | بعض صلحا میں سے ایک صاحب کو جس بول کا مرض لاحق ہو گیا۔ انہوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین بن رسلان رحمۃ اللہ علیہ کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے دیکھا اور ان سے اپنے مرض کی شکایت و تکلیف بیان کی۔ انہوں نے فرمایا تو تریاقِ مجرب سے کیوں غافل ہے یہ درود شریف پڑھا کر۔
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى رُوحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ۔ خواب سے بیدار ہو کر ان صاحب نے اس درود شریف کو کثرت سے پڑھا اور ان کا مرض جاتا رہا۔

(نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۹۲)

حکایت | ایک صاحب کسی بیمار کے پاس تشریف لے گئے (جبکہ ان کی نزع کی حالت تھی) ان سے پوچھا کہ موت کی کڑواہٹ کیسی مل رہی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے کچھ نہیں معلوم ہو رہا۔ اس لئے کہ میں نے علماء کرام سے سنا ہے کہ جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہتا ہے۔ (نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۹۲) اس سے ثابت ہوا کہ کثرتِ درود شریف کی برکت ہر قسم کی سختی اور تکلیف دور ہو جاتی ہے۔

۷۔ قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَسَرَتْ عَلَيْهِ حَاجَتُهُ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص پر کوئی حاجت تنگ ہو

فَلْيَكْتُمْنَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَىٰ فَايِسَهَا
تَكْتُمْنَ الْكُفْرَانَ وَالْحَمِيمَ
وَتَكْتُمْنَ الْأَرْزَاقَ وَتَقْضِي الْحَوَائِجَ

(افضل الصلوة ص ۲۷)

جلتے یعنی پوری نہ ہوتی ہو تو وہ مجھ پر
بکثرت درود پاک پڑھے کیونکہ درود
پاک غم و اندوہ اور سختیوں کو دور کرتا ہے
اور رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں پوری کرتا ہے

حکایت | صلحا میں سے ایک صالح شخص پر تین ہزار دینار کا قرضہ چڑھ گیا اور صاحب
دین نے قاضی (محکم دین) کے پاس مقدمہ دائر کر دیا۔ قاضی نے اس کو ایک
ماہ کی مہلت دی۔ وہ نیک مرد قاضی کی عدالت سے باہر آیا اور نہایت تفریح و بازی
سے ایک مسجد میں بیٹھ کر رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنا شروع
کر دیا۔ چاند کی سنا بیسویں تاریخ کو رات کو خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا
ہے کہ حق تعالیٰ تیرا قرضہ ادا فرما دے گا۔ تو علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جا اور اسے کہہ
دے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ اسے تین ہزار دینار دے دے
تاکہ وہ اپنا قرضہ ادا کرے۔ مرد صالح فرماتے ہیں کہ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو
اپنے آپ کو خوش و خرم پایا اور اپنے دل میں کہا کہ اگر وزیر صاحب اس واقعہ کی
صداقت کی علامت پوچھے تو میں اس کا کیا جواب دوں گا۔ چنانچہ میں ایک روز ٹھہر گیا
پھر دوسری رات زیارت مصطفیٰ سے مشرف ہوا۔ رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے مجھ سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ تو وزیر کے پاس نہیں گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس واقعہ کے صدق کی نشانی چاہتا ہوں۔ حضور
اقدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری اس بات کی تحسین فرمائی اور فرمایا کہ اگر
وزیر علامت پوچھے تو کہہ دینا کہ تو ہر روز نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک لوگوں
سے ہم کلام ہونے سے پہلے پانچ ہزار مرتبہ درود پاک کا تحفہ مجھ پر بھیجتا ہے اور
اس بات کا علم سوائے خداوند تعالیٰ اور کراما کا بتین کے سوا کسی کو نہیں ہے
مرد صالح فرماتے ہیں کہ میں وزیر موصوف کے پاس چلا گیا اور خواب کا واقعہ اس
کے سامنے بیان کیا اور ساتھ ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بیان کردہ

علامت بھی بیان کی۔ وزیر موصوف بڑے خوش ہوئے اور کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مرچا ہو۔ یعنی خوش آمدید کہا اور اسی وقت تین ہزار دینار مجھے دے کر کہا کہ اس سے اپنا قرض ادا کرو اور تین ہزار دینار اور پیش کئے کہ ان کو اپنے اہل و عیال میں خرچ کرو۔ اور تین ہزار دینار اور دیئے کہ ان سے تجارت کا کاروبار کرو اور مجھے قسم دلائی کہ محبت کا رابطہ قطع نہ کرنا اور جو ضرورت پیش آئے تو مجھے تکلیف دینا (میں اس کو ضرور پورا کروں گا) میں نے (وقت مقررہ پر) تین ہزار دینار قاضی صاحب کے پاس لے گیا تاکہ وہ صاحب دین کو سپرد کر دے۔ اتنے میں صاحب نے بن غمزہ اور افسردہ دل ہو کر قاضی کی عدالت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیناروں کو شمار کر کے اس کے حوالہ کئے اور اپنا تمام واقعہ ان کو بتایا۔ تو قاضی صاحب نے کہا کہ یہ تمام بزرگی صرف وزیر کو کیوں حاصل ہو۔ اس قرضہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہے۔ صاحب دین نے کہا کہ میں نے اللہ اجل شانہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنا قرضہ معاف کیا۔ قاضی صاحب نے کہا میں نے جو تین ہزار دینار قرضہ کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ اور رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام کہے ہیں، ان صاحب کو دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ تین ہزار دینار اس صالح مرد کے حوالے کر دیئے۔

(جذب القلوب ص ۲۵۴، ۲۵۵)

عَلَىٰ جَيْبِكَ خَيْرُ الْجَلْتِ كُلِّهِمْ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ زوی کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق قیامت کے روز لوگوں میں سے سب سے زیادہ قریب مجھ سے وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ درود پاک بھیجے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِبًا اَبَدًا

۸۔ عن ابی مسعود رضی اللہ عنہما

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
وَسَلِّمَاتٍ اَوْ لِي النَّاسِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَوةً

رواه ترمذی (مشکوٰۃ شریف ص ۸۶)

ابن جہان نے اپنی صحیح میں حدیث بالا کے بعد لکھا ہے کہ اس حدیث میں واضح دلیل ہے کہ اس بات پر کہ قیامت کے دن محبوب کبریٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

قریب سب سے زیادہ حضرات محدثین ہوں گے۔ اس لئے کہ یہ حضرات زیادہ درود شریف پڑھنے والے ہیں۔ (مظاہر حق جلد اول ص ۳۰۵)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نین آدمی قیامت کے روز عرش الہی کے سایہ کے نیچے ہوں جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ کون ہیں۔ فرمایا ایک وہ شخص جو کسی مصیبت ^{زود} کی مصیبت دور کرے دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ کرے۔ تیسرے وہ جو میرے اوپر کثرت سے درود پاک پڑھے۔

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی کہ تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تجھے قیامت کے روز پیاس نہ لگے۔ انہوں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوپر کثرت سے درود بھیج۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ میرے کوثر پر قومیں داخل ہوں گی اور میں ان کو کثرت درود کی وجہ سے پہچانوں گا جو مجھ پر بھیجا گیا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے زیادہ بیویاں جنت میں اس کی ہونگی جو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوگا۔

۹۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ تَحْتِ ظِلِّ عَرْشِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ قِيلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ فَرَّجَ عَنَّا مَكْرُوبٍ مِنْ أُمَّتِي وَأَحْيَا سُنَّتِي وَأَكْثَرَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ.

(افضل الصلوٰۃ ص ۲۸)

۱۰۔ عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيَّ مِنْهُ (عليه السلام) أَتَحِبُّ أَنْ لَا يَنَالَكَ مِنْ عَطَشٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَثِّرِ الصَّلَاةَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ.

رواه الاصحافي (خصائص كبرى ج ۲ ص ۱۲۱) ۱۱۔ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليردن الخوض على اقوام لا اعرفهم الا بكثره الصلوة على.

(افضل الصلوٰۃ ص ۲۸، شفا شريف ج ۲ ص ۱۲۱)

۱۲۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثركم ازواجي الجنة اكثركم صلوة على (افضل الصلوٰۃ ص ۲۸)

حضرات مسلمین! سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم خیر و ارشاد ہدایت وغیرہ سے جو امت پر فرمائے ہیں اور امت کو آپ کی خیر و برکت سے جو سعادت و اربین حاصل ہوئی ہے۔ اس کے بدلے میں امت کو چاہیے کہ ہر قدم پر اور ہر سالش میں درود شریف پڑھنا چاہیے۔ جبکہ امت کو اس میں سینکڑوں دنیوی و اخروی فوائد بھی حاصل ہوتے ہوں۔ اگر کسی شخص کیسا کسی نے کوئی دنیاوی احسان کیا ہو اور یہ شخص اپنے محسن کے تذکرے کے وقت اس کے احسان کا اعتراف نہ کرے یا اس کو بھلائی سے یاد نہ کرے تو ہر شخص اس کو احسان فراموش کرے گا۔ لہذا وہ ذات مقدس جس کے انعامات و احسانات کی حقیقت کا دل میں اندازہ کرنا ہی ناممکن ہے اس پر ہزاروں لاکھوں درود شریف بھی پھینکا جائے تو کم ہے۔ خود سید الکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خدائے حقیقی نے امت کو بکثرت درود پاک پڑھنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ اوپر کی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ اب اس کے متعلق ایک حکایت سماع فرمائیے۔

حکایت حافظ ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ باہر جا رہا تھا۔ میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ جب وہ قدم اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے تو یوں کہتا ہے **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ** میں نے اس کو پوچھا کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے؟ یا محض اپنی رائے سے اس کو پوچھا تم کون ہو۔ میں نے کہا سفیان ثوری۔ اس نے کہا کیا عراق والے سفیان میں نے کہا ہاں! کہنے لگا تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا کس طرح معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا رات سے دن نکالتا ہے اور دن سے رات نکالتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت پیدا کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ تو نے کچھ نہیں پہچانا۔ میں نے کہا پھر تو کس طرح پہچانتا ہے؟ اس نے کہا کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں اور پھر اس کو فسخ کرنا پڑتا ہے اور کسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں مگر نہیں کر سکتا۔ اس سے میں نے پہچانا کہ کوئی دوسری ذات ہے جو میرے کاموں کو انجام

دیتی ہے۔ میں نے پوچھا یہ درد کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا۔ میری ماں وہیں مر گئی اور اس کا چہرہ کالا ہو گیا اور اس کا پیٹ پھول گیا جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ کوئی بہت بڑا گناہ ہوا ہے۔ اس سے میں نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو میں نے دیکھا کہ تمامہ (حجاز) سے ایک بادل آیا۔ اس سے ایک آدمی ظاہر ہوا۔ اس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے وہ بالکل روشن ہو گیا۔ اور پیٹ پر پھیرا تو درم بالکل جاتا رہا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں کہ جس نے میری اور میری ماں کی مصیبت کو دور کیا انہوں انہوں نے فرمایا کہ میں تمہارا نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ تو رحمتہ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی قدم اٹھایا کرے یا رکھا کرے تو اللہم صل علی محمد و علی آل محمد پڑھا کر۔ (از زیارۃ المجالس جلد دوم ص ۸۹)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
اب ذرا حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات بھی سنئے کہ
آپ کتنے حسین پیرایہ میں اپنے مولا و آقا حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی تعریف کرتے ہیں اور محبت و پیارسے بار بار اپنے نبی محترم پر صلوة و سلام پڑھتے
ہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اجماع العلوم میں لکھتے ہیں کہ سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو رہے تھے اور یوں
کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ایک کھجور کا تنا جس
پر سہارا لگا کر آپ منبر بننے سے پہلے خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب منبر بن گیا اور آپ
اس پر تشریف لے گئے تو وہ کھجور کا تنا آپ کے فراق سے رونے لگا۔ یہاں تک کہ
آپ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا جس سے اس کو سکون ہوا۔ یہ حدیث پاک
کا مشہور قصہ ہے (یا رسول اللہ آپ کی امت آپ کے فراق سے رونے کی زیادہ
مستحق ہے بہ نسبت اس تنے کے یعنی امت اپنے سکون کے لئے آپ کی توجہ کی

زیادہ محتاج ہے (یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کا عالی مرتبہ اللہ کے نزدیک اس قدر بلند ہے کہ اس نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ جس نے میرے رسول کی اطاعت کی۔۔۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ حضور کی فضیلت اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنی بلند ہے کہ آپ سے مطالبہ سے پہلے معافی کی اطلاع فرمادی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذْنُتَ لَهُمْ اللَّهُ تَعَالَى تمہیں معاف کرے تم نے ان منافقوں کو جانے کی اجازت دی ہی کیوں! یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کا علو شان اللہ جل شانہ کے نزدیک ایسا ہے کہ آپ اگرچہ زمانہ کے اعتبار سے آخر میں تشریف لائے لیکن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی میثاق میں آپ کو سب سے پہلے ذکر کیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ الْآلِيَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کی فضیلت کا اللہ کے ہاں یہ حال ہے کہ کافر جہنم میں پڑے ہوئے اس کی تمنا کریں گے کہ کاش آپ کی اطاعت کرتے اور کہیں گے یَلَيْتُنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَ۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! اگر حضرت موسیٰ (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اللہ عزوجل نے یہ معجزہ عطا فرمایا ہے کہ پتھر سے نہریں نکال دیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی انگلیوں سے پانی جاری کر دیا یہ سرکار کا عظیم معجزہ ہے (یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان کہ اگر حضرت سلیمان (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو ہوا ان کو صبح کے وقت میں ایک مہینہ کا راستہ طے کرادے اور شام کے وقت میں ایک مہینہ کا طے کرادے تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں کہ آپ کا براق رات کے وقت میں آپ کو ساتویں آسمان سے بھی اوپر لے جائے اور صبح کے وقت آپ مکہ مکرمہ واپس آجائیں۔ صلی اللہ علیک۔ اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ اگر حضرت عیسیٰ (علی نبینا

وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اکو اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ عطا فرمایا کہ وہ مردوں کو زندہ فرمادیں
 تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں کہ ایک بکری جس کے گوشت کے ٹکڑے آگ میں
 بھون دیے گئے ہوں وہ آپ سے یہ درخواست کرے کہ آپ مجھے نہ کھائیں اسلئے
 کہ مجھ میں زہر ملا یا گیا ہے۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ حضرت
 نوح (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنی قوم کے لئے یہ ارشاد فرمایا رَبِّ لَا
 تَذُرْ عَلٰی الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا اے رب کافروں میں سے زمین پر
 بسنے والا کوئی نہ چھوڑ! اگر آپ بھی ہمارے لئے بددعا کر دیتے تو ہم میں سے ایک
 بھی باقی نہ رہتا۔ لے شک کافروں نے آپ کی پشت مبارک کو روندنا جبکہ آپ نماز
 میں سجدہ میں تھے۔ آپ کی پشت مبارک پر اونٹ کا بچہ دان رکھ دیا تھا اور غزوہ
 احد میں آپ کے چہرہ مبارک کو خون آلود کر دیا۔ آپ کے دندان مبارک کو شہید کیا،
 اور آپ نے بجائے بددعا کے یوں ارشاد فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ اَتْمِمْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ
 لَا يَعْلَمُوْنَ۔ اے اللہ میری قوم کو معاف فرما کہ یہ لوگ جانتے نہیں۔ یا رسول اللہ
 میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کی عمر شریف کے بہت تھوڑے سے حصے میں
 اتنا بڑا مجمع آپ پر ایمان لایا کہ حضرت نوح (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کی طویل
 عمر ایک ہزار سال میں اتنے لوگ مسلمان نہ ہوئے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ایک
 لاکھ چوبیس ہزار تو صحابہ کرام علیہم الرضوان موجود تھے اور جو لوگ غائبانہ مسلمان ہوئے
 حاضر نہ ہو سکے ان کی تعداد تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے آپ پر ایمان لانے والوں
 کی تعداد بہت زیادہ سے زیادہ ہے۔ بخاری کی مشہور حدیث عرضت علی الاحم میں
 ہے۔ رَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاَفْقُ كَحَضْرَا قَدْسٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نے اپنی امت کو اتنی کثیر تعداد میں دیکھا کہ جس نے سارے جہان کو گھیر رکھا اور حضرت
 نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے والے بہت تھوڑے ہیں (قرآن
 مجید میں ہے وَمَا اَمَتْ مَعَهُ اِلَّا قَلِيْلٌ) یا رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان!
 اگر آپ اپنے ہم جنسوں ہی کے ساتھ نشت و بوجواست فرماتے تو آپ ہمارے

پاس کبھی نہ بیٹھتے اور اگر نکاح نہ کرتے مگر اپنے ہی ہم مرتبہ سے تو ہمارے میں سے کسی کے ساتھ بھی آپ کا نکاح نہ ہو سکتا تھا اور اگر آپ اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے مگر اپنے ہی ہم مصروں کو تو ہم میں سے کسی کو اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے۔ بیشک آپ نے ہمیں اپنے پاس بٹھایا۔ ہماری عورتوں سے نکاح کیا ہمیں اپنے ساتھ کھانا کھلایا بالوں کے کپڑے پہنے۔ گدھے پر سواری فرمائی اور اپنے پیچھے دوسرے کو بٹھایا اور زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا کھایا اور کھانے کے بعد اپنی انگلیوں کو چاٹا، اور یہ امور آپ نے تواضع کے طور پر اختیار فرمائے صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالیٰ ہی آپ پر درود و سلام بھیجے۔

(اجیاء العلوم جلد اول ص ۳۱)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

غرضیکہ کثرت درود شریف سے انسان اس بلند مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے کہ جہاں بڑا عالم عامل جو کثرت درود پاک کا وظیفہ نہیں رکھتا نہیں پہنچ سکتا۔ قطب ربانی و عارف صمدانی سید عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ نور الدین شونی قدس سرہ کے زمانہ میں ایک بزرگ تھے جو علم و عمل کے اعتبار سے آپ سے زیادہ تھے مگر وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نہیں بھیجتے تھے اور ہمارے شیخ اپنے آقا و مولیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت درود شریف بھیجتے تھے چنانچہ وہ بزرگ باوجود کثرت علم و عمل کے ہمارے شیخ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکے۔ کثرت درود شریف کی وجہ سے تمام علماء اور مجذوب ہمارے شیخ سے محبت و پیار کرتے تھے اور آپ کی تمام حاجتیں پوری ہوتی تھیں۔

(لواقح الانوار ص ۲۸۵)

کعبے کے بدرالدرجے تم پر کروڑوں درود	طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پر کروڑوں درود
شافع روز جزا تم پر کروڑوں درود	دافع جملہ بلا تم پر کروڑوں درود
جان و دل اصفیا تم پر کروڑوں درود	آب و گل انبیا تم پر کروڑوں درود
ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب	نام ہوا مصطفیٰ تم پر کروڑوں درود

وہ شب معراج راج وہ صف محشر کاتاج
 تم سے کھلا باب جو دم سے ہے سب کا وجود
 تم سے خدا کا ظہور اس سے تمہارا ظہور
 خلق تمہاری جمیل، خلق تمہارا جلیل
 طیبہ کے ماہ تمام جملہ رسل کے امام
 تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروڑوں سلام
 تم ہو جو آدو و کریم تم ہو روف و رحیم
 خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
 نافع و دافع ہو تم شافع و رافع ہو تم
 مظہر حق ہو تمہیں مظہر حق ہو تمہیں
 بر سے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن
 گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غفور
 آس ہے نہ کوئی پاس ایک تمہاری ہے آس
 دل کرو ٹھنڈا مرادہ کف پا چاند سا
 جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب پر حرام
 ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
 کام غضب کے کئے اس پہ ہے سرکار سے
 آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیا دیکھئے

کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروڑوں درود
 تم سے سب کی بقا تم پہ کروڑوں درود
 لحد ہے یہ وہ این ہوا تم پہ کروڑوں درود
 خلق تمہاری گدا تم پہ کروڑوں درود
 نوشتہ ملک خدا تم پہ کروڑوں درود
 تم پہ کروڑوں ثنا تم پہ کروڑوں درود
 بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود
 تم سے ملا جو ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود
 تم سے بس افزوں خدا تم پہ کروڑوں درود
 تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروڑوں درود
 ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروڑوں درود
 بخش جرم خطا تم پہ کروڑوں درود
 بس ہے یہی اکسر تم پہ کروڑوں درود
 سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود
 ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروڑوں درود
 کوئی کمی سرور تم پہ کروڑوں درود
 بندوں کو چشم جفا تم پہ کروڑوں درود
 جلوہ قریب آگیا تم پہ کروڑوں درود

کام وہ لیجئے تم کو جو راضی کر لے

ٹھیک ہے نام رضا تم پہ کروڑوں درود

دوسری فصل درود شریف کے فوائد ہیں

درود شریف کے فوائد تو بے شمار ہیں۔ مگر اس کتاب میں چالیس

فائدے ذکر کے سبب سے گئے۔ اللہ کریم قبول فرمائے۔ آمین

پہلا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے۔ دوسرا۔ اللہ تعالیٰ کی صلوة کی موافقت ہوتی ہے۔ اگرچہ دونوں کی صلوة میں فرق ہے۔ اس لئے

ہمارہی صلوة و دعا و سوال ہے اور اللہ تعالیٰ کی صلوة ثنا و انعام ہے جس کی تصریح مقدمہ میں ہو چکی ہے۔ تیسرا فائدہ ملائکہ کی صلوة کی موافقت ہوتی ہے۔ چوتھا۔ ایک مرتبہ پڑھنے سے دس مرتبہ خدا کی صلوة پڑھنے والے پر نازل ہوتی ہے۔ پانچواں پڑھنے والے کو دس درجے ثواب و فضیلت کے عطا ہوتے ہیں۔ چھٹا۔ دس نیکیاں ایک بار پڑھنے کے اعمال میں بڑھائی جاتی ہیں۔ ساتواں۔ ایک بار پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے

ہیں۔ آٹھواں۔ اگر دعا سے پہلے پڑھ لیا جائے تو دعا کی قبولیت کا باعث ہے۔ اس لئے بغیر صلوة دعا آسمان و زمین کے درمیان روکی جاتی ہے جیسا کہ مقام صلوة میں مذکور ہوگا۔ نواں۔ اس کا ورد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کا باعث ہے۔ خواہ اس کو دعائے وسیلہ کے ساتھ ضم کر لیا جائے یا تنہا پڑھا جائے جیسا کہ حدیث روایع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے۔ دسواں۔ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے

گیارہواں۔ انسان کو افراتو آلام سے نجات دلانے کا باعث ہے۔ بارہواں۔ قیامت کے روز محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حصول قربت کا سبب ہے تیرہواں۔ مفلس و غریب انسان کے لئے اس کا پڑھنا صدقے کا قائم مقام ہے۔ چودھواں۔ دنیاوی

حاجتیں اس کے ورد سے پوری ہوتی ہیں۔ پندرہواں۔ پڑھنے والوں پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی صلوة واقع ہونے کا سبب ہے۔ سولھواں۔ درد و خون کے لئے زکاة و

طہارت ہے۔ سترہواں۔ انسان کے لئے اس کا وظیفہ قبل موت جنت کی بشارت ہے۔ اٹھارواں۔ اہوال قیامت سے محفوظ رہنے کا باعث ہے۔ انیسواں۔ رحمتہ للعالمین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلوة و سلام پڑھنے والوں پر رد صلوة و سلام اجواب دینا فرماتے ہیں۔ بیسواں۔ اس کا پڑھنا فقر و فاقہ کے دور کرنے کا سبب ہوتا ہے۔

حکایت بلخ شہر میں ایک شخص تھا جو بہت زیا مالدار تھا۔ اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کے

دو بیٹے تھے۔ میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہو گیا۔ لیکن ترکہ میں تین مبارک بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موجود تھے۔ ایک ایک دونوں نے لے لیا۔ تیسرے بال کے متعلق بڑے بھائی نے کہا کہ اس کو آدھا آدھا کر لیں۔ چھوٹے بھائی نے کہا کہ ہرگز نہیں۔ خدا کی قسم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا موٹے مبارک نہیں کاٹا جاسکتا۔ بڑے بھائی نے کہا تو اس پر راضی ہے کہ یہ تینوں موٹے مبارک تو لے لے اور یہ سارا مال مجھے دیدے۔ چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہو گیا۔ بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے بھائی نے یہ تینوں موٹے مبارک لے لئے۔ حضور اہی زمانہ گزرا تھا کہ بڑے بھائی کا مال ختم ہو گیا اور چھوٹا بھائی مالدار ہو گیا تو بڑے بھائی نے محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ اور سرکار سے اپنے فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ رحمت العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "محروم تو نے میرے بالوں میں بے رغبتی کی اور تیرے چھوٹے بھائی نے ان کو لے لیا۔ اور وہ جب ان کو دیکھتا ہے تو وہ مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ اللہ کریم نے اس کو دنیا و آخرت میں سعید بنا دیا ہے۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو اگر چھوٹے بھائی کے خادموں میں داخل ہو گیا۔ انزہتہ المجالس ص ۹۳ جلد دوم

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
 عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرًا لِّخَلْقِكَ كُلِّهِمْ
 اکیسواں درود شریف کے ورد سے انسان کو بھولی ہوئی بات یاد آجاتی ہے۔ بائیسواں درود کا پڑھنا مجلس کو پاک کر دینے کا باعث۔ اور جس مجلس میں پڑھا جائے گا قیامت کے روز اس مجلس والے لوگ حسرت سے بچیں گے۔ تیسواں ۲۳۔ آپ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذکر کے وقت جو شخص پڑھے تو وہ رغم الفت رحل کی بددعا سے جو ایسے موقع پر نہ پڑھنے والے کے لئے آپ نے فرمائی محفوظ رہتا ہے۔ چوبیسواں ۲۴۔ آپ کے ذکر کے وقت اگر پڑھا جائے تو پڑھنے والوں کو بخل کی صفت مذمومہ سے بچاتا ہے۔ پچیسواں ۲۵۔ اپنے پڑھنے والوں کو جنت کے راستہ پر لگا دیتا ہے۔ چھبیسواں ۲۶۔ کسی مجلس میں اس کے نہ پڑھنے اور خدا کا ذکر نہ کرنے سے جو گندگی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ وہ درود شریف کے

پڑھنے سے پیدا نہیں ہوتی۔ تیسواں^{۲۷} جس کلام کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے ہو
 درود شریف اس کی تکمیل خیر پر ہونے کا باعث ہے۔ اٹھائیسواں^{۲۸} اپنے پڑھنے
 والوں کے لئے قطع پل صراط کے وقت کثرت نور کا باعث ہے۔ انیسواں^{۲۹} اس کا درود
 انسان کو جفا علی رسول اللہ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بے وفائی) سے بچاتا ہے۔
 تیسواں^{۳۰} درود خواہ پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے اچھی تعریف کی جانے کا باعث ہے
 اس لئے کہ درود خواہ کی یہ اشد دعا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی اچھی اور بہتر
 ثنا فرما کر آپ کا اکرام و وقار زیادہ کرے اور چونکہ فائدہ مسلمہ ہے کہ جزا ہمیشہ جنس عمل
 سے ہوتی ہے۔ لہذا مصلیٰ و مستدعی بھی اسی بہتر ثنا کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اکتیسواں^{۳۱}
 اس کا وظیفہ درود خواہ کی ذات اور عمر و عمل میں برکت کا باعث ہے۔ اس لئے کہ وہ
 اپنے آقا و مولا کے لئے اور آپ کی آل کے لئے برکت کی دعا کرتا ہے اور یہ دعا ہمیشہ
 مقبول ہوتی ہے تو قاعدہ مذکورہ کے مطابق اس کو بھی اسی جنس سے جزا ملتی ہے۔
 تیسواں^{۳۲} اللہ تعالیٰ کی رحمت پڑھنے والے پر نازل ہونے کا باعث ہے۔ تینتیسواں^{۳۳}
 اس کا پڑھنا سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی محبت کے دوام و رسوخ و زیارت کا باعث
 ہے جو درحقیقت ایسی چیز ہے کہ بغیر اس کے انسان کا ایمان کامل نہیں ہوتا۔ محبوب کا ذکر
 زبان پر اور یاد دل میں جس قدر زیادہ ہوگی اتنا ہی اس کا شوق بڑھے گا اور جتنا
 شوق بڑھے گا اتنی ہی زبان اس کی مدح و ثنا اور ذکر میں مشغول رہے گی۔ گویا یہ
 دونوں باتیں ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ کسی محب کی آنکھ اور دل کیلئے
 محبوب کی رویت اور اس کے ذکر و فکر سے زیادہ کوئی دوسری چیز محبوب نہیں ہے
 اور جس کا نتیجہ یہ ہے کہ محب کو محبوب کے سوانہ تو کچھ یاد رہتا ہے اور نہ نظر آتا ہے۔ دل و
 جگر جسم و جان چشم و زبان سب اسی کے ہو جاتے ہیں۔ عجب دیکھتا ہوں ادھر تو ہی
 تو ہے۔ کا عالم نظر آتا ہے اور جب یہ حالت ہوگی تو لا محالہ محبوب کا ذکر بھی ہر وقت
 محب کی زبان پر جاری رہے گا۔ مثل مشہور ہے مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِهِ
 یعنی جو شخص کسی چیز کو درست رکھتا ہے تو اکثر اس کا ذکر جاری رکھتا ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

سینتیسواں۔ درود شریف کا پڑھنا درود خواں کی ہدایت و حیات قلب کا باعث ہے۔ جس قدر درود شریف کی کثرت کی جائے گی۔ اتنی ہی قلب پر آپ کی محبت غالب ہوگی جتنی آپ کی محبت غالب ہوگی اسی قدر آپ کے اوامر و نواہی آپ کی رسالت و صداقت اور حقانیت دل میں مستحکم ہوتی جائے گی حتیٰ کہ کوئی طاقت کوئی کوشش اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ ڈال سکے گی۔ اس استیلائے محبت کی وجہ سے درود خواں جس قدر ان امور کے مطالعہ میں سعی و اہتمام کرے گا۔ اسی قدر علوم دین کی باریکیاں انواع و فلاح و ہدایت کے امور اس پر منکشف ہوتے جائیں گے اور پھر جتنی بصیرت و معرفت زیادہ ہوتی جائیگی اتنی ہی جذبات و صداقت و حقانیت سے مغلوب ہو کر وہ درود صلوٰۃ سے نثر زبان رہے گا الحمد للہ رب العالمین چھتیسواں۔ درود شریف پڑھنے کا ذکر سید العالمین محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور کیا جاتا ہے جیسا کہ آگے آئے گا۔ کسی امتی کے واسطے اس سے زیادہ اور کیا کرامت ہوگی کہ اس کا ذکر خیر دربار رسالت میں کیا جائے سینتیسواں۔ درود شریف پلصراط پر ثابت قدم رہنے اور وہاں سے بخریت گزر جانے کا سبب ہے۔ اڑتیسواں۔ اگرچہ آپ کے انعامات و احسانات اس قدر امت پر ہیں کہ ان سے عہدہ برآ ہونا امت کے لئے قطعی ناممکن ہے۔ لیکن درود شریف پڑھنے میں پھر بھی کچھ نہ کچھ ادائیگی شکر و سپاس نعمت منصور ہے۔ اللہ کیلیم کا یہ بہت بڑا انعام ہے کہ وہ اپنے محبوب کے احسانات کثیرہ کے مقابلے میں بندوں کی اتنی سی شکر گزاری کو قبول فرمالتا ہے۔ اثنالیسواں۔ درود شریف ایمان کامل ہے۔ اس لئے کہ اس میں وجود رب اور اس کے علم و قدرت و ارادہ و صفات و کلام و ارسال رسول اور صداقت رسول کا اقرار ہے۔ بلاشبہ یہ امور اصول ایمان ہیں۔ چالیسواں۔ درود شریف کی برکت سے رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار مبارک ہوتا ہے جو کہ ایک عظیم دولت ہے۔

۷ یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

غرضیکہ درود شریف کے فوائد اتنے کثیر ہیں کہ گفتنی میں نہیں آسکتے۔ ان کو ایک

حکایت پر ختم کرتا ہوں۔

محمد بن سلیمان الجزولی۔ سملانی رحمۃ اللہ علیہ جو دلائل خیرات کے مصنف

حکایت

ہیں۔ آپ خدا کی عبادت کے لئے سچودہ برس تک حجرہ میں رہے۔ پھر لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے باہر نکلے۔ اور مریدوں کی تربیت فرمائی شروع کر دی۔ آپ کے ہاتھ پر بہت بڑی مخلوق نے توبہ کی۔ اور آپ کا ذکر آفاق عالم میں شہرت حاصل کر گیا۔ آپ سے بڑے بڑے خرق عادات اور بڑی بڑی کرامتیں اور بڑے بڑے عظیم الشان فضائل ظاہر ہوئے۔ آپ کے مرید بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ تھے جنہوں نے حسب مراتب بڑے بڑے مراتب حاصل کئے۔ آخر حضرت نے اس دارنایاں سے انتقال فرمایا۔ آپ کو بلا وسوس کی مسجد کے وسط میں اسی لئے بنائی گئی تھی، دفن کیا گیا۔ آپ کے وصال کے ستر سال بعد آپ کی نعش مبارک کو مراکش میں نقل کیا تو آپ کو ایسا ہی پایا گیا جیسے دفن کئے گئے تھے۔ آپ کے حالات میں زمین نے کوئی اثر اور طول زمانے نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ سر اور ڈھار بھی مبارک کے بالوں میں خط بنوانے کا نشان ایسا ہی تازہ تھا۔ جیسا انتقال کے وقت تھا۔ کیونکہ انتقال کے روز آپ نے خط بنوایا تھا اور کسی شخص نے آپ کے چہرہ پر انگلی رکھ کر چلائی۔ تو اس کے نیچے سے خون بہنے لگا۔ جیب انگلی اٹھائی تو خون لوٹ آیا۔ جیسے زندہ آدمی میں ہوتا ہے۔ آپ کا مزار مراکش میں ہے۔ قبر شریف پر بہت عظمت برستی ہے اور لوگوں کے کھٹھ کے کھٹھ بندھے رہتے ہیں اور مزار شریف پر دلائل الخیرات بکثرت پڑھتے ہیں اور یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ محبوب کبریٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنے کی وجہ سے آپ کی قبر سے کستوری کی خوشبو آتی ہے

(مطالع المسرات ص ۱۱)

علامہ یوسف بن اسماعیل نہمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دلائل الخیرات کے لکھنے کا سبب یہ ہوا کہ اس کے مؤلف امام محمد بن سلیمان جزولی پر ایک دفعہ نماز کا وقت آیا۔ تو آپ کے پاس کوئی ایسی چیز نہ تھی جس سے کستوری کی خوشبو آتی ہے۔ آپ

اسی فکر میں تھے کہ ایک بچی نے ایک بالائے خانہ سے دیکھا اور پوچھا آپ کون ہیں۔ آپ نے اپنا حال بیان فرمایا تو اس نے کہا کہ آپ تو وہ ہیں کہ آپ کی نیکی کے تذکرے بیان کئے جاتے ہیں اور پھر بھی حیران ہیں کہ کنویں سے کس طرح پانی نکالیں بچی نے کنویں میں ٹھوک دیا۔ تو کنویں کا پانی زمین کے اوپر ابل پڑا۔ شیخ نے صنو سے فارغ ہونے کے بعد اس سے فرمایا۔ تم کو خدا قسم یہ بتاؤ کہ تم نے یہ مرتبہ کیسے حاصل کیا۔ اس نے عرض کیا۔ اس ذات پاک پر کثرت درود شریف پڑھنے سے جو چھٹیل میدان میں چلے تھے تو وحشی جانور آپ کے دامن کی پناہ لیتے تھے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تو آپ نے قسم کھائی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درود شریف کے بارے میں ایک کتاب تصنیف کروں گا۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۵۵)

تیسری فصل تارکِ درود شریف کی مذمت میں

محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر شریف کے وقت درود شریف نہ پڑھنا بڑی بد نصیبی ہے اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت سخت وعیدیں بیان فرمائی ہیں۔ جو حسب ذیل لکھی جاتی ہیں۔

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم حاضر ہو گئے جب آپ پہلے درجہ پر چڑھے تو فرمایا آمین پھر دوسرے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین جب آپ (خطبہ سے فارغ ہو کر) نیچے اتارے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آج آپ

۱۔ عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احضروا المنبر فحضرنا فلما ارتقی درجۃ قال آمین ثم ارتقی الثانیۃ فقال آمین ثم ارتقی الثالثۃ فقال آمین فلما نزل قلنا یا رسول اللہ قد سمعنا منک الیوم

سے ایسی بات سنی ہے جو پہلے کبھی نہیں سنی۔
 آپ نے فرمایا بیشک جبریل علیہ السلام امیر کے
 سامنے حاضر ہوئے تھے جب پہلے درجہ پر
 میں نے قدم رکھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو
 وہ شخص جس نے رمضان مبارک پایا پھر بھی
 اسکی مغفرت نہ ہوتی میں نے کہا آمین جب میں
 دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ
 شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور
 وہ آپ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین جب
 میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین

یا ان میں کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں میں نے کہا آمین۔

نوٹ :- لفظ بَعْدَ بکسر عین ہو تو معنی ہلاک ہو اور بَعْدَ بضم عین ہو معنی مغفرت سے
 دور ہو یا جنت سے دور ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا کہ خاک آلود ہونا اس شخص کا یعنی ذلیل
 ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود
 نہ پڑھے اور خاک آلود ہونا اس شخص کا جس
 پر رمضان کا مہینہ آکر گزر جائے اور اسکے گناہ
 معاف نہ کئے جائیں اور خاک آلود ہونا اس
 شخص جس کے سامنے اسکے ماں باپ یا ایک انکا پڑھا
 ہو جائے اور وہ اس کو جنت داخل نہ کرائیں۔

یعنی ان کی رضامندی حاصل نہ کر سکے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ فَقَالَ إِنَّ جِبْرِيْلَ
 عَرَضَ بِي فَقَالَ بَعْدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ
 فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ قُلْتُ أَمِيْنٌ فَلَمَّا
 رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بَعْدَ مَنْ ذَكَرْتُ
 عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ
 أَمِيْنٌ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّلَاثَةَ قَالَ بَعْدَ
 مَنْ أَدْرَكَ الْبُورِيَّةِ الْكَبْرَىٰ أَوْ أَحَدَهُمَا
 فَلَمْ يَدْخُلْهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ أَمِيْنٌ
 رَوَاهُ الْحَاكِمُ - از واجز جلد اول ص ۹۲

۹۲

میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین

یا ان میں کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں میں نے کہا آمین۔

نوٹ :- لفظ بَعْدَ بکسر عین ہو تو معنی ہلاک ہو اور بَعْدَ بضم عین ہو معنی مغفرت سے
 دور ہو یا جنت سے دور ہو۔

۲ - عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذَكَرْتُ
 عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ أَوْ رَغِمَ
 أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ
 ثُمَّ أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ
 أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ الْبُورَاةَ
 الْكَبْرَىٰ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَدْخُلْهُ
 الْجَنَّةَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - (مشکوٰۃ شریف)

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال

بخیل انسان ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو (میرا نام لینے یا سننے کے وقت) مجھ پر درود پڑھنا یاد نہ رہا اس نے جنت کا راستہ بھلا دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگر کسی مجلس میں کوئی گروہ جمع ہوا اور اس نے خدا کا ذکر نہیں کیا اور اپنے نبی پر درود نہ پڑھا تو یہ مجلس ان پر قیامت کے روز ایک وبال ہوگی پھر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور اگر چاہے تو معاف فرما دے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے بغیر چلے جائیں تو وہ مردار کی بدبو سے زیادہ بدبو میں اٹھے ہیں۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ جفا (ظلم) ہے کہ میرا ذکر کسی کے سامنے ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذَكَرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يَصِلْ عَلَيَّ - رواه ترمذی -

(مشکوٰۃ شریف ص ۱)

۳- عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسي الصلوة على خطيئتي طريق الجنة -

رواه ابن ماجه اخصاص كبرى جلد دوم ص ۱۲۵۹

۴- عن ابى هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما جلس قوم مجلسا لم يذكروا الله تعالى فيه ولم يصلوا على نبيهم الا كان عليهم ترة يوم القيمة فان شاء عند ربهم وان شاء عقر لهم - رواه ترمذی (خصائص كبرى ج ۲ ص ۲۵۹)

۵- عن جابر رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم ما جلس قوم مجلسا ثم تفرقوا على غير صلاة على النبي صلى الله عليه وسلم الا تفرقوا على اثنتي من ريح الجنة - شفاء شريف جلد دوم ص ۱۶۳

۶- عن قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من الجفاء ان اذكر عند رجل فلا يصلني على -

(شفاء شريف ج ۲ ص ۲۳)

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں زیادہ کجخوس آدمی کا پتہ نہ بتاؤں۔ انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو اور درود نہ پڑھے وہ سب سے زیادہ کجخیل ہے۔ ویل (خرابی) ہے اس کے لئے جو قیامت میں مجھے نہ دیکھ سکے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ کون شخص آپ کو نہ دیکھ سکے گا۔ فرمایا کجخیل عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کجخیل کون ہے فرمایا کجخیل وہ ہے جو میرا نام سن کر مجھ پر درود نہ بھیجے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا ہو اور مجھ پر درود نہ پڑھے وہ دونوں میں داخل ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ پڑھے تو وہ بلاشک بظاہر بد بخت ہے۔

۷۔ قال رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَجْحَلِ النَّاسِ قَالُوا بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ إِذَا ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَذَلِكَ أَجْحَلُ النَّاسِ (افضل الصلوة ص ۲۵)

۸۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْلٌ لِيَنْ لَا يِرَانِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَمَنْ لَا يِرَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْبُخِيلُ قَالَتْ وَمَنِ الْبُخِيلُ قَالَ الَّذِي لَا يُصَلِّي عَلَيَّ إِذَا سَمِعَ بِاسْمِي. (افضل الصلوة ص ۲۵)

(کشف الغمہ، جلد اول ص ۲۴۲)

۹۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ دَخَلَ النَّارَ. (کشف الغمہ، ج ۱ ص ۲۴۱)

۱۰۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَقَدْ شَقِيَ. (کشف الغمہ، ج ۱ ص ۲۴۱)

(افضل الصلوة ص ۲۴۲)

تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ

فائدہ :- ان مبارک حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم شریف سنا جائے یا خود کہے درود شریف کا پڑھنا ضروری ہے۔ اگر بار بار اسم گرامی

کا ذکر ہو تب بھی مستحب ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا چاہیے۔ اگر محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت درود و سلام نہ بھیجا جائے تو اس سے بڑھ کر اور کوئی بد نصیبی نہیں۔ آخر میں اس کے متعلق ایک حکایت بھی سن لیجئے۔

سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صحرا میں

حکایت

میں تشریف لے گئے۔ وہاں ملاحظہ فرمایا کہ اعرابی نے ایک ہرنی کو پکڑ رکھا ہے۔ ہرنی نے رحمتہ للعالمین کی بارگاہ میں درخواست پیش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایک دفعہ اس شکاری سے چھڑاؤ تاکہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلاؤں اور پھر واپس اس کے پاس لوٹ آؤں گی۔ اگر میں واپس نہ آؤں تو میں اس شخص سے بدتر ہوں گی۔ جو آپ کے ذکر کے وقت آپ پر درود شریف نہیں بھیجتا۔ چنانچہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ضمانت پر اعرابی سے ہرنی کو چھڑا دیا جب ہرنی بچوں کے پاس پہنچی اور سارا قصہ بیان کیا۔ بچوں نے یہ سن کر کہا ہم پر تیرا دودھ حرام ہے۔ جب تک تو رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ضمانت کو پورا نہیں کرتی۔ چنانچہ ہرنی شکاری کے پاس لوٹ آئی۔ تو شکاری محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ معجزہ دیکھ کر اسلام لے آیا۔ اور ہرنی کو آزاد کر دیا۔

(ترجمہ المجلس جلد دوم ص ۱۹۴)

عَلَىٰ حَيْبِكَ خَيْرُ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا

اس میں تین فصلیں ہیں

فصل اول خاص خاص و درود خاص خاص فائدہ

حضرت عبد بن عمر بن ابی ایسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا کہ میں تجھے ایسا ہدیہ دوں جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میں نے کہا ہاں انہوں نے فرمایا کہ تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر درود کن الفاظ میں بھیجا جائے یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلادیا کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجیں آپ نے فرمایا اس طرح درود پڑھا کہ **وَاللّٰهُمَّ صَلِّ سَے اخیرتک** یعنی اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر جیسا کہ آپ نے درود بھیجا حضرت ابراہیم پر اور ان کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات اور

بہترین ہدیہ **عن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ قال لقینی کعب بن عجرۃ فقال الا اهدیٰ لک ہدیۃ سئمتھا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت بلی فاہدہا لی فقال سئلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ کیف الصلوۃ علیکم اهل بیت فان اللہ قد علنا کیف نسلم علیک قال قولوا اللّٰھم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابرہیم و علی ال ابرہیم انک حیدر حیدر اللّٰھم بارک علی محمد و علی ال محمد کما بارکت علی ابرہیم و علی ال ابرہیم**

اِنَّكَ حَبِيْبٌ فَحَبِيْبٌ (رواہ البخاری و بزرگ ہے، اے اللہ برکت نازل فرما محمد
مسلم (مشکوٰۃ شریف ص ۸۶) (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کی آل پر جیسا
برکت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر ان کی آل پر بیشک تو ستوہ صفات
اور بزرگ ہے۔

کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جس کی تمنا یہ نہ ہو سید العالمین
ویدار مصحف کے لئے

مشترف ہو۔ اگرچہ خواب میں دیدار محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سعادت حاصل
ہو یہ شرف و فضل کثرت درود و سلام سے حاصل ہوتا ہے۔ انا سخاوی اور
دوسرے محدثین سے منقول ہے کہ محمد بن سعید بن مطرف رحمۃ اللہ علیہ جو نیک لوگوں
میں سے ایک بزرگ تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو
جب سونے کے وقت بیٹتا تو ایک مقدار معین درود شریف کی پڑھا کرتا تھا ایک
رات کو میں اپنے بالاخانہ پر اپنا وظیفہ درود شریف کا پورا کر کے سو گیا تو امام الانبیاء
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی، میں نے دیکھا کہ رحمۃ اللعالمین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالاخانہ (چبارہ) کے دروازہ سے اندر تشریف لائے سرکار
کی تشریف آوری سے سارا بالاخانہ یکدم روشن ہو گیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ذرا اپنے اس منہ کو آگے کر
جس سے تو بکثرت درود پڑھتا ہے تاکہ میں اس کو چوموں۔ مجھے اس سے شرم آئی
کہ آپ کے دہن مبارک کی طرف منہ کروں۔ میں نے ادھر سے اپنا منہ پھیر لیا۔
تو رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے رخسارے پر بوسہ دیا۔ گھبراہٹ
میں میری آنکھ کھل گئی۔ میری اس گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس پڑھی
ہوئی تھی۔ اس کی بھی آنکھ کھل گئی۔ تو سارا بالاخانہ مشک کی خوشبو سے ہمک رہا
نھا اور مشک کی خوشبو میرے رخسارے سے کئی روز تک آتی رہی۔ (جذب القلوب ص ۲۲۹)

(مطالع المسرات ص ۵۵)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ جو شخص با وضو درود شریف کو کثرت سے پڑھتا ہے تو سیدالکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوگی۔ وہ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَسَلِّمْ كَمَا تَحِبُّ وَتَرْضٰى لَكَ اور فرماتے ہیں جو ہمیشہ یہ درود شریف پڑھتا رہے تو بھی سعادت حاصل ہوگی۔ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِهِ فِي الرَّجْسَادِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى قَبْرِهِ فِي الْقَبُوْرِ اور مفاخر اسلام سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن ہر بار اس صیغہ سے درود پاک پڑھے گا تو محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے خواب میں مشرف ہوگا۔ یا اپنا ٹھکانا بہشت میں دیکھے گا۔ اگر یہ سعادت حاصل نہ ہو تو اس کو پانچ جمعہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیدار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سعادت حاصل ہوگی۔ وہ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ صَلِّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلِّمْ اور جو شخص شب جمعہ دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد گیارہ دفعہ آیت الکرسی اور گیارہ دفعہ قل هو اللہ احد اور سلام کے بعد سو دفعہ یہ درود شریف پڑھے تو انشاء اللہ تین جمعے نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی۔ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهِ وَسَلِّمْ اور یہ بھی روایت ہے کہ جو شخص جمعہ کی رات دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد پچیس دفعہ قل هو اللہ احد پڑھے اور سلام کے بعد یہ درود شریف ہزار دفعہ پڑھے تو دولت دیدار مبارک نصیب ہو وہ درود شریف یہ ہے صَلِّ اللّٰهُ عَلٰى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ اور حضرت سعید بن عطار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جو شخص پاکیزہ کھونے پر سوئے اور سوتے وقت یہ دعا پڑھے اور دامن ہاتھ کا سر ہانہ بنا کر سو جائے تو زیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہو وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ

أَنْ تَرِيَنِي فِي مَنَامِي وَجِبَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا
تَقَرُّ بِهَا عَيْنِي وَتَشْرَحُ بِهَا صَدْرِي وَتَجْمَعُ بِهَا شَيْبِي وَتَفْرِّجُ بِهَا
كُرْبَتِي وَتَجْمَعُ بِهَا بَيْتِي وَبَيْتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدَّجَاتِ الْعُلْيَا ثُمَّ
لَا تَفْرُقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَبَدًا يَا رَحْمَنُ الرَّاحِمِينَ هـ محدث دہلوی
قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اگر اس دعا سے پہلے درود شریف پڑھ لے تو مقصود کامل طور
پر حاصل ہوگا۔ (جذب القلوب ص ۲۶، ۲۶۱)

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ولایت شام سے ایک شخص دربار رسالت
میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا باپ بہت پوڑھا ہو چکا ہے۔ وہ اس
بات کو دوست رکھتا ہے کہ حضور کی زیارت کرے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے میرے
پاس لے آؤ۔ اُس شخص نے عرض کیا کہ وہ اندھ ہے آہنیں سکتا۔ حضور اقدس صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کہہ دو کہ وہ سات راتیں صلی اللہ علی محمد پڑھے، تو
خواب میں میری زیارت کر سکے گا، اور مجھ سے حدیث روایت کرے گا۔ چنانچہ اس
نے ایسا ہی کیا تو اس نے خواب میں دولت زیارت سے شرف حاصل کیا اور آپ
سے حدیث روایت کرتا تھا۔ (افضل الصلوات ص ۶۴)

حضرت علامہ سید احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ اپنے اس مجموعہ میں فرماتے ہیں
جس میں تمام درودوں کو جمع کیا ہے کہ یہ درود شریف محبوب رب العالمین کی زیارت
کے لئے مجرب ہے وہ یہ ہے۔ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْجَابِعِ
لِاسْرَارِكَ وَالذَّالِ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ ہر روز ہزار
مرتبہ پڑھے۔ قطب ربانی سیدی عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب
غنیۃ الطالبین میں یہ حدیث بیان فرمائی کہ امام الانبیاء حضرت احمد مجتبیٰ محمد
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی رات دو رکعت نماز
پڑھے۔ ہر رکعت میں الحمد اور آیتہ الکرسی ایک بار اور قل هو اللہ احد پندرہ بار
پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔

تو لگے جمعہ سے پہلے میری زیارت کرے گا اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس کے لئے جنت ہے اور اس کے لگے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(افضل الصلوٰۃ ص ۶۷، غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۱۸۵)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى جِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

حضرات مسلمین! درود شریف وہ وظیفہ ہے جو ہر قسم کی سختی اور مشکلات کو دور کرتا ہے۔

بحری طوفان سے بچاؤ کے لئے

فقیر جب مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے سفر میں تھا۔ اس سفر میں بے حد مشکلات پیش آتی ہیں۔ حجاج حضرت اس بات کو خوب جانتے ہیں۔ مگر فقیر کو جب بھی کسی مشکل امر کا سامنا ہوا تو اپنے آقا و مولا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت درود شریف بھیجنا شروع کر دیا۔ اس کی برکت سے میری مشکلات حل ہو جاتی تھیں۔ جاتے وقت ہم سمندری جہاز میں سفر کر رہے تھے تو آدھی رات کے قریب طوفان آگیا۔ جس سے جہاز چکولے کھانے لگا۔ مسافر یہ دیکھ کر گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ اب خیر نہیں ہے تو فقیر نے تازہ و صنوکیا اور وہ درود شریف پڑھا۔ جس کا ذکر ابھی آ رہا ہے۔ اب کیا تھا طوفان اور تیز ہوا تھم گئی اور ہم سلامتی سے جدہ کی بندرگاہ پر پہنچ گئے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ جب ہم زیارت کعبہ معظمہ اور گنبد خضریٰ سے فارغ ہو کر جدہ شریف آئے۔ دوسرے دن جہاز پر سوار ہونا تھا اور ہمارا جہاز عابدناحی تھا جو بہت چھوٹا جہاز ہے۔ اس میں صحیح سیٹیں گیارہ سو کے قریب ہیں۔ مگر جہازوں کی کمی کی وجہ سے حکومت پاکستان نے مقررہ مقدار سے تین گنا زیادہ سواریاں سوار کرا دیں۔ حالت یہ تھی کہ بہت سے حاجی حضرات کو بیٹھنے کی جگہ نہیں ملتی۔ وہ کھڑے سفر کر رہے تھے اور میں بھی ان ہی میں تھا۔ میں نے درود شریف کا درود شروع کر دیا۔ تھوڑی مقدار ہی پڑھی ہوگی کہ ایک حاجی صاحب نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا اور کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کھڑے سفر کر رہے ہیں اور سخت تکلیف میں ہیں اور کہنے لگے کہ میرے ساتھ میری والدہ اور بیوی بھی ہے۔ ہم نے جہاز کے

اندر تین سیٹیں لی ہوئی ہیں اور تین ہی یہاں چھت پر ہیں۔ لہذا آپ بمعہ اپنی بیوی کے میری دو جگہ پر آجائیں۔ چنانچہ مجھے بیٹھنے، سونے کے لئے بمعہ اپنی بیوی کے کھلی جگہ مل گئی۔

یہ ہے درود شریف کی برکت۔ اسی طرح ایک دفعہ فقیر کے گھر چوری ہو گئی اور چوروں کا سراغ نہیں مل رہا تھا۔ فقیر نے وہ درود شریف جس کا ذکر ابھی آ رہا ہے سوتا مرتبہ سوتے وقت پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ نھوڑے ہی دن گزرے کہ چوری کا پتہ چل گیا اور چور گرفتار ہو گئے اور فقیر کو اپنا تمام سامان واپس مل گیا۔ الحمد للہ رب العالمین اب ایک عارف کی کہانی بھی سماع فرمائیے۔ فرماتے ہیں کہ میں ایک سمندری جہاز میں سفر کر رہا تھا کہ سخت طوفان آ گیا۔ ہم نے سمجھ لیا تھا کہ بس اب ہم سمندر میں غرق ہو جائیں گے۔ اسی اثنا میں مجھے نیند آ گئی اور میں سو گیا (مگر نجات بیدار ہو گیا) مجھے خواب میں محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مسافروں کو کہہ دو کہ یہ درود شریف پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلٰى الدَّرَجَاتِ وَتَبَلِّغُنَا بِهَا اَنْصَحَ الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔

بزرگ فرماتے ہیں کہ جب میں بیدار ہوا تو ہم نے یہ درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ اب کیا تھا کہ ہوا ٹھم گئی اور ہمیں سکون حاصل ہو گیا۔ سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھا کرو۔ اس سے تمہاری مشکلات حل ہوں گی اور سختیاں دور ہو جائیں گی۔ انزبہ المجالس جلد دوم ص ۱۹۲

يَا رِبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى جَبِيْلِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

حضرت شیخ احمد محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف دفع کرب و بلا کے لئے

ہے۔ وہ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النُّوْرِ الذِّي

وَسِرِّ السَّارِي فِي سَائِرِ الْأَسْمَاعِ وَالصَّفَاتِ - (افضل الصلوة ص ۱۱۴)

سعادت واپس کے لئے | استاذ سید احمد دولان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف ہمیشہ کے لئے ہر جمعہ

مبارک کو ہزار بار پڑھے تو سعادت واپس حاصل ہو اس درود شریف کا نام بھی صلا السعادة ہے وہ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَاوَامِ فَلَاحِ اللّٰهِ - (افضل الصلوة ص ۱۵)

دنیا و آخرت کی نعمتوں کے لئے | سیدی احمد سامی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ جو یہ درود شریف پڑھے جس کا نام

صلاة الانعام ہے تو پڑھنے والا دنیا و آخرت کی نعمتوں سے بہرہ ور ہو وہ درود پاک یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِ عَدَدَ الْغَامِ اللّٰهِ وَانصَالِهِ - (افضل الصلوة ص ۱۵)

دفع غم و اندوہ کے لئے | حضرت ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشاخر سے نقل کرتے ہیں کہ دمشق کے مفتی علامہ عابد آفندی جو ایک

بزرگ ہستی تھے ان کو دمشق کے بعض وزراء نے گرفتار کرنے کا ارادہ کیا تو مفتی صاحب نے رات بڑی بے قراری میں گزاری اور خواب میں سیدنا احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی اور ان کو اپنے ایک درود شریف تعلیم فرمایا کہ اس کے پڑھنے سے اللہ کریم سب رنج و غم دور فرمادے گا۔ چنانچہ وہ بیدار

ہوئے اور درود شریف پڑھا تو اللہ تعالیٰ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے سب رنج و غم دور فرمادے وہ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَدْفِئُكَ جِبَلْتِیْ اَدْرِ كُنِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - اسی طرح ابن عابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب دمشق میں ایک فتنہ عظیم کھڑا ہوا تو میں نے اس درود شریف کو پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی دو سو مرتبہ بھی نہیں پڑھا تھا کہ میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے خبر دی کہ فتنہ ختم ہو

گیا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۱۵۲، ۱۵۵)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

کشف العلوم کے لئے | شیخ عارف محمد حنفی آفندی نازلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے مدینہ منورہ کے مدرسہ محمودیہ میں ۱۲۰۱ ہجری کو

میرے شیخ مصطفیٰ ہندی قدس سرہ نے اس درود شریف (جس کا ذکر آ رہا ہے) کی اجازت مرحمت فرمائی جبکہ میں نے ان سے درخواست کی تھی کہ مجھے کوئی ایسا وظیفہ عنایت فرمائیں جس کے پڑھنے سے کشف علوم ہو۔ اور تقرب بارگاہ الہی حاصل ہو اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رابطہ قائم ہو۔ تو انہوں نے آیت الکرسی اور اس درود شریف کو پڑھنے کے لئے فرمایا۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ اگر تو اس کے پڑھنے پر مدد کرے گا تو علم و اسرار بلا واسطہ پیدا لیں والاخریں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل کرے گا۔ اور یہ بھی فرمایا یہ مجرب ہے اس کا تجربہ فلاں فلاں بزرگوں نے کیا ہے۔ بہت سے حضرات کے نام گئے۔ وہ درود شریف ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفْسٍ بَعْدَ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّدَكَ (افضل الصلوٰۃ ص ۱۶۲) پھر پانچویں باب میں فقیر جبکہ درود شریف صیغے کرے گا۔ ان کے ساتھ مزید خواص بیان کرے گا۔

ان واقعات کثیرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ درود شریف کا فائدہ خود درود فائدہ کا پڑھنے والے کو ہوتا ہے نہ کہ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیونکہ ہم درود پڑھیں نہ پڑھیں ہر کار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مراتب و درجات یوں "فیوما" پڑھتے جا رہے ہیں جیسا کہ تسبیح و تہلیل کے پڑھنے سے خود پڑھنے والے کو فائدہ پہنچتا ہے۔ کیونکہ ہماری تسبیح وغیرہ کا رب العالمین محتاج نہیں ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک جاہل جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہلاتا تھا کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو کوئی فائدہ کیا پہنچا سکتے ہیں جبکہ آپ ہمارے درود کے محتاج ہیں۔ اسی لئے تو مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ تم آپ پر درود پڑھو۔ میں نے اس کے اس کلمہ

ملعونہ پر لاجول ولاقوة الا باللہ العلیٰ العظیم پڑھا۔ اور اس سے پوچھا کہ حضرت یہ فرمادے
 کہ اللہ تعالیٰ ہم کو حکم دیتا ہے کہ تم میری تشبیح پڑھو۔ کیا اس کا فائدہ اللہ جل شانہ کو ہوتا
 ہے یا کہ ہم کو۔ اگر کہو کہ اللہ رب العزت جل و علا کو ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ وہ ہماری
 تشبیح کی محتاج ہے اور یہ کہنا کفر صریح ہے کیونکہ وہ کسی کا کسی شئی میں بھی محتاج نہیں۔ اگر یہ
 کہو کہ نہیں تشبیح کے پڑھنے والے کو ہوتا ہے تو اسی درود شریف پڑھنے کا فائدہ خود پڑھنے
 والے کو ہوتا ہے۔ نہ کہ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو۔ مگر بد عقیدگی کا کوئی علاج
 نہیں۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ درود شریف کے پڑھنے سے محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ
 وسلم کو مسرت حاصل ہوتی ہے اور آپ درود شریف پڑھنے والے پر خوش ضرور ہوتے
 ہیں۔ اب ذرا عاشقان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عقیدہ بھی سن لیجئے شیخ یوسف
 بن اسماعیل بنہانی رحمۃ اللہ علیہ جو اہل بحار میں لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن مبارک
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے درود شریف پڑھنے کا حکم اس لئے
 نہیں کیا کہ اس کے محبوب کو کوئی فائدہ ہو۔

بلکہ اس لئے دیا ہے کہ ہم پڑھنے والوں کو فائدہ پہنچے۔ مثال پیش کرتے ہوئے
 فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے کسی غلام ہوں، اور وہ ان پر رحم کرتے ہوئے اپنی بہترین
 زمین ان کو عطا کر دے تو اس زمین کی ساری کھیتی کے مالک وہی غلام ہوں گے نہ
 کہ دینے والا۔ اسی طرح ہمارے درود شریف پڑھنے کا اجر و ثواب سارے کا سارا ہمارے
 لئے ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس کی مثال عالم محسوسات میں سمندر کی ہے کہ جب بارش
 ہوتی ہے تو ندی نالے، دریا سب سمندر میں جا گرتے ہیں تو یہ نہیں کہا جاتا کہ ان ندی
 نالوں دریاؤں کے گرنے سے سمندر کے پانی میں زیادتی ہو گئی ہے۔ ایسا ہی یہاں
 ہے۔ (جو اہل بحار جلد ثانی ص ۲۴۱-۲۴۲)

اب ذرا عاشق رسول امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہ کا درود و سلام

پڑھ کر اپنے ایمان کو تازہ کیجئے۔ بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

گل باغ رسالت پہ لاکھوں سلام
 نوہار شفاعت پہ لاکھوں سلام
 نوشتہ بزم جنت پہ لاکھوں سلام
 فرش کی طیب و نزهت پہ لاکھوں سلام
 زیب و زین نطافت پہ لاکھوں سلام
 یکہ تاز فضیلت پہ لاکھوں سلام
 مرکز دور کثرت پہ لاکھوں سلام
 نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام
 اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام
 اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
 قاسم کنز نعمت پہ لاکھوں سلام
 ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام
 فتح از ہار قربت پہ لاکھوں سلام
 جو ہر فرد عزت پہ لاکھوں سلام
 عطر حبیب نہایت پہ لاکھوں سلام
 شاہ ناسوت جلوت پہ لاکھوں سلام
 حمزہ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام
 نسخہ جامعیت پہ لاکھوں سلام
 مقطع ہر سیادت پہ لاکھوں سلام
 کہف روز مصیبت پہ لاکھوں سلام
 مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام
 شرح متن ہویت پہ لاکھوں سلام
 جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

مہر چرخ نبوت پہ روشن درود
 شہر یابہ ارم تاجدارِ حرم
 شب اسری کے دولہا پہ دائم درود
 عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
 نور عین لطافت پہ الطفت درود
 سر و ناز قدم مغز راز حکم
 نقطہ ہر وحدت پہ یکتا درود
 صاحب رجعت شمس و شق القمر
 جس کے زیر لوا آدم و من سوا
 عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگین
 اصل ہر بود و بہبود بخشم و جود
 فتح باب نبوت پہ بے حد درود
 شرق انوار قدرت پہ نوری درود
 بے سہیم و شیم و عدیل و مثیل
 ہر غیب ہدایت پہ غیبی درود
 ماہ لاہوت خلوت پہ لاکھوں درود
 کنز ہرے کس ویے نوا پہ درود
 پر تو اسم ذات احد پر درود
 مطلع ہر سعادت پہ اسعد درود
 خلق کے وادرس سب کے فریادرس
 مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود
 شمع بزم دنی ہو میں گم کن انا
 انتہائے دوائی اہتدائے یکی

عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام
 حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام
 ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
 غیظ قلب ضدالت پہ لاکھوں سلام
 عدت جمد عدت پہ لاکھوں سلام
 منظر مصدیریت پہ لاکھوں سلام
 اس گل پاک نبت پہ لاکھوں سلام
 اس سرتاج رفعت پہ لاکھوں سلام
 ظل ممدود رافت پہ لاکھوں سلام
 اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام
 اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام
 لکہ ابر رافت پہ لاکھوں سلام
 مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
 شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام
 کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
 اس رگ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام
 اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام
 ان بھوڑوں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
 ظلم قصر رحمت پہ لاکھوں سلام
 سلک در شفاعت پہ لاکھوں سلام
 نرگس باغ قدرت پہ لاکھوں سلام
 اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
 اور پچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

کثرت بعد قلت پہ اعلیٰ درود
 رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
 ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
 فرحت جان مومن پہ بے حد درود
 سبب ہر سبب منتہائے طلب
 مصدر منظریت پہ اظہر درود
 جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلی
 جس کے آگے سر سرواں خم رہیں
 قدیے سایہ کے سایہ رحمت
 طائران قدس جس کی ہیں قمریاں
 وصف جس کا ہے آئینہ حق نما
 وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
 یلۃ القدر میں مطلع الفجر حق
 لخت لخت دل ہر جگہ چاک سے
 دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
 چشمہ ہر میں موج نور جلال
 جس کے ماتھے شفاعت کا سہارا رہا
 جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
 ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افکن مژدہ
 اشکباری مژگاں پہ برسے درود
 معنی قدرای مقصد ماطغی
 جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
 پچی آنکھوں کی شرم و جیا پر درود

ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام
 ان کے قد کی رشاقیت پہ لاکھوں سلام
 اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
 تمک آنکھیں صباحت پہ لاکھوں سلام
 اس کی سچی براقیت پہ لاکھوں سلام
 سبزہ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام
 ہلالہ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام
 ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
 چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
 اس دہن کی تراوت پہ لاکھوں سلام
 اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام
 اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
 اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام
 اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
 اس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام
 ان ستاروں کی نرہمت پہ لاکھوں سلام
 اس بستم کی عادت پہ لاکھوں سلام
 اس گلے کی نصارت پہ لاکھوں سلام
 ایسے شاتوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام
 یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام
 پشتی قصر ملت یہ لاکھوں سلام
 موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام
 ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
 ان کے خد کی سہولت پہ بے حدود
 جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
 چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
 شبنمِ باغِ حق یعنی رخ کا عرق
 خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھین
 ریشِ خوش معتدل مرہمِ ریشِ دل
 تیلی پتلی گلِ تقدس کی پتیاں
 وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
 جس کے پانی سے شاداب جانِ جنال
 جس سے کھاری کوئیں شیرہِ جاں بنے
 وہ تریاں جس کو سب کن کی کجی کہیں
 اس کی پیاری فصاحت پہ سجدِ درود
 اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
 وہ دعا جس کا جو بن بہار قبول
 جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
 جس کے تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
 جس میں نہریں ہیں شیر و سحر کی رواں
 دوشِ بردوش ہے جن سے شانِ شرف
 حجرِ اسودِ کعبہِ جان و دل
 روئے آئینہ علمِ پشتِ حضور
 ہاتھ جس طرف اٹھا غنی کمر دیا
 جس کو بارِ دو عالم کی پرواہ نہیں

ساعدین رسالت پہ لاکھوں سلام
 اس کف بخریمت پہ لاکھوں سلام
 انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
 ناختوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام
 شرح صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام
 غنچہ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام
 اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
 اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام
 زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام
 اس کفِ پاکی حرمت پہ لاکھوں سلام
 اس دلِ افروزِ ساعت پہ لاکھوں سلام
 یادِ کاری امت پہ لاکھوں سلام
 برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام
 دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام
 برجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام
 اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام
 کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام
 کھیلنے سے کرامت پہ لاکھوں سلام
 اعتدالِ طوبیت پہ لاکھوں سلام
 بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام
 پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
 اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

کعبہ دین و ایمان کے دونوں ستون
 جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم
 نور کے چشتے لہرائیں دریا بہسین
 عیدِ مشکل کشائی کے چمکے ہلال
 رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفعِ درود
 دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں
 گلِ جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
 جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھینچ کر بندھی
 انبیاء تہ کزین زانو ان کے حضور
 ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم
 کھائی قرآن نے خاکِ گذر کی قسم
 جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
 پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود
 زرعِ شاداب و ہر مہرخ پر شیر سے
 بھائیوں کے لئے ترکِ پستان کریں
 مہرِ والا کی قسمت پہ صد ہا درود
 اللہ اللہ وہ بکنے کی پھسبن
 اٹھتے بوٹوں کے نشو و نما پہ درود
 فضلِ پیدائشی پہ ہمیشہ درود
 اعتدائے جبلت پہ عالی درود
 بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
 بھینی بھینی ہک پر ہکتا درود
 بیٹھی بیٹھی عبارت پہ شیریں درود

سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام
 کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام
 اس جہانگیرِ لعنت پہ لاکھوں سلام
 جلوہ ریزی و عورت پہ لاکھوں سلام
 عالم خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام
 گریہ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 گرمی شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام
 اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام
 آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
 بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام
 جنبشِ حبشِ نصرت پہ لاکھوں سلام
 غرشِ کوشِ جرأت پہ لاکھوں سلام
 مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام
 شیرِ غراںِ سطوت پہ لاکھوں سلام
 ان کی ہر خصلت پہ لاکھوں سلام
 ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام
 ان کے اصحابِ سعادت پہ لاکھوں سلام
 اہل بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام
 اس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام
 ان کی بے لوثِ طینت پہ لاکھوں سلام
 حبلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام
 اس روائے نزاہت پہ لاکھوں سلام
 جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

سیدھی سیدھی روش پر کروڑوں درود
 روزِ گرم و شبِ تیرہ و تار میں
 جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء و ملک
 اندھے شیشے جھلا جھل دکنے لگے
 لطفِ بیداری شب پہ بے حدود
 خندہٴ صبحِ عشرت پہ نوری درود
 نرمیِ خوئے لینت پہ دائمِ درود
 جس کے آگے کچی گردنیں جھک گئیں
 کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
 گرد مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال
 شورِ تکبیر سے کھر کھر سراتی زمیں
 نعرائے دلیراں سے بن گونجتے
 وہ چقا چاقِ خنجر سے آتی صدا
 ان کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
 الغرض ان کے ہر مو پہ لاکھوں درود
 ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
 ان کے مولا کے ان پر کروڑوں درود
 پارہائے صحفِ غنیمائے قدس
 آبِ تطہیر سے جس میں پودے چمے
 خونِ خیرِ الرسل سے ہے جن کا خمیر
 اس بتولِ جگر پارہ مصطفیٰ
 جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
 بیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ !

راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام
 روح روح سخاوت پہ لاکھوں سلام
 چاشنی گیر عصمت پہ لاکھوں سلام
 بیکیس دشت غربت پہ لاکھوں سلام
 رنگ روحی شہادت پہ لاکھوں سلام
 بانوان طہارت پہ لاکھوں سلام
 پروگیانِ عفت پہ لاکھوں سلام
 حق گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام
 اس سمرٹے سلامت پہ لاکھوں سلام
 ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام
 اس حرمِ برأت پہ لاکھوں سلام
 ان کی پُر نور صوت پہ لاکھوں سلام
 اس سراوق کی عصمت پہ لاکھوں سلام
 مفتی چار ملت پہ لاکھوں سلام
 حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام
 اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
 اوحدِ کابلیت پہ لاکھوں سلام
 عز و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام
 ثانی اثین ہجرت پہ لاکھوں سلام
 چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام
 اس خدادوست حضرت پہ لاکھوں سلام
 تیغ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام
 جان شان عدالت پہ لاکھوں سلام

حسن مجتبیٰ سید الاسخیاہ
 اوج مہر ہدا موج بحر ندی
 شہد خوار لعاب زبانِ نبی
 اس شہید بلا شاہِ گلگوں قبا
 درِ درجِ نجف مہر بروجِ شرف
 اہل اسلام کی مادرانِ شفیق
 جلوہ گیانِ بیت الشرف پہ درود
 سیمایا پہلی ماں کہف امن و اماں
 عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
 منزلٌ مِنْ قَصَبٍ لَا تَصْبُ لَا تَصْبُ
 بنت صدیق آرامِ جانِ نبی
 یعنی ہے سورہ نور جن کی گواہ
 جن میں روح القدس بے اجازت نہ جائیں
 شمع تابان کا شانہ اجتہاد
 جان نثارانِ بدر و احد پر درود
 وہ دستوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
 خاص اس سابق سیرِ قربِ خدا
 سایہ مصطفیٰ مایہ اصطفیٰ
 یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
 اصدق الصادقین سید المتقین
 وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر
 فارق حق و باطل امام الہدیٰ
 ترجمانِ نبی ہسم زبانِ نبی

دولتِ حبشِ عسرت پہ لاکھوں سلام
 زوجِ دو نورِ عفت پہ لاکھوں سلام
 حلتہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام
 ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
 بابِ فصلِ ولایت پہ لاکھوں سلام
 چارمی رکنِ ملت پہ لاکھوں سلام
 پر تو دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام
 حامی دین و سنت پہ لاکھوں سلام
 اہل خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام
 اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام
 اُن سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام
 زینِ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام
 ان سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام
 ان کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام
 چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام
 حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام
 جلوہ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام
 محیی دین و ملت پہ لاکھوں سلام
 فردِ اہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام
 اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام
 نور بہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام
 گلِ روضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام
 زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام

زاہدِ مسجدِ احمدی پر درود
 درِ منشورِ قسراں کی سلکِ بہی
 یعنی عثمان صاحبِ قمیصِ ہدی
 مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین !!
 اصل نسلِ صفا وجہ وصلِ خدا
 اولیں وافع اہلِ رفض و خدو ج
 شیر شمشیر زن شاہِ خیبر شکن
 ماجی رفض و تفضیل و نصب و خروج
 مومنین پیشِ فتح و پسِ فتح سب
 جس مسلمان نے دیکھا انہیں اک نظر
 جس کے دشمن پہ لعنت اللہ کی
 باقی ساقیانِ شراب و طہور
 اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے
 ان کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود
 شافعی مالک احمد امامِ حنیف
 کمالانِ طریقت پہ کامل درود
 غوثِ اعظم امامِ التقیٰ و النقیٰ !
 قطبِ ابدال و ارشاد و رشد الرشاد
 مرد خیلِ طریقت پہ بے حد درود
 جس کی منبرِ ہوی گگردنِ اولیاء
 شاہِ برکات و برکاتِ پیشینیاں
 سید آلِ محمد امامِ الرشاد !
 حضرت حمزہ شیرِ خدا و رسول

نام و کام و تن و جان و حال و مقال
 نور جاں عطر مجموعہ آل رسول
 زیب سجادہ سجاد نوری نہاد
 بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
 تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا
 میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
 ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
 کاش محشر میں جب ان کی آندہ بواور
 سب میں اچھے کی صوت پہ لاکھوں سلام
 میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام
 احمد نور طینت پہ لاکھوں سلام
 تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام
 بندہ ننگ خلقت پہ لاکھوں سلام
 اہل ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام
 شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
 بھجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں بھنا

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

دوسری فصل

کتاب میں حضور کے ذکر پر درود و سلام لکھنا باعث ثواب و مغفرت ہے

کتاب میں ذکر حضور پر درود شریف بھیجنا
 اگر کسی کتاب کو لکھتے وقت محبوب
 رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کا اسم شریف اور ذکر مبارک آجائے تو وہاں درود پاک لکھنا چاہیے۔ تمام محدثین اس
 بات کی تصریح کرتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی آ
 جائے تو درود شریف لکھنا چاہیے۔ جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم شریف
 کے مقدمہ میں اس کی تصریح کی ہے۔ اور قاضی ابوالفضل عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
 کہ کتاب میں درود شریف کا لکھنا تمام امت مسلمہ کا عمل ہے اور اس کا انکار کسی نے
 نہیں کیا (شفاء جلد دوم ص ۵۳) اور بہت سی روایات حدیث بھی اس سلسلہ میں وارد

ہوئی ہیں، اگرچہ وہ متکلم فیہ ہیں بلکہ بعض کو موضوع بھی کہا گیا ہے۔ لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ جب بہت سی روایات اس سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں اور پھر تمام علمائے دین کا اس پر اتفاق اور عمل ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان حدیثوں کی کچھ اصل ضرور ہے۔ چند مبارک حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر کتاب میں درود شریف لکھے تو جب تک اس کتاب میں میرا نام ہے گا تو فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا دَامَ اسْمِي فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ۔ رواه طبرانی۔ في الاوسط

رجاء العلوم ج ۱ ص ۳۱، ۳۱۸

(جذب القلوب ص ۲۵۹ شفاء ج ۲ ص ۱)

مولانا احمد شہاب الدین خجائی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح کرتے ہوئے نسیم الریاض میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث پاک کو طبرانی نے اوسط میں ابوالشیخ نے الثواب میں اور مستغفری نے الدعوات میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ اگرچہ سند کے اعتبار سے اس میں ضعف ہے۔ لیکن فضائل اعمال میں اس پر عمل کیا جائے گا۔ (نسیم الریاض جلد ثالث ص ۱۲۹)

ایک شخص حدیث شریف لکھتا تھا۔ اور نخل کی وجہ سے نام پاک کے **حکایت** ساتھ درود شریف نہیں لکھتا تھا تو اس کے ہاتھ کو مرض آکلہ عارض ہو گیا۔ یعنی اس کا ہاتھ بالکل گل گیا۔ (جذب القلوب ص ۲۵۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص (میرے نام کے ساتھ) کسی کتاب، میں درود شریف لکھتا ہے

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الصَّلَاةُ جَارِيَةً لَهُ مَا

دَامَ اسْمِي فِي ذَالِكَ الْكِتَابِ

(جلاء الافهام ص ۶۴)

۳۔ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَلَى رِسْوَلِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابٍ

صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ غَدَقَةً

وَرَأَوْا مَا دَامَ اسْمُ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَالِكَ

الْكِتَابِ. (مطالع المسرات ص ۱۳۵)

(جلاء الافهام ص ۶۴)

تو جب تک میرا نام اس کتاب میں قائم

رہے گا اس پر صلوة جاری رہے گی۔

جعفر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

کہ جو شخص رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے اسم شریف کے ساتھ کسی کتاب میں درود

لکھتا ہے جب تک آپ کا اسم گرامی کتاب

میں درج رہے گا فرشتے صبح و شام اس پر

درود بھیجتے رہیں گے۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر بالفرض صاحب

حدیث کو اور کوئی فائدہ نہ ہوگا تو البتہ یہ فائدہ ضرور ہوگا کہ جو درود شریف

اسم مبارک پر کتاب میں لکھا ہے۔

بزرگان دین نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا جو وفات پا چکا تھا اور

اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ اس نے

کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے اس وجہ سے کہ میں اپنی کتاب میں محبوب خدا صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک پر درود شریف لکھا کرتا تھا۔ (جذب القلوب ص ۲۶)

بزرگان دین میں ایک بزرگ نے حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ

عنه کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ حکم الحاکمین نے تمہارے

ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ رحیم نے مجھ پر رحم فرمایا اور میری

مغفرت فرمادی۔ اور میرے لئے جنت ایسی مزین کی گئی جیسا کہ دلہن کو فرین کیا جاتا ہے اور

میرے اوپر موتی اور یاقوت ایسے بکھرے گئے جیسا کہ دلہن پر بکھیرے جاتے ہیں۔

اس کا سبب یہ ہے کہ میں اپنی کتاب رسالہ میں یہ درود لکھا تھا۔ صلی اللہ علی محمد

عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ۔

حکایت ۳ | شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب جمع الجوامع میں لکھا ہے کہ ابن عساکر اپنی تاریخ میں حفص بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو زرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان پر ہیں اور فرشتوں کی نماز میں امامت کر رہے ہیں میں نے پوچھا حضرت آپ کو یہ رتبہ کیسے ملا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں

لکھی ہیں اور جب سرکار مدینہ علیہ التجتہ والسلام کا اسم گرامی لکھتا تو اس پر صلوات والسلام لکھتا اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود (رحمت) بھیجتا ہے۔ (اجذب القلوب ص ۲۵۳)

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

حکایت ۴ | حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خلف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث

پڑھا کرتا تھا۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ نئے

سبز کپڑے پہنے پھر رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تو تو ہمارے ساتھ حدیث شریف

پڑھا کرتا تھا پھر یہ اعزاز و اکرام کچھے کیسے نصیب ہوا۔ اس نے کہا کہ حدیثیں تو میں

تمہارے ساتھ لکھا کرتا تھا۔ لیکن جب بھی محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کا نام پاک حدیث شریف میں آتا تو میں اس کے نیچے صلی اللہ علیہ وسلم لکھ

دیتا تھا۔ اللہ عزوجل نے اس کے بدلے میں میرا یہ اکرام فرمایا جو تم دیکھ رہے ہو۔

(مطالع المسرات ص ۶۳)

حکایت ۵ | ابوسلیمان محمد بن الحسین حرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک صاحب تھے جن کا نام فضل تھا۔ بہت کثرت سے نماز و

روزہ میں مشغول رہتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں حدیث شریف لکھا کرتا تھا۔

لیکن اس میں درود شریف نہیں لکھا کرتا تھا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے سید المرسلین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو سرکار نے ارشاد فرمایا کہ جب تو میرا نام لکھتا ہے یا لیتا ہے تو درود شریف کیوں نہیں پڑھتا؟ اس کے بعد انہوں نے درود شریف کا اہتمام شروع کر دیا اس کے کچھ روز بعد رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ سرکار نے فرمایا کہ تیرا درود میرے پاس پہنچ رہا ہے جب میرا نام لیا کرو تو صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرو۔ (قول بدیع) روضۃ العلماء میں ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عصمہ کو ان کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا ابو عصمہ! پروردگار عالم جل وعلیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ جل شانہ نے مجھے بخش دیا ہے۔ میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ فرمایا کہ جب میں حدیث شریف روایت کرتا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پاک پر درود شریف بھیجتا تھا اور یہی مغفرت کا سبب ہے۔ (معارض النبوت جلد اول ص ۱۴۴)

حکایت ۷ عیسیٰ بن عباد دنیوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابو الفضل الکندری کو لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا معاملہ گزرا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور میرے تمام گناہ معاف فرمادیے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ کس وجہ سے؟ فرمایا کہ کلمہ کی ان دو انگلیوں کی وجہ سے۔ انہوں نے پوچھا یہ کس طرح تو فرمایا کہ جب محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک آتا تو میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا۔ (معارض جلد اول ص ۱۴۵)

حکایت ۸ ابن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے پوچھا کس عمل پر تو فرمایا کہ ہر حدیث شریف میں میں محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف لکھا کرتا تھا۔ (مطالعہ المسرات ص ۶۳)

حکایت ۹ | حسن بن موسیٰ الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں حدیث شریف نقل کرتا تھا تو جلدی کے خیال سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پاک پر درود شریف چھوڑ جاتا تھا۔ میں نے سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو حدیث لکھتا ہے تو مجھ پر درود کیوں نہیں لکھتا جیسا کہ ابو عمر طبری (رحمۃ اللہ علیہ) لکھتا ہے۔ میری آنکھ کھلی تو مجھ پر بڑی گھبراہٹ طاری تھی۔ میں نے اس وقت سے عہد کر لیا کہ اب سے جب کوئی حدیث پاک لکھوں گا تو صلی اللہ علیہ وسلم ضرور لکھوں گا۔ (قول بدیع)

حکایت ۱۰ | ابو علی حسن بن علی عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابو طاہر نے حدیث شریف کے چند اجزاء لکھ کر دیے۔ میں نے ان میں دیکھا کہ جہاں بھی کہیں سرورِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک آیا وہ آپ کے نام پاک کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً لکھا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اس طرح کیوں لکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں اپنی نوعمری میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا۔ اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک پر درود شریف نہیں لکھا کرتا تھا۔ میں نے ایک مرتبہ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور سلام عرض کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا۔ میں نے دوسری جانب حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپ نے پھر بھی منہ مبارک پھیر لیا۔ میں تیسری مرتبہ چہرہ انور کی طرف حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ سے کیوں روگردانی فرما رہے ہیں۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس لئے کہ جب تو اپنی کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر درود نہیں لکھتا۔ اس وقت سے میرا یہ دستور ہو گیا کہ جب میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھتا ہوں تو صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً لکھتا ہوں۔ (قول بدیع)

تیسری فصل

درود شریف پڑھتے یا لکھتے وقت صلوٰۃ و سلام دونوں کو جمع کرنا چاہیے

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ صلوٰۃ و سلام دونوں پڑھیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ پس مناسب یہی ہے کہ کہا جائے صَلَّی اللہُ وَسَلَّمْ عَلَیْ مُحَمَّدٍ۔ پھر فرمایا کہ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ نماز کے آخر تشهد میں جو درود پڑھا جاتا ہے۔ اس میں سلام نہیں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کلمات تشهد میں سلام مقدم ہے اور وہ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ اسی لئے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نص فرمائی ہے کہ صرف صلوٰۃ بغیر سلام کے مکروہ ہے۔ (شرح مسلم نووی ص ۱) اسی طرح شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ذکر صلوٰۃ بغیر سلام اکثر علماء کے نزدیک مکروہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی صلوٰۃ سلام دونوں کے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اگرچہ علماء کو کراہت میں کلام ہے۔ لیکن پھر بھی خلاف اولیٰ ہونا متفق علیہ ہے۔ اسی قیاس پر صرف سلام پر اقتضار کرنا مکروہ یا خلاف اولیٰ ہے (جذب القلوب ص ۲۲۵-۲۲۶)

حکایت | شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ جذب القلوب میں لکھتے ہیں کہ ایک شخص صرف ہر کار کے نام مبارک پر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کرتا تھا اور وسلم نہیں لکھتا تھا۔ سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں اس پر غتاب فرمایا کہ اپنے آپ کو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم کرتے ہیں یعنی وسلم میں چار حرف ہیں۔ اور ہر حرف پر ایک نیکی ملتی ہے۔ اور ہر نیکی پر دس گنا ثواب ملتا ہے۔ لہذا وسلم میں چالیس نیکیاں ہوتیں۔ (جذب القلوب ص ۲۲۶)

۲ **حکایت** ابو سلیمان حرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ سید العالین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں زیارت کی، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ابو سلیمان جب تو حدیث میں میرا نام لیتا ہے اور اس پر درود پڑھتا پڑھتا ہے تو پھر وسلم کیوں نہیں کہا کرتا یہ چار حرف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں تو تو چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے۔ (قول بدیع)

۳ **حکایت** حضرت ابراہیم نسفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ تو میں نے آپ کو اپنے سے منقبض پایا تو میں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں حدیث پاک کے خدمت گاروں میں ہوں۔ اہل سنت سے ہوں۔ مسافروں۔ سرکار نے تبسم فرمایا۔ اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا۔ اس کے بعد میرا معمول بن گیا کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے لگا۔ (قول بدیع)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

ایک ضروری تہنیتیہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بجائے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صلعم لکھتا ہے کوئی عم کوئی ۴ اسی طرح صحابہ کرام کے ناموں پر بجائے رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے رض لکھتے ہیں یہ سب بے ہودہ و مکروہ اور سخت ناپسند و موجب محرّم و شدید ہیں۔ اس سے بہت سخت احتراز چاہیے اگر تحریر میں ہزار جگہ نام پاک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آئے۔ تو ہر جگہ پورا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھنا چاہیے۔ ہرگز ہرگز کہیں صلعم وغیرہ نہ لکھا جائے۔ علمائے ملت نے اس سے سخت ممانعت فرمائی ہے یہاں تک بعض کتابوں میں تو بہت اشد حکم لکھ دیا ہے۔ علامہ طحاوی حاشیہ در مختار میں فرماتے ہیں:-

دَيِّكْرَةُ الرَّنْزِيَا بِالصَّلٰوةِ وَالتَّرَضِيٰ
بِالْكِتَابَةِ بَلْ يَكْتَبُ ذٰلِكَ كُلُّهُ

صلوٰة و ترضی کو رمز و اشارہ سے لکھنا مکروہ و ناپسند ہے بلکہ پورا صلی اللہ علیہ وسلم لکھا جائے

اور تثار خانہ کے بعض مقام میں ہے کہ جو شخص
 علیہ السلام کو سبزہ اور میم سے لکھے گا اس کی تکفیر
 کی جائے گی۔ کیونکہ یہ تخفیف ہے اور انبیائے
 کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تخفیف بلاشبہ
 کفر ہے (مگر یہ اس صورت میں ہے جب کہ
 تخفیف (اثبات) کا قصد و ارادہ ہو ورنہ نہیں)

بِكَمَالِهِ وَفِي بَعْضِ الْمَوَاضِعِ مِنَ
 التَّارِيخِ خَانِيَةِ مَنْ كَتَبَ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ بِاللَّهْمَزَةِ وَالْمِيمِ يُكْفَرُ
 لَأَنَّهُ تَخْفِيفٌ وَتَخْفِيفُ الْأَنْبِيَاءِ
 كُفْرٌ بِلَا شَكٍّ

فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۱۸۱

نیز یہ مسئلہ بھی یاد رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ
 مسئلہ ضروری | علیہ وسلم کا ذکر پاک اسمائے معظّمہ سے واجب ہے۔ آپ کو فقیر،
 غریب، مسکین (گنوار) کہنا ناجائز ہے۔ اور اہل عرب کی تعظیم واجب ہے۔ خاص کر
 اہل حرمین طیبین اور مہاجرین و انصار کی اولاد خصوصاً خلفائے اربعہ کی اولاد۔
 (رد المحتار جلد پنجم ص ۱۲۸)

اس میں تین فصلیں ہیں

پہلی فصل

جن اوقات میں درود شریف پڑھنا افضل ہے

یوں تو ہر حال اور ہر وقت میں سید اکائیات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا مستحب اور باعث اجر ہے مگر مندرجہ ذیل اوقات میں درود بھیجنا افضل ہے۔
اب ان اوقات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

شب جمعہ و روز جمعہ | جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود شریف پڑھنا افضل اور
موجب اجر عظیم ہے۔ اس لئے کہ جمعہ کی رات اور دن کو

دوسری راتوں اور دنوں پر شرف حاصل ہے حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ جمعہ کی رات شب قدر سے افضل ہے کہ سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا نطفہ طاہرہ جو اصل کل خیرات اور مادہ جمیع برکات ہے۔ اسی رات بطن آمنہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جلوہ گر ہوا تھا اور اخبار و آثار میں ان دونوں وقتوں کی فضیلت

اور ان میں درود شریف پڑھنے کی ترغیب ہے اجذب القلوب ص ۲۵۵ شیخ عبدالحق
محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے روز کو زمانہ جاہلیت میں بھی شرف و
انبیاز اور اعتبار حاصل تھا۔ اس میں صلوٰۃ و سلام پڑھنا باعث زیبائی شرف و
فضیلت ہے۔ (اشعۃ الممعات جلد اول ص ۵۶۵)

حافظ ابن قیم سے منقول ہے کہ جمعہ کے روز درود شریف پڑھنے کی زیادہ فضیلت
کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے۔ اور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی ذات اطہر ساری مخلوق کی سردار ہے۔ اس لئے جمعہ کے دن کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود کے ساتھ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں ہے۔ اور بعض حضرات نے فرمایا کہ یوم جمعہ اور شب جمعہ کو اس لئے فضیلت حاصل ہے کہ شب جمعہ میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم اقدس میں جلوہ فرمایا ہوا۔ لہذا جمعہ کی رات اور دن کو سرکار کی ولادت کے ساتھ ایک قسم کی نسبت ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرنے کے لئے ان میں اللہ تعالیٰ کے محبوب پر کثرت سے درود پڑھنا چاہیے۔ (مطالع المسرات ص ۱۳۱)

یوم جمعہ اور شب میں درود پاک پڑھنے کے متعلق احادیث مبارکہ

اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک تمہارے بہتر دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے۔ اس میں آدمؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے اور اسی میں ان کی روح قبض ہوئی اور اسی میں صور کا پھونکا ہوگا اور اسی میں نغمہ مرنے کا ہے۔ پس اس دن مجھ پر بکثرت درود بھیجو اس لئے کہ تحقیق تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح ہمارا درود آپ پر پیش کیا جائے گا۔ حالانکہ آپ کی ہڈیاں پرانی ہو گئی ہوں گی۔ راوی نے کہا کہ صحابہ کی مراد لفظ اَرِمْتُ سے بَلِيتُ تھا یعنی آپ کا جسد مبارک بوسیدہ ہو گیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے زمین پر اجسام

۱۔ عن اوس بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
 فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَنَبِيهِ قَبِيصَ وَفِيهِ
 النَّفْحَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَاكْثُرُوا
 عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَاِنَّ صَلَاتِكُمْ
 مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
 وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ
 اَرِمْتُ قَالَ يَقُولُونَ بَلِيَّتَ قَالَ اِنَّ
 اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ الْاَرْضَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ
 رواه البرد او د والنسائي و ابن ماجه وغيره
 (مشکوٰۃ ص ۱۲)

انبیاء کے حرام کر دیے ہیں۔

اس دن درود بکثرت پڑھنا چاہیے۔ اس لئے درود شریف افضل عبادات سے ہے۔ اور اس دن میں ہر نیکی کا ثواب ستر ڈرجہ ملتا ہے۔ پس اس دن درود شریف پڑھنا بہت بہتر ہے اور بہت حدیثیں بیچ فضیلت درود بھیجنے کے دن جمعہ میں وارد ہوئی ہیں۔ بڑی نعمت ہے۔ اس سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ اخیر حدیث کا حاصل یہ ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ یہ مسئلہ اتفاتی ہے۔ اس میں کسی کو اختلاف نہیں ہے اور پھر ان کی حیات وہاں حقیقی جسمانی دنیا کی سی ہے۔ نہ کہ حیات معنوی اور روحانی جیسے شہداء کی ہوتی ہے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا دوسرے مردے بھی سلام و کلام سنتے ہیں اور ان کے رشتہ داروں کے اعمال بعض دنوں میں ان پر پیش ہوتے ہیں۔ (مظاہر حق جلد اول ص ۲۲۳)

۲- عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَاسْتَلَمَ الْكِرْوَا الْقَلْوَةَ عَلٰی یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهُ مَشْهُودٌ وَّیُشْهَدُ الْمَلٰئِكَةُ وَاِنْ اَحَدًا لَمْ یُصَلِّ عَلٰی الرَّاٰ عُرِضَتْ عَلٰی صَلَوَتِهِ حَتّٰی یَفْرَغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلٰی الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَلَمَّا قُلْتُ فَاِنَّ اللّٰهَ حَتّٰی یُرْزَقُ۔
 رواہ ابن ماجہ۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۱)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے روز کثرت سے درود بھیجو اس لئے کہ بیشک جمعہ کا دن حاضر کیا گیا ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ بیشک کوئی مجھ پر درود نہیں بھیجتا مگر اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس سے فایز ہوتا ہے ابو درداء نے کہا کہ میں نے عرض کیا بعد مرنے کے بھی پیش ہوگا آپ نے فرمایا تحقیق اللہ نے زمین

پر انبیاء کے اجسام کا کھانا حرام کر دیا پس اللہ کے نبی زندہ ہیں۔ روزی دیے جاتے ہیں۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطریق استفہام عرض کیا تھا کہ کیا موت کے بعد درود شریف پیش کیا جاتا ہے اس گمان سے کہ شاید یہ حکم حالت ظاہری کے ساتھ خاص ہو۔ آپ نے خوب جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ اجسام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کھائیں۔ اللہ جل شانہ کے انبیاء زندہ ہیں۔ مطلب یہ ہے

ان کے واسطے حالت زندگی اور حالت موت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے۔ **أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا يَمُوتُونَ وَلَكِنْ يَنْتَقِلُونَ مِنْ دَارٍ إِلَى دَارٍ**۔ اللہ تعالیٰ کے ولی مرتے نہیں ہیں لیکن ایک دار سے دوسری دار کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں اور رزق دیے جاتے ہیں۔ یعنی رزق معنوی اور منافی نہیں ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو رزق حسی دیا جاتا ہو چنانچہ ظاہر ہی بات ہے۔ جیسا کہ شہداء کے ارواح کے حق میں آیا ہے کہ وہ جنت کے میوے کھاتے ہیں تو انبیاء تو ان شرف ہیں ان کے لئے کیوں نہ یہ بات ہو۔ (منظاہر حق جلد اول ص ۲۲۲، ۲۲۵)

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن افضل ہے اسی میں آدم اعلیٰہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے اور اسی میں ان کی روح قبض ہوئی اور اسی میں نوح ہے اور اسی میں صغیر ہوگا۔ بس اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجو بیشک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں تمہارے لئے

۳۔ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ تَبِخٌ وَفِيهِ النَّفْثَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثَرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَعْرِضُ عَلَيَّ فَأَدْعُو لَكُمْ وَأَسْتَغْفِرُكُمْ**۔ رواہ البوداد
جذب القلوب ص ۲۵۵

دعاے خیر کرتا ہوں اور تمہاری مغفرت طلب کرتا ہوں۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر جمعہ مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا کرو۔ اس لئے کہ امت کا درود پڑھنا مجھ پر ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے جو شخص مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا اسی کا درجہ مجھ سے زیادہ قریب ہوگا۔

۴۔ **عَنْ أَبِي إِمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِي كُلِّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ فَإِنَّ صَلَاةَ أُمَّتِي تَعْرِضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ فَمَنْ كَانَ أَكْثَرَهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً كَانَ أَقْرَبَهُمْ مِنِّي مَنْزِلَةً**۔

رواہ البہقی فی شعب الایمان (مطالع المسرات ص ۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

۵۔ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**

ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ ہر جمعہ کو مجھ پر درود پاک پڑھنا پلصراط
پر سے گزرنے کے وقت نور ہے اور جو شخص جمعہ
کے دن اسی مرتبہ مجھ پر درود پاک پڑھے تو اس
کے اسی برس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز نماز عصر پڑھے اور اپنی
جگہ سے اٹھنے سے پہلے یہ درود شریف پڑھے اللہ سے
صَلِّ عَلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيَّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ
تَسْلِيمًا سی مرتبہ تو اس کے اسی سال کے گناہ
بخشتے جاتے ہیں۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز مجھ پر
سود نعر درود پاک پڑھے تو اس کے ساتھ قیامت
کے روز ایک ایسی روشنی آئے گی کہ اگر اس روشنی
کو تمام مخلوق میں تقسیم کیا جائے تو سب کو
کافی ہو جائے۔

عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ
عَلَىٰ نُورٍ وَعَلَىٰ لَصْرَاطٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِينَ مَرَّةً غُفِرَتْ
لَهُ ذُنُوبُ ثَمَانِينَ عَامًا۔

اجامع صغیر جلد رابع ص ۱۲۴۹

۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْعَصْرِ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ
مَجْلِسِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا ثَمَانِينَ
مَرَّةً غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُ ثَمَانِينَ
سَنَةً۔ (مطالع المسرات ص ۳۹)

۷۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَائَةً
مَرَّةً جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَعَهُ نُورٌ لَوْ
تُسِمَ ذَلِكَ النُّورُ مَبِينٌ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
لَوَسَعَهُمْ۔ (دلائل الخیرات ص ۵۵)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِبًا أَبَدًا
۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا خمیس کے روز اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کی قلمیں ہوتی ہیں ان سے ان لوگوں کے نام لکھتے ہیں جو خمیس کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر کثرت سے درود پڑھتے ہیں۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے روز اور جمعہ کی رات کثرت سے درود بھیجا کر کیونکہ دنوں میں تمہارا درود شریف فرشتے پہنچاتے ہیں مگر شب جمعہ اور روز جمعہ میں درود پڑھنے والے کا درود اپنے کانوں سے سننا ہوں۔

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو نور سے پیدا کئے گئے ہیں وہ صرف شب جمعہ اور روز جمعہ زمین پر اتارتے ہیں ان کے ہاتھوں سونے کی قلمیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں جو صرف مجھ پر جو درود پڑھا جاتا ہے اسے لکھتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مجھ پر روشن رات (شب جمعہ) اور روشن

قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْخَمِيسِ بَعَثَ اللَّهُ مَلَائِكَةً مَعَهُمْ صَحُفًا مِنْ فِضَّةٍ وَأَقْلَامًا مِنْ ذَهَبٍ يُكْتُبُونَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَكْثَرَ النَّاسِ صَلَاةً عَلَيَّ. (نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۹۲)

۹۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُوا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّ سَاعِرَ الْيَاهِرِ تَبْلِغُ الْمَلَائِكَةَ صَلَاتَكُمْ إِلَّا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنِّي أَسْمَعُ صَلَاتِي مِمَّنْ يُصَلِّي عَلَيَّ بِأُذُنِي.

ذکرہ السمرقندی فی تنبیہ الغافلین

(نزہۃ المجالس ص ۹۲)

۱۰۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً خَلِقُوا مِنَ النُّورِ لَا يَهْبِطُونَ إِلَّا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ بِأَيْدِيهِمْ أَقْلَامٌ مِنْ ذَهَبٍ وَقَرَاطِيسٌ مِنْ نُورٍ لَا يَكْتُبُونَ إِلَّا الصَّلَاةَ عَلَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (افضل الصلوة ص ۲۶)

۱۱۔ قَالَ الْبُوْهَرِيَّةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ أَكْثَرَ أَسْمَاءٍ مِنَ الصَّلَاةِ فِي

الْيَلَّةِ الْغَرَاءِ وَالْيَوْمِ الْأَزْهَرِ الْحَلِيِّ
 دن (روز جمعہ) میں بکثرت درود پاک بھیجا کرو۔
 (کشف الغمہ، جلد اول ص ۱۴۲)

۱۲ قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وسلم مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ
 مِائَةَ صَلَاةٍ قَضَى اللهُ لَهُ مِائَةَ
 حَاجَةٍ سَبْعِينَ حَاجَةً مِنْ أَمُورِ
 الدُّنْيَا وَثَلَاثِينَ مِنَ الْآخِرَةِ .
 (جذب القلوب ص ۲۵۶)

علمائے دین فرماتے ہیں کہ شب جمعہ کی خصوصیات سے ہے کہ محبوب رب العالمین
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلوٰۃ سلام پڑھنے والے کا جواب بنفس شریف خود مرحمت فرماتے
 ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین۔

شرح منہاج میں ہے کہ حدیث حسن میں وارد ہوا ہے روز جمعہ اس صیغہ سے درود
 شریف پڑھے گا تو اس کے اسی سال کے گناہ بخشے جائیں گے۔ درود یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
 عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا
 لوگوں نے حضرت خالد بن کثیر کے سر کے نیچے سے ان کے روح کے
حکایت نکلنے سے پیشتر ایک کاغذ کا ٹکڑا پایا جس میں یہ لکھا ہوا ہے "أَنَا
 مِنَ النَّارِ لِخَالِدِ بْنِ كَثِيرٍ" یعنی خالد بن کثیر دوزخ سے آزاد ہے۔ لوگوں نے اس کے
 اہل خانہ سے دریافت کیا کہ کس عمل کی برکت سے انہیں یہ بزرگی حاصل ہوئی ہے۔ انہوں
 نے کہا کہ وہ ہر جمعہ کو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہزار بار درود شریف پڑھتا تھا۔
 (جذب القلوب ص ۲۵۶، ص ۲۵۷)

جیسا کہ شب جمعہ میں درود شریف پڑھنا ایک بڑی فضیلت
شب دوشنبہ اپیرا ہے۔ اسی طرح دوشنبہ اپیرا کی رات بھی اس حکم اس کے
 ساتھ شریک ہے۔ اس لئے کہ دوشنبہ ایام فاضلہ سے ہے۔ اس میں بندگان خدا کے

اعمال بارگاہ الہی میں پیش کئے جاتے ہیں۔ اسی لئے سید کائنات صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ روزہ رکھنے کا اہتمام فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں روزہ دار ہوں۔ اجماع العلوم میں امام غزالی علیہ رحمۃ الباری لکھتے ہیں کہ جو شخص پیر کی رات چار رکعت نماز ادا کرے اور پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد گیارہ بار اور دوسری رکعت میں اکیس بار اور تیسری رکعت میں قل هو اللہ احد تیس بار اور چوتھی میں چالیس بار قل هو اللہ احد پڑھے سلام کے بعد پچھتر دفعہ قل شریف پڑھے اور پچھتر دفعہ استغفار پڑھے اور پچیس دفعہ اپنے مولا و آقا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے تو جو حاجت بارگاہ الہی سے چاہے گا پوری ہوگی۔ (اجذب القلوب ص ۲۵۷، ۲۵۸)

روزہ پنجشنبہ | پنجشنبہ ایوم خمیس کے دن بھی درود شریف پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔ حدیث شریف میں ہے مَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ مِائَةً مَرَّةً لَمْ يَفْتَقِرْ أَبَدًا۔ سرکار نے فرمایا جو شخص خمیس کے روز مجھ پر سو دفعہ درود پڑھے گا تو کبھی محتاج نہ ہوگا۔ (اجذب القلوب ص ۲۵۸)

دوسری فصل

وہ مقامات جہاں درود شریف پڑھنا موکد اور فاضل ہے

بلاشبہ درود شریف پڑھنا تمام خیر و برکت میں مستحسن اور مستحب ہے لیکن علمائے دین نے چند مقامات کا ذکر کیا ہے۔ جن میں درود شریف پڑھنا بہت فضیلت رکھتا ہے وہ یہ ہیں۔

آخری تشہد کے بعد | آخری تشہد کے بعد درود شریف پڑھنے کا موقع نہایت اہم اور موکد ہے جس کی مشروعیت پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور کیفیت درود کی شرح منیبہ میں اس طرح مذکور ہے کہ امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

کسی نے پوچھا کہ سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کس طرح پڑھیں تو انہوں نے فرمایا۔ کہ یوں کہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَسِيدٌ حَسِيدٌ وَبَارِكْ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَسِيدٌ حَسِيدٌ (شامی)

الہی درود بھیج محمد اور آل محمد پر (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسا تو نے درود بھیجا ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور آل ابراہیم پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے اور برکت اتار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے تابعین پر جیسے برکت اتاری تو نے ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور ان کے تابعین پر تحقیق تو بے تعریف کیا ہوا بزرگ۔

۲ نماز جنازہ کی دوسری تکبیر کے بعد ایک موقع درود شریف پڑھنے کا نماز جنازہ کی دوسری تکبیر کے بعد بے جس کی مشوریت

میں کسی کو اختلاف نہیں۔ البتہ اس امر میں اختلاف ہے کہ بے درود شریف نماز صحیح ہوتی ہے یا نہیں۔ یعنی واجب ہے یا مستحب امام احمد اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا

مذہب ہے کہ اس نماز جنازہ میں درود شریف پڑھنا واجب ہے اور امام مالک اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما اس کو واجب نہیں فرماتے۔ ان کے نزدیک صرف مستحب ہے۔

۳ جمعہ و عیدین واستسقاء وغیرہ کے خطبات میں ائمہ کبار کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ خطبے بغیر درود شریف

کے درست ہوتے ہیں یا نہیں۔ بقول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ مشہور مذہب کے موافق کوئی خطبہ بغیر درود شریف کے درست نہیں ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک درست ہے۔

دارقطنی میں یہ حدیث پاک ہے۔

یحییٰ بن ذاکر معافری سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کے ہمراہ اپنے مسکن سے شہر میں

عن الاسود بن المالك الحضرمي عن يحيى بن ذاکر المعافري قال ركبت

أنا ووالدي اتي صلوة الجمعة فذكر
 حديثاً وفيه فقام عمرو بن العاص
 المنبر فحمد لله وأثنى عليه حمداً
 موجزاً وصلى الله على النبي صلى الله
 عليه وسلم ووعظ الناس فامرهم
 ونهاهم - (جلاء الافهام ص ۱۹)

نماز جمع پڑھنے کے لئے آیا۔ اس کے بعد جو
 واقعات پیش آئے تھے وہ بیان کر کے کہا کہ
 عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ پڑھنے
 کے لئے منبر پر چڑھ کر خدا کی حمد و ثنا نہایت جامع
 الفاظ میں کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 پر درود پاک پڑھ کر لوگوں کو وعظ و نصیحت
 اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر فرما کر خطبہ تمام کیا۔

اس باب میں ایک حدیث ضبہ بن محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی روایت کی جاتی
 ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ میں حمد و ثنا کے
 بعد رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 اخیلفہ وقت کے لئے دعا کی ضبہ نے تنہا خلیفہ وقت کے لئے بغیر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کا ذکر کئے ہوئے دعا مانگنا اچھا نہ سمجھ کر ان پر اعتراض کیا۔ جب باہم تصفیہ نہ ہو تو
 اس جھگڑے کا مرافعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کیا گیا۔ آپ نے ضبہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں فیصلہ کر کے فرمایا اَنْتَ اَوْثَقُ وَاَرْشَدُ یعنی تم راہ راست
 پر ہو اور ٹھیک کہتے ہو۔ ان حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ خطبات میں رسول خدا صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنا اس زمانے میں عام طور پر رائج تھا اور صحابہ کرام
 علیہم الرضوان کا معمول تھا۔ مگر اس سے وجوب سے ثابت نہیں ہوتا کہ اس کیلئے زبردست
 دلیل کی ضرورت ہے۔ (جلاء الافهام ص ۱۹)

اذان کا جواب دینے کے بعد | چوتھا موقع درود شریف پڑھنے کا اذان کا جواب
 دینے کے بعد ہے حضرت عبد اللہ بن عمر العاص

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب
 تم مؤذن کو اذان دیتے ہو تو جس طرح

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ

وہ کہتا ہے تم بھی اسی طرح کہو پھر مجھ پر درود پڑھو اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھنا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ وہ مجھے وسیلہ عطا فرمائے بیشک وسیلہ جنت میں ایک (بڑا) درجہ ہے جو خدا کے بندوں میں ایک بندے کے لئے مخصوص ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں جو شخص میرے وسیلہ کے

مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ ۗ رواه مسلم (مشکوٰۃ ص ۶۳)

لئے دعا کرے گا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگی۔

اقامت کے جواب کے بعد | پانچواں مقام درود شریف پڑھنے کا اقامت کے جواب کے بعد ہے۔ امام غزالی علیہ رحمۃ الباری

نے اجیاء العلوم میں یہ حدیث شریف ذکر کی ہے۔

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اذان اور اقامت سن کر یہ دعا اللہم ربِّ هذِهِ الدَّعْوَةُ الْجَنَّةِ لِي مِيرَى شَفَاعَتِ اَنْرِطْرَسِي كِي۔

قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْأَذَانَ وَالْإِقَامَةَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ صَلِّ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَعْطِهِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالذَّرَجَةَ الرَّيْفَةَ وَالشَّفَاعَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي. (اجیاء العلوم جلد اول ص ۳۱)

دعا کے اول اور آخر میں | پچھٹا موقع درود شریف پڑھنے کا دعا مانگنے کے وقت ہے۔ دعائے تک مقبول نہیں جب تک حضور

پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجا جائے۔ اس مسئلہ کے بارے

میں مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ وارد ہوئی ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر دعا آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھو اور نہیں پڑھتی۔

۱۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تَصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

(مشکوٰۃ ص ۸۷)

حص حصین میں ہے کہ شیخ ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے حاجت اپنی تو ابتدا کر دو رو کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پھر دعا کر جو چاہے پھر ختم کر ساتھ درود شریف کے ان پر اس لئے کہ اللہ سبحانہ اپنے کرم سے قبول کرتا ہے۔ دونوں درودوں کو اور وہ بزرگ تر ہے اس سے کہ چھوڑ دے اس دعا کو کہ درمیان ان دونوں کے ہے۔ یعنی اس کے کرم سے بعید ہے کہ ان کے درمیان میں دعا نہ قبول کرے، اور کہا طیبی نے کہ احتمال ہے کہ یہ کلام حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہو۔ پس یہ حدیث موقوف ہوگی یا یہ کہ کلام رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہو اور صحیح یہ ہے کہ موقوف ہے لیکن کہا ہے محققین نے علمائے حدیث سے کہ شکل اس کے راوی اپنی طرف سے نہیں کہہ سکتا ہے پس یہ مرفوع ہے حکما اور مرفوع بھی روایت کی گئی ہے۔ (مظاہر حق جلد اول ص ۳۱۰ بلفظ)

روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تھا میں نماز پڑھتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما) ساتھ ان کے حاضر تھے پس جب بیٹھا میں یعنی بعد ادا کرنے نماز کے شروع کی میں نے تعریف اللہ پر پھر درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کی میں نے واسطے

۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرًا، فَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالشَّعَائِرِ عَلَى اللَّهِ لِمَا صَلَّوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِّ

اپنے پس فرمایا حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ دیا جائیگا مانگ دیا جائے گا۔

روایت ہے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اس وقت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم بیٹھے ہوئے کہ ناگاہ آیا ایک شخص پس نماز پڑھی پھر کہا بعد نماز کے یا الہی بخش مجھ

کو اور رحم کر مجھ پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جلدی کی تو نے اسے نماز پڑھنے

والے جس وقت پڑھے تو نماز پس بیٹھے پس تعریف کر اللہ کی ساتھ اس چیز کے کہ وہ لائق ہے اس

کے ہے اور درود بھیج مجھ پر پھر مانگ اللہ سے جو چاہے، کہا راوی نے پھر نماز پڑھی ایک اور

شخص نے بعد اس کے پس تعریف کی اللہ کی اور درود بھیجا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پس

فرمایا اس کیلئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز پڑھنے والے دعا قبول کی جائے گی۔

عمر بن مالک الجنبی کہتے ہیں کہ میں نے فضالہ بن عبید سے سنا کہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ

نے ایک شخص سے سنا جو نماز میں دعا مانگ رہا تھا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

شریف نہیں پڑھا تھا۔

تَعُطَهُ سَلُّ تَعُطَةَ - رواه الترمذی

(مشکوٰۃ شریف) ۸۴

۳ . عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبِيدٍ قَالَ

بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ

قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَجَلْتَ إِلَيْهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ

فَأَحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ

عَلَيْ شِمْلًا دَعَا قَالَ ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ

آخَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَصَلَّى

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَهَا

الْمُصَلِّي أَدْعُ تُجِبُ - رواه الترمذی

(مشکوٰۃ شریف) ۸۶

۴ - محمود بن غیلان

نا المقرئ نا حيوۃ قال حدثني ابو

هانی ان عمر بن مالک الجنبی

اخبر انہ سَمِعَ فَضَالَ بْنَ عَبِيدٍ

يَقُولُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوَنِي صَلَاتِهِ

فَلَمْ يُصَلِّ عَلَي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوَنِي صَلَاتِهِ

فَلَمْ يُصَلِّ عَلَي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے جلدی کی پھر اس کو بلایا اور یا تو اسی سے یا دوسروں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ خدا کی حمد و ثنا سے شروع کرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھے اس کے بعد جو پہلے دعا مانگے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ ہر دعا اور آسمان کے درمیان ایک حجاب ہوتا ہے جب تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر درود نہ پڑھا جائے جب پڑھا لیا جاتا ہے تو حجاب پھٹ جاتا ہے اور دعا (آسمان میں) داخل ہو جاتی ہے اگر درود نہ پڑھا جائے تو دعا واپس لوٹ آتی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے سوار کا پیالہ نہ بناؤ کہ سوار اپنا پیالہ بھر کر رکھ لیتا ہے پیاس کی حالت میں پی لیتا ہے اور وضو کرتا ہو تو وضو کر لیتا ہے۔ ورنہ پھینک دیتا ہے۔ لیکن مجھے دعا کے اول اور وسط اور آخر میں رکھو۔

وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَّ هَذَا ثُمَّ رَعَا لَفَقَالَ لَهُ أَوْ لغيرِهِ إِذَا
صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُبِدْ أَعْتَابَ اللَّهِ
وَالشَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَصِلْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَبْدَعْ بَعْدَ مَا
شَاءَ اللَّهُ - هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
(ترمذی جلد ثانی ص ۱۸۶)

۵۔ عن علی بن ابی طالب قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مَا مِنْ دُعَاءٍ إِلَّا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ
حِجَابٌ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ انْحَرَقَ الْحِجَابُ وَ
دَخَلَ الدُّعَاءُ وَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ
رَجَعَ الدُّعَاءُ -

۱۱ الخصال الكبرى جلد ثانی ص ۲۶
۶۔ عن ابی جابر بن عبد اللہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لَا تَجْعَلُونِي كَقَدْحِ الرَّكَّابِ فَإِنَّ
الرَّكَّابَ يَمْلَأُ قَدْحَهُ وَيَضَعُهُ فَإِنْ
اِحْتَجَّ إِلَى الشَّرْبِ شَرِبَ وَإِنِّي أَوْ
ضُوءٌ تَوْضَأُ وَإِلَّا اشْرَقَهُ وَلَكِنْ
اجْعَلُونِي فِي أَقْلِ الدُّعَاءِ وَأَوْسَطِهِ

وَأَخْرَجَهُ . شِفَاءً شَرِيفًا ص ۵

المخالف الكبریٰ جلد دوم ص ۱۲۶

بہتر یہی ہے کہ دعا کے اول اور وسط اور آخر میں درود شریف پڑھا جائے تو

وَدَانَتْهُ اللّٰهُ بَارِكَاةٍ اِلٰهِيٍّ مِّنْ زِيُوْرٍ قَبُوْلِيَّتٍ سَعَىٰ اَرَا سَتَهٗ هُوْكَى . فَقِيْرًا كَا يٰهِيَ مَعْمُوْلٍ مَّيْ .

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَا عِيْمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے وقت

ساتواں مقام درود شریف پڑھنے کا مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے وقت کا ہے

مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ اس باب میں وارد ہیں۔

روایت ہے فاطمہ صغرا بٹی حضرت امام حسین

رضی اللہ عنہ کی سے انہوں نے نقل کیا اپنی داری

فاطمہ بڑی سے یعنی فاطمہ زہرا سے کہ فرمایا حضرت

فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تھے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم جس وقت کہ آتے مسجد میں درود بھیجنے

اوپر محمد کے اور سلام یعنی کہتے صلی اللہ علی محمد

وسلم اور کہتے اے رب بخش میرے لئے گناہ میرے

اور کھول میرے لئے دروازے اپنے رحمت کے

اور جس وقت کہ نکلتے مسجد سے درود بھیجتے اوپر

محمد کے اور سلام کہتے اے رب بخش میرے گناہ میرے اور کھول واسطے میرے دروازے اپنے فضل کے۔

ابن وہب حضرت فاطمہ بنت نبی صلی اللہ علیہ

وسلم سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تم مسجد میں داخل ہو

تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھو

اور کہو اے اللہ میرے لئے میرے گناہ بخش

۱۔ عن فاطمہ بنت الحسين عن

جَدَّتِهَا فَاطِمَةُ الْكُبْرَى قَالَتْ كَانَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ

السُّجْدَ صَلَّى عَلَيَّ مُحَمَّدًا وَسَلَّمَ وَقَالَ

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَافْتَحْ لِيْ الْبُؤَابَ رَحْمَتِكَ

وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلَيَّ مُحَمَّدًا وَسَلَّمَ وَ

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَافْتَحْ لِيْ الْبُؤَابَ

فَضْلِكَ . رواه ترمذی

مشکوٰۃ شریف ص ۱

۲۔ ردی ابن وہب عن فاطمہ

بنت النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

دَخَلْتَ السُّجْدَ فَصَلِّيْ عَلَيَّ عَلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

ذُنُوبِي وَاقْتَمِي ابْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَإِذَا خَرَجْتَ فَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
ذُنُوبِي وَاقْتَمِي ابْوَابَ فَضْلِكَ

(شفاء جلد دوم ص ۱)

۳ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ كَانَ
النَّاسُ يَقُولُونَ إِذَا دَخَلُوا الْمَسْجِدَ
صَلَّى اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ السَّلَامِ
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
بِاسْمِ اللَّهِ دَخَلْنَا وَبِاسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا
وَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا
خَرَجُوا مِثْلَ ذَلِكَ.

(شفاء شریف جلد دوم ص ۲)

۴ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ
الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي

(شفاء شریف جلد دوم ص ۲)

علامہ احمد شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض میں لکھتے ہیں
کہ خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ تمام احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ہر مسجد
میں داخل ہوتے وقت اور نکلنے وقت اور ان کے پاس سے گزرتے وقت صلوٰۃ سلام
پڑھنا مستحب ہے۔ اس باب میں بہت صحیح حدیثیں وارد ہوئیں ہیں (نسیم الریاض ج ۳ ص ۵۲۲)
اکھواں مقام درود شریف پڑھنے کا صفا و مروہ پہنچنے کے وقت
کوہ صفا و مروہ پر ہے۔ اسماعیل بن اسحاق نے اس بارے میں یہ حدیث بیان کی ہے

دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے
کھول دے اور جس وقت نکلے تو نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھو اور کہو اے اللہ میرے
لئے میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے
فضل کے دروازے کھول دے۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ صحابہ کرام جب مسجد میں داخل ہوتے تو
صَلَّى اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ السَّلَامِ
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے
نام سے نکلے اور ہم نے اللہ پر توکل کیا اور جب
نکلنے تو اسی طرح کہتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ تم سے کوئی ایک مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے۔
اور یہ کہے لے اللہ میرے لئے کھول دے۔

حضرت نافع حدیث بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوہ صفا پر پہنچ کر تین تکبیریں کہتے تھے جن کے ساتھ الا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الحمد وہو علیٰ کل شیء قدير کہتے ہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھ کر بہت دیر تک دعا مانگتے تھے۔ پھر کوہ مروہ پر ایسا ہی کرتے تھے۔

حدثنا هذبة ثناهما بن يحيى ثنا نافع ابن بن عمر رضي الله عنهما كان يكبر على الصفا ثلاثا يقول لا اله الا الله وحده لا شريك له له الحمد وهو على كل شيء قدير ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يدعوا ويطلب القيام والدعاء ثم يفعل على السردة مثل ذلك

(جلاء الافهام ص ۱۹۶)

نواں مقام درود شریف پڑھنے کا کسی مجلس میں جمع ہونے کے بعد اٹھنے سے پہلے ہے

مجلس میں جمع ہونے کے بعد

اس مسئلہ میں کچھ حدیثیں تو پہلے بیان ہو چکی ہیں اب اور دو حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت قوم اکٹھی بیٹھ کر مجھ پر درود شریف پڑھتے ہیں تو فرشتے ان کو ان کے قدموں سے لیکر آسمان تک گھیر لیتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں چاندی کے کاغذ اور سونے کی قلمیں ہوتی ہیں (جس سے) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درود پاک لکھتے ہیں اور کہتے ہیں۔ زیادہ کرو۔ اللہ تمہیں زیادہ دے۔

۱۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا جالس قوم يصلون علي حفت بهم الملائكة من لدن اقدارهم الى عينا السماء بايديهم قرطيس الفضة واقلام الذهب يكتبون الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم ويقولون زيدوا زادكم الله (الحديث)

(كشف الغم، جلد اول ص ۲۴)

فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ پر درود بھیج کر اپنی مجلسوں کو زینت دو

۲۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زينوا مجالسكم بالصلوة

مجھ پر تمہارا درود پاک قیامت کے روز تمہارے لئے روشنی ہوگا۔

فَلْيَايَاتٍ صَلَاتِكُمْ عَلَىٰ نُوْرٍ لَّكُمْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَفَ الْغَمِّ جِلْدًا ۲۴۱
(افضل الصلوة ص ۱۴۱)

دسواں مقام درود شریف پڑھنے کا محبوب خدا صلی اللہ
ذکر مصطفیٰ کے وقت

نے پہلے تفصیل سے بیان کر چکے ہیں۔

گیارہواں مقام درود شریف پڑھنے کا (ایام
حج میں) تلبیہ سے فارغ ہونے کے بعد ہے۔

حدثنا نافع كان ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما إذا أراد أن یتسليم
الحجر قال اللهم ایماننا بک و
تصدیقنا بکتابک و سنتہ نبیک
صلی اللہ علیہ وسلم۔
نافع رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بیان کی کہ ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حجر اسود کو بوسہ
دینے کا ارادہ کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔
اللهم ایماننا بک و تصدیقنا بسنتہ
نبیک صلی اللہ علیہ وسلم۔

(جلاء الافہام ص ۱۳۰)

بارہواں مقام درود شریف کا
بازار یا کسی دعوت وغیرہ میں جانے کے وقت
کے وقت ہے۔

ابوداؤد سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کسی دعوت یا جنازہ
وغیرہ میں بیٹھ کر اٹھتے ہوئے نہیں دیکھا جب
تک وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء نہ کر لیتے ہوں
اور رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود
نہ پڑھ لیتے ہوں اور پھر دعائیں نہ مانگتے ہوں۔

عن ابی وائل مارأیت عبد اللہ
جلس فی مادابۃ ولا جنازۃ ولا
غیر ذالک فیقوم حتی یحمد اللہ
ویثنی علیہ ویصلی علی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ویدعو بدعوات
وان کان یخرج الی السوق فیناتی

اغفلها مكانا فيجلس فيحمد الله و
 يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم
 ويدعو بدعوات اجلاء الافهام ص ۳۱

اور اگر بازار کو جاتے تھے تو اس کے کسی گوشہ
 میں بیٹھ کر خدا کی حمد کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھتے تھے۔ پھر دعائیں
 مانگتے تھے۔

تیرھواں مقام جہاں درود شریف پڑھنا مستحب ہے رات
 سونے سے اٹھنے کی بوقت

بیان کی ہے۔

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه
 قال يضحك الله عز وجل الى رجلين
 رجل لقي العدو وهو على فرس من امث
 خيل اصحابه فانهم زموا وثبت فان
 قتل استشهدوا ان بقى فذلك الذي
 يضحك الله اليه ورجل قام في جوف
 الليل لا يعلم به احد فتوضا فاسبغ
 الوضوء ثم حمد الله وحجده وصلى
 على النبي صلى الله عليه وسلم
 داستفتح القرآن فذلك الذي
 يضحك الله اليه يقول انظروا
 الى عبدى قائما لا يراة احد غيري
 اجلاء الافهام ص ۲۰۵

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ اللہ تعالیٰ دو شخصوں کے حال پر ہنستا ہے
 ایک وہ شخص جس نے (جہاد میں) دشمن کا مقابلہ
 کیا اور اس کے پاس بھی ویسا ہی گھوڑا ہے
 جیسے کہ اس کے رفیقوں کے پاس ہے مگر رفیق
 بھاگ گئے اور یہ اپنی جگہ قائم رہا پھر اگر مارا گیا
 تو شہید ہے اور اگر باقی رہا تو اللہ تعالیٰ اس
 کے ثابت قدم رہنے پر ہنستا ہے اور ایک وہ
 آدمی ہے جو رات کے حصہ میں کھڑا ہو جاتا ہے
 جسے کوئی نہیں جانتا۔ کامل وضو کر کے اللہ تعالیٰ
 کی حمد و ثنا کرتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے اور قرآن کھول کر
 پڑھتا ہے۔ اس شخص کے حال پر اللہ تعالیٰ ہنستا
 ہے یعنی خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے میرے بندے کو دیکھو جو میری بندگی میں اکھڑا ہے جس کو میرے
 سوا کوئی نہیں دیکھ رہا۔

چودھواں موقع درود شریف پڑھنے کا ختم قرآن مجید کے بعد ہے جس
 ختم قرآن کے بعد

روز قرآن کریم ختم ہو۔ اس دن روزہ رکھنا سنت ہے اور یہ بھی سنت ہے کہ اپنے گھر والوں اور دوستوں کو جمع کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قرآن پاک ختم کرتے تو اپنے اہل کو جمع فرماتے اور دعا کرتے (طبرانی) حکم بن عیینہ سے مروی ہے کہ مجاہد نے انہیں بلایا اور ان کے پاس ابن ابی امامہ بھی تھے ان دونوں حضرات نے فرمایا ہم نے تمہیں اس لئے بلایا کہ ہمارا ارادہ قرآن کریم ختم کرنے کا ہے اور ختم قرآن مجید کے وقت دعا مستجاب ہے۔ مجاہد سے منقول ہے کہ اسلاف کی عادت تھی کہ وہ ختم قرآن کے وقت جمع ہوتے تھے، اور مجاہد علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ یہ وقت نزول رحمت کا ہے۔ حدیث حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے قرآن ختم کیا اس کی دعا مستجاب ہے حدیث پاک حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہر ختم کے ساتھ ایک دعا مقبول ہوتی ہے (شعب الایمان) ایک حدیث مبارک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جس نے قرآن پڑھا اور رب تبارک و تعالیٰ کی حمد کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا اور اپنے رب سے مغفرت چاہی تو خیر اس کی تلاش کرتی ہے۔ ان مبارک حدیثوں سے ثابت ہوا کہ قرآن مجید کے لئے اجتماع اور اپنے احباب و اقارب کو بلانا اور ذکر الہی اور درود شریف پڑھنا اور دعائے مغفرت کرنا مسنون ہے۔

الحمد للذی رب العالمین (مقدمہ خزائن العرفان ص ۳۰۳)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

مسجدوں کے پاس سے گزرتے وقت | پندرہ ہواں مقام درود شریف پڑھنے کا مسجدوں کے پاس سے گزرنے اور ان کے دیکھنے کے وقت ہے

اس بارے میں قاضی اسماعیل نے اپنی کتاب میں یہ حدیث روایت کی ہے۔

عن علی بن حسین قال قال علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اذا مررتُم بِالْمَسْجِدِ فَصَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مسجد کی طرف سے گزرتو رسول خدا صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا (جلاء الافهام ص ۲۱۲) عليه وسلم پر درود پڑھو۔

تکلیف و شراید و طلب مغفرت کے وقت | سولہواں موقع درود شریف پڑھنے کا تکلیف
و شدائد و کثرت غم و طلب مغفرت کا وقت

ہے۔ اس عنوان کا ثبوت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو دوسرے باب کی پہلی فصل
گزر چکی ہے۔ اس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔

إِذَا تَكَلَّفْتَ هَمًّا وَ يُكْفِرُ لَكَ ذَنْبَكَ

اس وقت تیرے غموں کو لگی کفایت کی جائیگی
اور تیرے گناہ معاف کئے جائیں گے۔

اور ایک روایت میں ہے إِذَا يُكْفِيكَ اللَّهُ هَمَّ دُنْيَاكَ وَ آخِرَتِكَ اللَّهُ تَعَالَى دُنْيَا وَ
آخِرَتِكَ غَمُّوْنَ سَعَى كَفَايَتِ فَرَاغَتِ كَا لِعِنَى أَنْهِي وَ وَرَفَرَادِ كَا (كشف العمه ص ۲۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص میرے نام کے ساتھ
صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا ہے جب تک میرا نام
کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کے لئے
استغفار کرتے رہیں گے۔

من ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلَّى
عَلَيَّ فِي الْكِتَابِ لَمْ تَنْزَلِ الْمَلَكَةُ
يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ مَا دَامَ اسْمِي
فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ (مطالع المسرات)

یہ حدیث پاک پہلے لکھی جا چکی ہے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر اور کچھ فائدہ نہ بھی ہو احالانکہ
بے شمار فائدے ہیں تو یہی فائدہ صاحب حدیث کے لئے کیا کم ہے کہ جیت تک
محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام شریف اس کے کسی لکھے ہوئے کاغذ پر قائم
رہے گا اس پر سلوۃ جاری رہے گی۔

ابن سنان کہتے ہیں کہ میں نے عباس عمیری اور علی بن المدینی کو یہ فرماتے ہوئے

سنا کہ ہم سماع حدیث کے زمانہ میں اسم مبارک کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا کبھی ترک نہیں کرتے تھے۔ اگر اتفاقاً عجلت کے سبب سے لکھنے کا موقع نہیں ملتا تھا تو کتاب میں اتنی جگہ چھوڑ دیتے تھے اور جب مجلس سماع سے فارغ ہو کر اپنے کھانے پر پہنچتے تھے وہاں اطمینان سے بیٹھ کر لکھ لیتے تھے۔ (جلد اول افہام ص ۲۱۵)

تبلیغ علم و مواعظ و تعلیم مسائل کے وقت

کا تبلیغ علم و مواعظ اور تعلیم مسائل کے وقت ہے۔ جن کی ابتداء و انتہاء دونوں درود شریف سے ہونی چاہیے۔ اس کا ثبوت وہ حدیث شریف ہے جسے اسماعیل بن اسحاق نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے

عن جعفر بن برقان قال کتب

عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے

زمانہ خلافت میں ایک فرمان لکھا اما بعد اجل

لوگوں نے آخرت کے کاموں سے دنیا حاصل

کرنے کا طریقہ اختیار کیا ہے اور بعض قصہ گوئیوں

نے صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے

اپنے خلفاء و امراء کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

جس وقت میرا یہ فرمان تمہارے پاس پہنچے ان کو

حکم دیدو کہ (اٹنڈہ ایسا نہ کریں) صلوة صرف

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہونا چاہیے

باقی جملہ مسلمانوں کے لئے دعا اس کے سوا جو کچھ

ہے چھوڑ دیں۔

اس موقع پر درود شریف پڑھنا اس لئے بہتر سمجھا گیا ہے کہ یہ مقام علم دین کی

تبلیغ کا ہے جو محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کر تشریف لائے تھے اور جس

کی نشر و اشاعت کی تلقین آپ نے امت کو فرمائی مسلمانوں کے لئے اس سے زیادہ

عمر بن عبدالعزیز اما بعد فان

اناسا من الناس قد التمسوا الدنيا

بعمل الآخرة وان من القصاص قد

احد ثواني الصلوة على خلفائهم

وامرأئهم عدل صلاتهم على النبي

صلى الله عليه وسلم فاذا جاءك

کتابی هذا فمر ان تكون صلاتهم

على النبيين ودعاءهم مسلمين

عامۃ دیدو اما سوی ذالک

(جلد اول افہام ص ۲۱۵)

افضل و اعظم نفع رساں اور کونسا عمل دین و دنیا کا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ حقیقت تبلیغ دین کا کام کرنے والے بہترین لوگ ہیں جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث اور خلفاء ہیں۔ ایک موقع پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا کر ارشاد فرمایا کہ جو کوئی میری سنت کو زندہ کرے گا تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے۔ اور ایک مرتبہ یہ ارشاد فرمایا کہ جو کوئی کسی انسان کو ہدایت کا راستہ دکھائے اور وہ انسان اس پر عامل رہے تو قیامت تک ہدایت کرنے والے کو عمل کرنے والے کے برابر ثواب حاصل ہوتا رہتا ہے۔ پس جبکہ تبلیغ علم دین کی بدولت مبلغین کو ایسی بڑی بڑی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں تو ان پر بھی واجب ہے کہ تبلیغ علم کے وقت سلسلہ کلام کی ابتداء اللہ جل شانہ کی حمد و ثنا اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی درود شریف پڑھ کر آپ کی تعریف و توصیف سے لطف لیں ہوں۔ اور جب کلام ختم کریں تو اس کا خاتمہ بھی درود شریف پر ہو۔

انیسواں موقع درود شریف پڑھنے کا صبح اور شام کا وقت ہے

صبح و شام کے وقت | طبرانی کی اس حدیث کے مطابق۔

عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیّ حین یصبح عشراً وحین یتسبی عشراً أدركته شفاعتی یوم القیمة (خصائص کبریٰ جلد دوم ص ۲۶)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شخص صبح ہوتے ہی اور شام ہوتے وقت مجھ پر دس دس بار درود پاک پڑھے گا تو وہ قیامت کے روز میری شفاعت سے مستفیض ہوگا۔

گناہوں کو مٹانے کیلئے

بیسواں مقام درود شریف پڑھنے کا گناہوں کے مٹانے کے لئے ہے۔ اصبہانی کی روایت ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

صلی اللہ علیہ وسلم صَلُّوا عَلَیَّ فَإِنَّ
صَلَاتِكُمْ عَلَیَّ كَفَّارَةٌ لِّكُمْ

اخصائص کبریٰ ص ۲۶

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ مجھ پر درود پڑھا کرو کیونکہ درود
پاک مجھ پر بھیجتا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے

خطبہ نکاح کے وقت^{۲۱} | اکیسواں موقع درود پاک پڑھنے کا خطبہ نکاح کے وقت ہے
اس کے متعلق ایک اثر ہے جسے اسماعیل بن زیاد نے

روایت کیا ہے۔

ضحاک رحمۃ اللہ علیہ آیت اِن اللّٰهُ وَمَلَائِكَتُهٗ

يُصَلُّونَ كِي تَفْسِيرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى

عَنْهَا سَعَى اس طرح روایت کرتے ہیں کہ اس

فقرہ کے یہ معنی ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ

تمہارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ثنا

فرماتا ہے اور مغفرت کرتا ہے اور اپنے فرشتوں

کو آپ کے لئے استغفار کا حکم دیتا ہے اور

يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا

تسليما کے یہ معنی ہیں کہ تم اے ایمان والو!

ان کی ثنا کرو اپنی نمازوں میں اور اپنی مسجدوں میں اور ہر جگہ اور نکاح کے خطبوں میں کہیں

آپ کو نہیں بھولنا چاہیے۔

ابا یسواں مقام درود شریف پڑھنے کا وضو کے وقت ہے۔ امام شعرانی

رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں روایت کرتے ہیں۔

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے

تھے کہ جو شخص مجھ پر درود پاک نہ پڑھے اس کا

(کامل) وضو نہیں ہوتا۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

يَقُولُ لَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

۲۳ اکتشاف الغیب جلد اول ص ۲۴۲

گھر میں داخل ہوتے وقت | تیسواں موقع درود شریف پڑھنے کا گھر میں

داخل ہونے کے وقت ہے اس کے بارے میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں یہ روایت بیان کی ہے۔

حضرت عمر بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے کہ جب تم گھروں میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام دو۔ فرمایا کہ اگر گھر کوئی نہ ہو تو یہ کہے۔ سلام و رحمت اور برکت اللہ تعالیٰ کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہو اور ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو اور گھر والوں پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکت ہو۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى نَادَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ قَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةً مِنَ اللَّهِ وَبَرَكَاتَهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ السَّلَامُ عَلَىٰ أَهْلِ الْبَيْتِ وَرَحْمَةً مِنَ اللَّهِ وَبَرَكَاتَهُ (اشفاء جلد دوم ص ۵۲)

ملا علی قاری علیہ رحمت الباری اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ رحمتہ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روح مقدس تمام مسلمانوں کے گھروں حاضر ہوتا ہے اشرح شفا ملا علی قاری ص ۴۴ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر و ناظر ہیں اور یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے۔ الحمد للہ رب العالمین اور حافظ ابو موسیٰ مدینی نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دربار رسالت میں اپنے فقر اور تنگی معاش کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ جب تو اپنے گھر داخل ہو تو خواہ وہاں کوئی ہو یا نہ ہو۔ السلام علیکم کہہ کر مجھ پر سلام پڑھ اس کے بعد ایک مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھ لے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس ورد کی برکت سے اللہ تعالیٰ

عن سهل بن سعد قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فشكا إليه الفقر وضيق العيش أو المعاش فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخلت منزلك فسلم ان كان فيه احد اولم يكن فيه احد ثم سلم على و اقرأ قل هو الله احد مرة واحدة

نے اس پر اس قدر رزق کی افراط کی کہ اس نے اپنے ہمسایوں اور قرابت داروں تک کو اس سے فائدہ پہنچایا۔

فَعَلَ الرَّجُلُ قَادِرَ اللَّهِ عَلَيْهِ
الرِّزْقَ حَتَّىٰ افادَ عَلَىٰ جِيرَانِهِ وَ
قَرَابَاتِهِ انْسِيمَ الرِّيَاضِ ج ۳ ص ۲۶

چوبیسواں مقام درود شریف کے پڑھنے کا اس وقت ہے کہ جب انسان کوئی بات یا

کوئی بات بھول جانے کے بعد

شئی بھول جلتے۔ ابو موسیٰ المدینی نے یہ روایت بیان کی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ درود پڑھو خدا نے چاہا تو وہ بھولی ہوئی چیز تم کو یاد آجائے گی۔

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا نَسِيتُمْ شَيْئًا فَضَلُّوا عَلَيَّ
تَذْكُرُوهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى .
النوار محمدیہ من مواہب اللدینہ ص ۲۳۱

پچیسواں موقع درود شریف پڑھنے کا کوئی کوئی حاجت پیش آنے کے وقت ہے

کوئی حاجت پیش آنے کے وقت

خالد بن طمان سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے گا تو اس کی ستر حاجتیں پوری ہوں گی۔

اصحابی کی اس حدیث سے ثابت ہے
عن خالد بن طهات قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من صلى
علي صلوة واحدة قضيت له
مائة حاجة اخصال ص ۲۶ کبری ج ۲ ص ۲۶

انام ترمذی نے اس باب میں یہ حدیث ذکر کی ہے۔

عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی کوئی حاجت اللہ تعالیٰ یا انسانوں میں سے کسی کے ساتھ متعلق ہو

عن عبد الله بن اوفى قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من
كانت له الى الله حاجة او الى احد
من بني آدم فليتوضأ فليحسن الوضوء

وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز
نماز پڑھے پھر خدا تعالیٰ کی تعریف کرے
اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پر درود پڑھ کر یہ دعائے لاله الا اللہ
آخر تک۔

ثُمَّ لِكُلِّ رَكْعَتَيْنِ ثَمَّ لَيْتِنِ عَلَى
اللَّهِ وَلَيُّصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
إِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمِ الْكَرِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ
رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُرَجِّبَاتِ رَحْمَتِكَ
وَعَزَائِمِ مَغْفِرَتِكَ وَالْعَيْمَةَ مِنْ
كُلِّ بَرٍّ وَسَلَامَةٍ مِنْ كُلِّ إِشْمٍ
لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَبًّا
إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةَ هِيَ لَكَ إِلَّا
قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّحِيمِينَ .

(ترمذی شریف)

چھبیسواں موقع درود شریف پڑھنے کا کان بچنے کے وقت ہے
۲۶ | کان بچتے وقت طبرانی میں یہ حدیث مروی ہے۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کا کان
بچنے لگے تو مجھے یاد کرو اور مجھ پر درود پڑھو۔

عن ابی رافع قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا طنت
اذن احدكم فليدكرني و
ليصل علي . (جواهر البحار جلد ۴ ص ۱۶۷)

۲۷ | سوتے وقت ستائیسواں مقام درود پاک پڑھنے کا سوتے وقت ہے۔ اس باب
میں ابوالشیح نے یہ حدیث روایت ہے۔

ابو قریصافہ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا فرمایا کہ میں
نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
ہوئے سنا ہے کہ جو شخص سوتے وقت سورہ
تبارک الذی پڑھ کر چار بار یہ دعا جو خط کشیدہ ہے،

قال ابو قريصافه سبعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول
من ادى الى فراشه ثم قرأ
تبارك الذي بيده الملك ثم قال

پڑھے تو اللہ تعالیٰ دو فرشتے مقرر فرماتا ہے
کہ وہ آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔
یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فلاں شخص
کا بیٹا آپ پر سلام معہ رحمت کے عرض کرتا
ہے۔ آپ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میری
طرف سے بھی اس پر سلام اور رحمت و
برکت خدا کی نازل ہو۔

اللَّهُمَّ رَبَّ الْحَلِّ وَالْحَرَمِ وَرَبَّ الْبَلَدِ
الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ
الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِحَقِّ كُلِّ آيَةٍ أَنْزَلْتَهَا
فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بَلَّغْ رُوحَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي تَحِيَّةً
وَسَّلَامًا أَرْبَعِ مَرَاتٍ وَكُلَّ اللَّهُ
تَعَالَى بِهَا الْمَلِكِينَ حَتَّى يَأْتِيَ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَ لَنْ
لَهُ يَا مُحَمَّدُ أَنْ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ
يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ
فَيَقُولُ وَعَلَى فُلَانٍ مِنِّي السَّلَامُ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

اجلاء الافهام ص ۲۲۹

۲۸ ہر بھلائی کی بات شروع کرنے وقت
اٹھائیسواں موقع درود شریف پڑھنے
کا ہر بھلائی کی بات چیت شروع کرتے

وقت ہے۔ اس کی یہ صورت ہونی چاہیے کہ پہلے خدا کی حمد و ثنا کرے اس کے بعد
درود پاک پڑھے پھر جو کچھ بیان کرنا ہے وہ بیان کرے۔ اللہ کی حمد و ثنا اس لئے
ضروری ہے کہ امام احمد نے مسند میں اور ابو داؤد نے سنن میں بواسط ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پاک روایت کی ہے کہ
کلام لا یبدؤ فیہ بحمد اللہ فہو اجزم یعنی جو کلام اللہ کی حمد سے شروع نہ
کی وہ مقطوع البرکت ہے اور درود شریف اس لئے ضروری ہے کہ حدیث پاک
میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کل کلام لا ینکر
 اللہ فیہ فیبدأ بہ وبالصلوة علی
 فہواقطع ممحوق من کل بركة
 ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے ارشاد فرمایا کہ جس کلام کی ابتدا خدا کے ذکر
 اور درود سے نہ کی جائے وہ بے سزا کلام اور ہر
 بركت سے خالی ہے۔ (جلاء الافہام ص ۲۳۰)

۲۹ اذنان کے بعد
 انتیسواں مقام درود و سلام کا اذان کے بعد ہے۔ اگر پہلے اذان کے
 بعد بھی پڑھا جائے تو بھی باعث اجر ہے۔ اگرچہ اس مسئلہ میں
 بعض حضرات مخالف ہیں، مگر اہل سنت کے نزدیک یہ ایک مسحسن امر ہے۔
 ممانعت کی کوئی وجہ نہیں جنفیوں کی مشہور و معروف کتاب در مختار میں ہے۔

التسليم بعد الاذان حدث في ربيع
 الآخر سنة سبع مائة واحد وثمانين
 في عشاء ليلة الاثنين ثم يوم
 الجمعة ثم بعد عشر سنين احدث
 في الكل الا المغرب ثم فيها مرتين
 وهو بدعة حسنة. (در مختار ج ۱)
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوة
 و سلام پڑھنا نیا پیدا ہوا ربيع الآخر ۷۸۱ م
 میں عشر کی نماز میں دو شنبہ کی رات پھر جمعہ کے
 دن پھر دس سال کے بعد پیدا ہوا سب نمازوں
 میں سوائے مغرب کے پھر مغرب میں بھی دو
 بار سلام کہنا راجح ہو گیا اور یہ امر بدعت
 حسنة ہے۔ (باب الاذان)

اور امام سخاوی کے قول بدیع میں ہے کہ صلاۃ و سلام کی ابتداء حدیث
 سلطان صلاح الدین بن المظفر ایوبی کے حکم سے ہوئی۔ (رد المحتار جلد اول باب
 الاذان) اسی طرح حضرت عبدالوہاب شعرائی انصاری علیہ رحمت الباری اپنی کتاب
 کشف الغم عن جمیع الامور میں لکھتے ہیں۔

قال شيخنا رضي الله عنه لم يكن
 التسليم الذي يفعله المؤذون في
 ايام حياته صلى الله عليه وسلم
 من الخلفاء الراشدين. قال كان في
 ہمارے شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
 صلوٰۃ و سلام جسے مؤذن پڑھتے ہیں حضور
 اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خلفائے راشدین
 کے زمانہ میں نہیں تھا فرمایا کہ مصر میں روافض

ایام الروافض بصر شرعوا التسليم
 علی الخلیفة ووزرائه بعد الاذان الی
 ان توفی الحاکم یا مر الله وولوا اخته
 فسلموا علیها وعلی ووزرائها من النساء
 فلما تولى الملك العادل صلاح الدین
 بن ایوب فابطل هذه البدع و
 امر المؤذنین بالصلوة التسليم علی
 رسول الله صلی الله علیه وسلم
 بدل تلك البدعة وامر بها اهل
 الامصار ولقبری فجزاه الله خیرا
 اکشف الغمہ جلد ۱ ص ۷۸

کے عہد حکومت میں خلیفہ اور اس وزیروں پر
 اذان کے بعد سلام پڑھنا شروع ہوا یہاں تک
 کہ حاکم بامر اللہ مر گیا اور اس کی بہن خلیفہ بنی
 تو اس پر اور اس کی عورتوں و وزیروں پر سلام
 پڑھنا شروع کر دیا پس جب بادشاہ عادل
 صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے عمان حکومت
 اپنے ہاتھ میں لی تو اس بدعت کو مٹا دیا اور خود لو
 کی فرمان جاری کیا کہ وہ اس بدعت کے بدلے
 رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلاۃ و
 سلام پڑھیں اور اس کا حکم تمام شہریوں اور
 دیہاتیوں کو دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک جزا دے۔

فاضل بریلوی کا قابل دید فتویٰ | اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں قدس سرہ
 کا فتویٰ نقل کیا جاتا ہے جو آپ نے صلاۃ

خوانی کے بعد اذان کے بارے میں تحریر فرمایا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 ما قولکم رحمکم اللہ تعالیٰ کہ اذان کے بعد صلاۃ جیسا کہ جامع مسجد مصطفیٰ آباد
 وغیرہ میں رواج ہے جائز ہے یا نہیں بینوا وتوجروا

الجواب

اذان کے بعد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلاۃ و سلام عرض کرنا ملک عرب حکومت
 نجدیہ سے قبل اور مصر و شام وغیرہ بلاد دار الاسلام بلکہ خاص مسجد الحرام و مسجد اقدس مدینہ
 طیبہ مغرب کے سوا پانچوں وقت میں معمول ہے اور پانچ سو برس سے زیادہ گزے کہ اللہ
 علماء اس فعل پر تقریر و تسلیم کرتے آئے۔ بیشک جائز و مقبول ہے اور اس میں کسی
 طرح محذور شرعی نہیں حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر اقدس ہر

وقت، ہر آن مسلمانوں کا ایمان ایمان کی جان جان کا چین چین کا سامان ہے۔ الحمد للہ رب العالمین حضرت حق جل و علا فرماتا ہے۔ درفعنا لک ذکرک۔ اوچھا کیا ہم نے تیرے لئے تیرا ذکر اور ارشاد فرماتا ہے۔ انا اعطیناک الکوثر، بے شک ہم نے تمہیں ذکر کثیر عطا فرمایا اور فرماتا ہے۔ ان شانک ہو الا بتر، بے شک تیرا بدخواہ خود ہی بے برکت ہے قال فی المدارک ہوا لا بترالمنقطع عن کل لانت لان کل من یولدانی یوم القیمة من المؤمنین فہم اولادک واعقابک و ذکرک مرفوع علی المنابر علی لسان کل عالم و ذاکرانی آخر الدھر یبدأ بذكر اللہ ویثنی بذكرک وک فی الآخرة ما لا یدخل تحت الوصف یعنی حق تعالیٰ اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے تیرا دشمن ہی ہر خیر سے جدا ہے نہ تو کہ قیامت تک جتنے مسلمان پیدا ہوں گے سب تیرے بال بچے ہیں اور تیرا ذکر منبروں پر اور ہر عالم اور ہر ذکر کرنے والے کی زبان پر ابدالاباد تک بلند ہے۔ ہمیشہ خدا کے نام سے ابتدا ہوگی اور اس کے برابر ہی تیرا ذکر کہا جائیگا اور تیرے لئے آخرت میں جو خوبیاں ہیں وہ تو بیان سے باہر ہیں تو معلوم ہوا کہ تکثیر ذکر شریف حضور سیدالمحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حق تبارک و تعالیٰ کو محبوب اور معاذ اللہ ان کے ذکر کی کمی ان کے دشمنوں کی تمنا قسم اس کی جس نے ان کے ذکر کو ابدالاباد تک رفعت بخشتی کہ خدا کا چاہا ہوگا اور ان کے دشمنوں کی کبھی تمنا نہ برائے کی کہ روڑوں اسی امید میں زمین کا پیوند ہو گئے کہ کسی طرح ان کی یاد میں کمی واقع ہو مگر وہ خود ہی خاک میں ملتے گئے اور ان کا ذکر تو قیامت تک بلند ہے جس سے ہفت آسمان وزمین گونج رہے ہیں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

ابن جان اپنی صحیح اور ابویعلیٰ مسند میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انّ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اتانی جبرئیل فقال ان ربی وربک یقول تدری کیف رفعت ذکرک قلت اللہ اعلم قال اذا ذکرک ذکرک معی یعنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں میرے پاس جبرئیل نے آکر عرض کی میرا اور حضور کا پروردگار حضور
 سے ارشاد فرماتا ہے تم نے جانا میں کیوں کہ تمہارا ذکر بلند کیا میں نے کہا، خدا خوب
 جانتا ہے کہ یوں کہ جب میں یاد کیا جاؤں تم میرے ساتھ یاد کئے جاؤ گے۔ ابن
 عساکر کعب احبار سے روایت کرتے ہیں سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام
 نے اپنے صاحبزادے سیدنا شیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وصیت کی۔ کہلہا
 ذکر اللہ فاذا ذکر لی جنبہ اسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تو خدا کو یاد کرے اس
 کے برابر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لینا۔ خرابی اس کے لئے جو ان کا نام جینے کو
 شکر بتائے اور فرمایا فاكثره فان الملائكة تذکرة فی کل ساعاتها محمد
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد بکثرت کرنا کہ فرشتے ہر گھڑی آپ کی یاد کرتے رہتے
 ہیں۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب
 شیئاً اکثر من ذکرہ جو کسی چیز کو دوست رکھتا ہے اس کی یاد بہت کرتا ہے۔
 رواہ ابو نعیم والدیلمی عن ام المؤمنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 اور مروی ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر الانبیاء من العبادات
 و ذکر الصالحین کفارة ذکر انبیاء کا عبادت ہے اور ذکر نیکوں کا کفارہ گناہ رواہ
 فی مسند الفردوس عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور وار فرماتے
 ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر علی عبادۃ علی کا ذکر عبادت ہے۔ رواہ الدیلمی
 عن ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ اور تمام
 اویباء کے ذکر کی یہ فضیلتیں ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر تو حضور
 اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر ہے خوشی و شادمانی اور اللہ کی برکت و مسرت
 اس مسلمان کے لئے جس نے ان کے ذکر کو اپنا حرز جان بنایا اور ہر وقت اور ہر آن
 اس میں مشغول رہ کر لطف ایمان اٹھایا۔ برخلاف اس طامغی سرکش کے جو ذوق
 ایمان سے دفعۃً ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے۔ ذکر رسول اللہ حسن نیست اعوذ باللہ من
 خباثۃ العقیدۃ در مختار میں ہے۔ التسلیم بعد الاذان حدیث فی الریع الآخر

سنہ سبعاً و احدى و ثمانین فی عشاء لیلۃ الایثنین شو یوم
 الجبۃ شرب بعد عشر سنین حدث فی کل الا المغرب ثم
 فیہا مرتین و هو بدعة حسنة اذان کے بعد صلوٰۃ و سلام عرض کرنا شب
 دوشنبہ نماز عشاء ماہ ربیع الآخر ۸۱۸ھ قدسی میں حادث ہوا۔ پھر جمعہ کے دن پھر
 دس برس بعد مغرب کے سوا نمازوں میں پھر دو دفعہ مغرب میں بھی اور یہ ان تازہ
 باتوں میں ہے جو نیک و محمود ہیں۔ امام شمس الملئتہ والدین سخاوی قول البدیع پھر
 علامہ عمر بن نجیم نہر الفائق شرح کتہ الدقائق پھر فاضل محقق مولانا امین الملئتہ والدین
 شامی رد المحتار علی الدر المختار میں فرماتے ہیں والصواب من الاقوال انها بدعة
 حسنة حق بات یہ ہے کہ وہ بدعت حسنة ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدہ المذنب احمد رضا خان البریلوی

کتبہ

عفی عنہ محمد بن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی ۱۳۰۱ھ
 عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان قادری

محمد شاہ عفا اللہ عنہ

محب الرسول
 عبد القادر ۹ھ قادری

مطبع الرسول عبدالمقتدر ۱۳۸۹ھ

اصاب من اجاب
 حرره الفقیر عبد القادر عفی عنہ

۳۰
 روضہ اطہر کی زیارت کے وقت
 تیسواں موقع گنبد خضرا۔ روضہ اطہر کی زیارت

الوار و برکات ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب روضہ مقدسہ کی زیارت
 کی سعادت نصیب ہو تو اپنے قلب کو نہایت ہیبت اور تعظیم سے بھر پور کر لے گویا
 کہ وہ حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کر رہا ہے اور آپ میرا
 سلام سن رہے ہیں۔ نہایت عجز و نیاز سے قبلہ کی جانب سے روضہ نور پر حاضری ہو اور

بقدر چار ہاتھ فاصلہ سے کھڑا ہو اور نیچی نگاہ رکھتے ہوئے نہایت خشوع و خضوع اور ادب و احترام سے یہ پڑھے۔

آپ پر سلام اے اللہ کے رسول، آپ پر سلام اے اللہ کے نبی، آپ پر سلام اے اللہ کے امین، آپ پر سلام اے اللہ کے حبیب، آپ پر سلام اے اللہ کے منتخب۔
 آپ پر سلام اے اللہ کے برگزیدہ
 آپ پر سلام اے احمد
 آپ پر سلام اے محمد
 آپ پر سلام اے ابوالقاسم
 آپ پر سلام اے ارسم بدامٹانے والے
 آپ پر سلام اے آخر آنے والے، آپ پر سلام اے جمع کرنے والے، آپ پر سلام اے بشارت دینے والے، آپ پر سلام اے ڈرانے والے
 آپ پر سلام اے پاک
 آپ پر سلام اے طاہر
 آپ پر سلام اے اولاد آدم سے زیادہ بزرگ
 آپ پر سلام اے رسولوں کے سردار
 آپ پر سلام اے خاتم النبیین
 آپ پر سلام اے پروردگار عالم کے رسول
 آپ پر سلام اے نیکی کے قائد
 آپ پر سلام اے مچھلائی کے فاتح
 آپ پر سلام اے رحمت کے نبی

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا أَمِينَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ
 اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَحْمَدُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَاحِي السَّلَامِ
 عَلَيْكَ يَا عَاقِبَ السَّلَامِ عَلَيْكَ
 يَا حَاشِرَ السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا بَشِيرَ
 السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا كَذِيرَ
 السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا طَهْرَ
 السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا طَاهِرَ
 السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا أَكْرَمَ وُلْدِ آدَمَ
 السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ
 السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ
 السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا قَاعِدَ الْخَيْرِ
 السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا فَاتِحَ السَّبْرِ
 السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ

اور جب بھی عاقل لوگ آپ کے ذکر سے غافل ہوں اللہ تعالیٰ آپ پر اولین میں درود بھیجے اور آپ پر آخرین میں درود بھیجے اس سب سے افضل اور اکمل اور اعلیٰ اور اجل اور پاکیزہ جو اللہ نے اپنی ساری مخلوق میں سے کسی پر بھیجا ہو جیسا کہ اس نے نجات دی ہم کو آپ کی برکت سے گمراہی سے اور آپ کی وجہ سے اندھے پن سے اور ہم کو ہدایت دی آپ کی برکت سے جہالت سے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول آپ پر سلام اے امت کے رہنما۔ آپ پر سلام اے سردار ان لوگوں کے جو قیامت میں روشن چہرے والے اور روشن ہاتھ پاؤں والے ہونگے۔ آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر سلام جن سے اللہ نے پلیدی دور کی اور انہیں پاکیزہ ترین بنا دیا آپ پر اور آپ کے صحابہ پر سلام اور آپ کی ازواج مطہرات پر جو سائے مومنوں کی مائیں ہیں یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہم لوگوں کی طرف سے ان سب سے بڑھ کر جزائے خیر عطا فرمائے جتنی کہ کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی امت کی طرف عطا فرمائی ہو اور اللہ آپ پر درود بھیجے

وَصَلَّىٰ عَلَيْكَ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ
اَفْضَلُ وَاَكْمَلُ وَاَعْلَىٰ وَاَجَلُّ وَاَطْيَبُ
وَاَطْهَرُ مَا صَلَّيْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِيْهِ
كَمَا اسْتَنْقَدْنَا بِكَ مِنَ الضَّلٰلَةِ
وَبَصُرْنَا بِكَ مِنَ الْعِبَادِيَةِ وَهَدَانَا
بِكَ مِنَ الْجَهَالَةِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدًا لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّكَ عَبْدٌ وَّرَسُوْلُهُ وَاَمِيْنُهُ
وَصَفِيْئُهُ وَخَيْرُتُهُ مِّنْ خَلْقِيْهِ
وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ
وَاذِيْتَبَ الْاِمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا هَادِيَ الْاُمَّةِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمَجْلِيْنَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ اَهْلِ بَيْتِكَ
الَّذِيْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمْ الرِّجْسَ
وَطَهَّرَهُمْ طَهِيْرًا السَّلَامُ عَلَيْكَ
وَعَلَىٰ اصْحَابِكَ الطَّيِّبِيْنَ وَعَلَىٰ اَزْوَاجِكَ
الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ
جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلًا مَا جَزَىٰ
نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهِ وَّرَسُوْلًا عَنْ
اُمَّتِهِ وَصَلَّىٰ اللّٰهُ كُلَّمَا ذَكَرَكَ
الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْكَ
الْغَافِلُوْنَ

اور اس کے امین اور اس کے صنفی اور ساری
مخلوق میں سے اس کی برگزیدہ ذات ہیں اور
اس کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ کی رسالت
کو پہنچا دیا اور اس کی امانت کو ادا کر دیا امت
کے ساتھ پوری پوری خیر خواہی فرمائی اور اپنے
دشمنوں سے جہاد کیا اور اپنی امت کی رہنمائی

وَجَاهَدْتَ عَدُوَّكَ وَهَدَيْتَ
أُمَّتَكَ وَعَبَدْتَ رَبَّكَ حَتَّىٰ آتَاكَ
الْيَقِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أَهْلِ
بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ وَسَلَّمَ وَشَرَّفَ
وَكَرَّمَهُ وَعَظَّمَهُ

(اجیاء العلوم جلد اول ص ۲۶۶)

فرمائی اور اپنے رب کی عبادت کی یہاں تک کہ یقین (اجل) پہنچ گیا۔ آپ پر آپ کی اہل بیت پر
جو پاک ہیں۔ اللہ کی رحمت نازل ہو۔

فاؤدہ :- اگر ہر جگہ صلوٰۃ و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو بہت بہتر ہے یعنی
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
نَبِيَّ اللَّهِ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

۳۱ اکتیسواں درود شریف پڑھنے
مسجد قبا، مسجد نبوی، وادی بدر، جبل احد پر

مقدس، مسجد قبا، وادی بدر، جبل احد وغیرہ ہیں جب مدینہ منورہ کے مکانات اور
درختوں وغیرہ نظر آئیں تو درود پاک کثرت سے پڑھنا چاہیے اور جتنا قریب ہوتا جائے
اتنا ہی درود شریف میں اضافہ کرتا جائے اس لئے کہ یہ مواقع وحی اور قرآن مجید کے
نزول سے معمور ہیں۔ اس جگہ سے اللہ کے دین اور اس کے پاک رسول صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی اشاعت ہوئی ہے۔ یہ فضائل اور خیرات کے مناظر ہیں۔ غرضیکہ محبوب
رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام آثار شریفہ اور گزرگاہوں اور قیام گاہوں
پر صلوٰۃ و سلام بکثرت پڑھنا چاہیے۔ عبدالرزاق باسناد صحیح روایت کرتے ہیں
کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے
پہلے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر عرض کرتے السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک

یا ابا بکر السلام علیک یا ایتناہ (جذب القلوب ص ۲۱۶) اگرچہ اور مواقع درود پاک پڑھنے کے ہیں مگر اختصار کی وجہ سے کتاب میں درج نہیں کئے گئے۔

تیسری فصل

وہ مقامات جہاں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے

سات مقامات ہیں | علمائے دین فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل سات مقامات پر درود پاک پڑھنا مکروہ ہے ۱۔ حالت جماع ۲۔ حالت بول و ہلانہ ۳۔ ترویج مبیع میں ۴۔ لغزش قدم کے وقت ۵۔ تعجب کے وقت ۶۔ ذبح کے وقت ۷۔ پھینکنے کے وقت (شامی جلد اول کتاب الصلوٰۃ باب صفتہ الصلوٰۃ) علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تشہد اول میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آجائے تو درود پاک پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اسی طرح نام مبارک قرأت یا خطبہ میں سنئے تو درود شریف (دل میں پڑھ لے) زبان سے نہ پڑھے۔ اس لئے قرأت اور خطبہ کا سننا واجب ہے اور اگر خود قرآن پڑھتا ہو اور نام مبارک آجائے تو درود شریف نہ پڑھے۔ بعد فراغت پڑھ لے تو اچھا ہے۔ (شامی)

اس میں تین فصلیں ہیں

پہلی فصل

امت کی کا صلوٰۃ و سلام دربار رسالت میں پیش کیا جاتا ہے اور آپ سلام کا جواب ارشاد فرماتے ہیں

اس باب میں مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ وارد ہوئی ہیں جو مختلف کتب سے لی گئی ہیں۔

- ۱۔ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ملئکة سبّحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام رواہ نسائی والدارمی (مشکوٰۃ شریف ص ۸۶)
- ۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یسلم علی الارض اللہ علی روحی حتی اردد علیہ السلام رواہ ابو داؤد والہیثمی فی الدعوات الکبیر (مشکوٰۃ شریف ص ۸۶)
- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں وہ میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔
- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص مجھ پر سلام نہیں بھیجتا مگر اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم برزخ میں زندہ ہیں اور یہاں روح لوٹانے کا یہ مطلب نہیں کہ بدن مبارک میں روح نہیں تھی

بلکہ مطلب یہ ہے کہ روح مبارک جو مشاہدہ رب العزت میں مستغرق ہے اس کو اس حالت سے افانقت دے کر اس عالم کی طرف متوجہ کرتے ہیں تاکہ صلوٰۃ و سلام سنیں اور اس کا جواب دیں (مظاہر حق جلد اول ص ۳۰۷) ابن بخار ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک سال حج کیا اور بیتہ پاک میں روضۃ اطہر پر حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو اندر سے وعلیک السلام کی آواز آئی۔ (جذب القلوب ص ۱۹۹)

۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعتُ رسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول لا تجعلوا بیوتکم قبوراً ولا تجعلوا قبری عبداً وصلوا علیّ فان صلواتکم تبلغنی حیث کنتم (رواہ نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو عید نہ بناؤ مجھ پر درود پڑھو بیشک تمہارا درود پڑھنا تم جہاں کہیں بھی ہو مجھے پہنچ جائے گا۔

مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۶

گھروں کو قبریں نہ بناؤ مطلب یہ ہے کہ مثل مردوں کے ان میں پڑے اور سوئے رہو اور کچھ عبادت اور نماز ان میں ادا نہ کرو۔ بلکہ جیسے مسجدوں میں عبادت کر کے انوار حاصل کرتے ہو اسی طرح گھروں میں بھی عبادت کیا کرو تاکہ انوار اور برکات اس کے گھر اور گھر والوں کو پہنچیں۔ فرائض مساجد میں ادا کرو اور نوافل گھر میں پڑھو کیونکہ نوافل گھر میں ادا کرنے افضل ہیں۔ اور میری قبر کو عید نہ ٹھہراؤ گا مطلب یہ ہے کہ میری قبر انوار کو مثل عید گاہ کے نہ کرو کہ جمع ہو اس پر زینت اور سرور اور لہو لعب کے ساتھ کہ موجب غفلت کا ہے اور یا یہ مطلب ہے کہ میری قبر شریف کی زیارت کو مثل عید نہ کرو کہ سال میں بھر میں ایک دو بار حاضر ہوا کرو۔ پس اس صورت میں رغبت دلائی اوپر کثرت زیارت اپنی کے اور حاضر ہونے کے اس بار گاہ پشت پناہ میں رزقنا اللہ تعالیٰ۔ پھر ارشاد فرمایا کہ مجھ پر درود بھیجو اور اندیشہ بعد مسافت کا نہ کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ کو پہنچتا ہے جہاں بھی پڑھو اس

میں تسلی فرمائی۔ مشتاقوں کو اگرچہ وہ دور ہوں لیکن چاہیے کہ توجہ اور حضور قلبی سے غافل نہ ہوں۔ مصرعہ

قرب جانی چوں بود بعد مکانی سہلست

۱ مظاہر حق جلد اول ص ۳۰۶

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک میری امتی کا درود ہر جمعہ کے روز مجھ پر پیش کیا جاتا ہے پس مجھ پر بکثرت درود پڑھنے والے میرے زیادہ قریب ہونگے درجے کے اعتبار سے۔

۴۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صلوة امتی تعرض عنی فی کل یوم جمعة فمن کان اکثرہم علی صلوة کان اقربہم منی منزلة۔

رواہ البیہقی مرفوعاً باسناد حسن

(الواقع النوار ص ۲۸۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرے اور میری قبر انور کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا

۵۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائياً بلغته۔ شفاء ج ۲ ص ۶۳

ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پاک پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا کر رکھی ہے۔ پس جو شخص بھی مجھ پر تکیا مت تک درود پاک بھیجتا ہے وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے

۶۔ عن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وکل بقبری ملکاً اعطاه اسماء الخلائق فلا یصلی علی احدی الی یوم القیامۃ الا ابغنی باسمہ واسم ابیہ ہذا فلان بن فلان قد صلی

فَلْيَكُ اجزاء البحر جلد ۴ ص ۱۵۳) باپ کا نام لے کر درود بھیجتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر درود بھیجا ہے
 امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی مسلمان کی بزرگی و شرافت کے لئے اتنا ہی کافی ہے اس کا نام خیر کے ساتھ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آجائے۔

الحمد لله رب العالمين

عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
 امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم جہاں بھی ہو مجھ پر صلاۃ و سلام بھیجو کیونکہ تمہارا درود پڑھا ہوا مجھ کو پہنچتا ہے۔
 حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

۷۔ عن الحسن عنه صلى الله عليه

وسلم حينما كنتم وصلوا على

فان صلواتكم تصلغني

اشفاء شريف جلد دوم ص ۶۴

۸۔ عن ابن عباس ليس احد من

امّة محمد صلى الله عليه وسلم

يسلم عليه ويصلي عليه الا بلغه

(اشفاء شريف ص ۶۴)

ہیں کہ امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جو فرد آپ پر صلاۃ و سلام پڑھتا ہے وہ آپ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔

۸۔ عن ابن شهاب بلغنا ان رسول

الله صلى الله عليه وسلم قال كنزوا

من الصلوة على نبي الليلة الزهراء و

اليوم الازهر نياتها يؤدى ان عنكم

وان الارض لا تأكل اجساد الانبياء

وما من مسلم يصلي على الاحلها ملك

حتى يؤدى بها الى ويسئبه حتى ان الله

ليقول ان فلانا يقول كذا وكذا

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں کہ تم رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ روشن رات جمعرات اور روشن دن جمعہ میں مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو۔ بیشک یہ دونوں تم سے مجھے درود پہنچاتے ہیں اور زمین انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بدنوں کو نہیں کھاتی ہے اور جو مسلمان مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اسے فرشتہ اٹھا کر میرے

پاس پہنچا دیتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ فلاں شخص
نے صلوٰۃ و سلام آپ پر بھیجا ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میرے اوپر جمعہ کے دن بکثرت درود بھیجا کرو
اس لئے کہ یہ ایسا دن مبارک ہے کہ فرشتے اس
میں نازل ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر
درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے
ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا
رسول اللہ آپ کے انتقال کے بعد بھی آپ نے
فرمایا (ہاں انتقال کے بعد بھی) اللہ تعالیٰ نے
زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء کے

۹۔ عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اکثرُوا مِنَ
الصَّلَاةِ عَلٰی یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ یَوْمٌ
مَشِهُوٌّ وَتَشْرَهُدُ الْمَلَائِكَةُ دَائِرَاتٍ
أَحَدًا لَّنْ یُصَلِّیَ عَلَیَّ إِلَّا عَرَضَتْ عَلَیَّ
صَلَاتُهُ حَتَّى یَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ
وَبَعْدَ السَّوْتِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی
الْأَرْضِ أَنْ یُرْزَقَ تَائِعٌ كُلُّ أَحْسَادٍ لَّا نَبِیَّاءَ
عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَذَبَّی اللّٰهُ
حَتَّى ۱۰۔ (رواہ ابن ماجہ مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۱)

بدنوں کو کھائے۔ اللہ کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو تمام مخلوق
کی باتیں سن لینے کی قوت اس نے عطا فرمائی ہے
وہ قیامت تک میری قبر اقدس پر کھڑا رہے گا
میری امت میں سے کوئی شخص مجھ پر درود نہ پڑھے گا
مگر وہ فرشتہ عرض کرتا ہے اے احمد فلاں نام والا
فلاں باپ کے بیٹے نے آپ پر اس طرح (یا) اتنی
بار آپ پر درود پڑھا ہے اور پروردگار رضامن
ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا تو اللہ
تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجے گا۔ اگر اس نے

۱۰۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم إنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ
الْمَخْلَاقِ فَهُوَ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِی حَتَّى
تَقُومَ السَّاعَةُ لَیْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِیْ
یُصَلِّیْ عَلَیَّ صَلَاةً إِلَّا قَالَ یَا أَحْمَدُ فَلَ
نِ ابْنِ فُلَانٍ بِاسْمِهِ وَاسْمِ آبِیهِ
یُصَلِّیْ عَلَیْكَ كَذَا وَذَکَا وَضَبَّتْ لِی
الرَّبُّ أَنْ مَنْ صَلَّى عَلَیَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ عَشْرًا وَإِنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ

(جلد سوم ص ۵۳)

بہر سلام ممکنہ رنجہ در جواب آن لب
 کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو
 جواہر البحار جلد چہارم ص ۱۶۵
 زیادہ کیا تو اللہ تعالیٰ بھی زیادہ کرے گا۔

تلك عشرة كاملة

حکایت حضرت سلیمان بن سحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ میں نے عرض کی یا رسول جو لوگ حضور کے روضہ اطہر پر حاضری دیتے ہیں اور آپ پر سلام و صلوات پیش کرتے ہیں۔ کیا آپ کو ان کے صلوات و سلام کا علم ہوتا ہے حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں مجھے علم ہوتا ہے اور میں ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔ اجذب القلوب ص ۱۹۹ شفاء شریف جلد دوم ص ۶۲

فائدہ کتنی بڑی سعادت ہے اس مسلمان کے لئے جس کا نام اور اس کے والد کا نام دربار رسالت میں پیش ہو اور پھر رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے سلام کا جواب عطا فرما کر اپنی دعائے خیر و سلامت سے یاد فرمائیں۔ اگر تمام عمر کے سلاموں کا ایک جواب بھی آئے تو سعادت ہے۔ چہ جائیکہ ہر سلام کا جواب آئے۔

دوسری فصل

سید و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے نیاز مند امتی کا سلام بلا واسطہ سنتے ہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر دور سے صلاۃ و سلام بھیجا جائے تو حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ پشت پناہ میں فرشتے پہنچاتے ہیں اور آپ نہیں سن سکتے۔ البتہ سب گنبد پر امتی کا صلاۃ و سلام آپ خود سنتے ہیں۔ ان کو یہ دھوکا احادیث مذکورہ بالا سے ہوا ہے کہ دور سے صلاۃ و سلام دربار رسالت میں پہنچایا جاتا ہے مگر ان کا یہ زعم غلط ہے کیونکہ صلاۃ و سلام کے پہنچانے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنے امتی کا صلاۃ و سلام نہیں سنتے۔ جیسا کہ بارگاہ النبی میں بندوں کے اعمال فرشتے ہی پیش کرتے ہیں تو اس زعم باطل کے موافق تو لازم آئے گا کہ اللہ جل شانہ بھی معاذ اللہ ثم معاذ اللہ بندوں کے اعمال سے ناواقف ہیں فقیر یہ بات کہنے سے ذرا بھر باک محسوس نہیں کرتا کہ ایسے لوگ نہ تو شان الوہیت سے واقف ہیں اور نہ ہی شان رسالت سے۔ بلکہ اپنے زعم باطل کے بھاری ہیں اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے۔ درحقیقت بات یہ ہے کہ ایسے امور انتظام و حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔ شہنشاہ کا جاہ و جلال اس بات کو چاہتا ہے کہ اعمال وغیرہ فرشتے ہی میری بازگاہ میں پیش کریں۔ تاکہ اس بارگاہ کی عظمت و بزرگی خوب عیاں ہو۔ ایسا ہی سلطان دارین محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان و شوکت اس بات کی مقتضی ہے کہ فرشتے ڈاکہ بن کر علاموں کا صلاۃ و سلام دربار رسالت میں پیش کریں۔ اسی میں رحمتہ للعالمین کے دربار کی عظمت ہے۔ مجھے ان لوگوں کی یہ بات ابھی تک سمجھ نہیں آئی کہ جب سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روضہ اطہر میں آرام فرماتے ہوئے علاموں کا صلاۃ و سلام سن لیتے ہیں جبکہ وہ غلام گنبد خضراء

پر حاضر ہوتے ہیں، اور دور والے کا صلوٰۃ و سلام نہیں سنتے۔ تو جیسے دور سے بحر و بہر، کوہ و صحرا وغیرہ حامل موجود ہیں۔ ایسے ہی گنبد خضرا کی دیوار میں چاروں طرف سکہ کی نہیں اور مٹی مبارک و غلاف شریف وغیرہ اشیاء حامل ہیں جب یہ چیزیں صلاۃ و سلام سننے سے مانع نہیں تو کوہ و صحرا اور بحر و بر کیوں حامل بن سکتے ہیں وزن دار ہے اور قابل غور ہے۔ اہل سنت کہتے ہیں کہ جو ذات مقدس قریب سے صلاۃ و سلام سنواتی ہے تو وہی ذات پاک اس بات پر بھی قادر ہے کہ دور سے بھی سنو ادے۔ الحمد للہ رب العالمین

ایک اور بات قابل توجہ ہے کہ حدیث پاک میں ہے کہ گنبد خضرا پر ایک فرشتہ موجود رہتا ہے جو تمام امتیوں کا صلاۃ و سلام جو دور سے بھیجتے ہیں سن کر دربار رسالت میں پیش کرتا ہے جب فرشتے میں یہ خدا داد طاقت ہے کہ مشرق و مغرب اور دور و راز سے صلاۃ و سلام سن لیتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو یہ طاقت مرحمت نہیں فرمائی کہ اپنے غلاموں کا دور و نزدیک سے صلاۃ و سلام سن سکیں۔ ضرور اور بالیقین اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب کو ایسی طاقتیں عنایت فرمائی ہیں جو کسی جن و بشر اور ملائکہ کو نصیب نہیں فرمائیں۔ اس کے علاوہ خود سید الاولین و الآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اپنے کانوں سے اپنے نیاز مند غلاموں کا صلاۃ و سلام سنتا ہوں اب تو جھگڑا ہی ختم ہو گیا ہے۔ دلائل الجبر ات وہ کتاب ہے جس کو پیشوائے امت نے تسلیم کیا ہے اور اس کی بہت تعریف و توصیف فرمائی ہے۔ اسی کتاب میں سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے۔

بَارَكَ اللهُ فِي رَسُولِ اللَّهِ
قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ صَلَاةَ الْمُصَلِّينَ عَلَيْكَ
وَمَنْ غَابَ وَمَنْ يَأْتِي بَعْدَكَ
مَا حَالُهُمَا عِنْدَكَ فَقَالَ أَسْمَعُ

بارگاہ رسالت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ
کیا آپ ان لوگوں کا صلاۃ و سلام جو آپ سے
دور ہیں اور ان لوگوں کا جو حضور کے بعد
آئیں گے جلتے ہیں ان کا حال آپ کے نزدیک

کیسا ہے۔ آپ کے ارشاد فرمایا میں اہل محبت کے صلاۃ و سلام کو خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں اور ان کے غیر کا صلوٰۃ و سلام مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

صَلَاةَ أَهْلِ مَحَبَّتِي وَأَعْرِفُهُمْ
وَتُعْرِضُنَّ عَلَيَّ صَلَاةَ غَيْرِهِمْ عَرَضًا
ادلائل الخیرات ص ۷۷

علامہ شیخ عبدالرحمن صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے تبنیہ الغافلین کے حوالہ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے روز اور جمعہ کی رات بکثرت درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمام دنوں میں تمہارا درود میرے پاس فرشتے پہنچاتے ہیں مگر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن میں اپنے کانوں سے سنتا ہوں جو بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

قال النبي صلى الله عليه وسلم
أَكْثَرُ دَائِمَاتِ الصَّلَاةِ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّ فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ
تَبْلُغُنِي الْمَلَائِكَةُ صَلَوَاتِكُمْ إِلَّا لَيْلَةَ
الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنِّي أَسْمَعُ
صَلَاتِي مِمَّنْ يُصَلِّي عَلَيَّ بِأَذُنِي
انزهة المجالس جلد دوم ص ۹

جب یوم جمعہ اور شب جمعہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے امتی کا صلوٰۃ و سلام سنتے ہیں تو باقی دنوں میں بھی سن سکتے ہیں ثبوت ہوا کہ صلاۃ و سلام حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی سنتے ہیں اور فرشتے بھی پیش کرتے ہیں یہاں جمعہ اور شب جمعہ کی تخصیص محض ترغیب کے لئے ہے کہ ان میں بکثرت درود پاک پڑھا جائے۔ ورنہ سہ کار تمام دنوں صلاۃ و سلام سنتے ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ جن کی علمیت و محدث دہلوی کا فیصلہ تہذیب و تہذیب کے شاہ عبدالعزیز دہلوی جیسے حضرات قائل ہیں۔ مدارج النبوت شریف فرماتے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد کرو
کہ کن اور درود بفرست و باش

اور درود بھیجا اور درود بھیجا اور درود بھیجا اور حالت ذکر میں
ایسے رہو گویا کہ حضور حالت حیات میں تمہارے
سامنے ہیں تم ان کو دیکھتے ہو۔ ادب مجلال
اور تعظیم و معیت سے رہو اور یقین جانو کہ
حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم دیکھتے ہیں اور تمہاری کلام سنتے ہیں کیونکہ
آپ صفات الہی سے متصف ہیں اور اللہ
کی ایک صفات یہ ہے کہ میں اپنے ذاکر کا
ہمنشین ہوں۔

در حال ذکر گویا حاضر است پیش تو
در حالت حیات و معیت تو اور امتداد
باجلال و تعظیم و معیت و جیابدا نکر و
علیہ السلام سے پند و سنو و کلام ترا
زیر کہ و علیہ السلام متصف است
بصفات الہیہ و یکے از صفات الہی آنست
کہ انا جلیس من ذکرنی۔

مدارج النبوت جلد دوم ص ۷۸۷، ۷۸۸

تیسری فصل

درود شریف بصیغہ ندا جائز ہے اور عشاق کا معمول ہے

بعض لوگ اس درود شریف پڑھنے کو بھی منع کرتے ہیں جو بصیغہ ندا ہو کیونکہ
ان کے نزدیک رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بصیغہ ندا پکارنا جائز ہے اسی
لئے وہ اس درود شریف کو بھی ناجائز کہتے ہیں جو بصیغہ ندا ہو۔ اہل سنت کے نزدیک
محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بصیغہ ندا پکارنا جائز ہے۔ اس لئے
ان کے ہاں درود شریف بصیغہ ندا بھی جائز ہے۔ لہذا پہلے یہ ثابت کرنا ہے، کہ
آقائے رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو درود نزدیک سے پکارنا بصیغہ ندا جائز
ہے اور اولیاء و علماء کرام معمول ہے۔ اس مسئلہ کے ثبوت کے لئے فاضل بریلوی
قدس سرہ کا فتویٰ نقل کیا جاتا ہے جو دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ وہو هذا فانظر فانه
عجیب۔ رسالہ التوار لانتبانی حل نداء یا رسول اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

استفتاء کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید موحد مسلمان جو خدا کو خدا اور رسول کو رسول جانتا ہے۔ نماز کے بعد اور دیگر

اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکلمہ یا ندا کرتا اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ یا اسئلک یا رسول اللہ کہا کرتا ہے۔ یہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو لوگ اسے اس کلمہ کی وجہ سے کافر و مشرک کہیں۔ ان کا کیا حکم ہے۔

بینا بالکتاب توجروا یوم الحساب :-

الجواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الحمد لله وكفى والصلاة والسلام على حبيبنا المصطفى واله واصحابه
اولی الصداق والصفاء کلمات مذکورہ بیشک جائز ہیں۔ جن کے جواز میں کلام نہ
کرے گا مگر سفیہ جاہل یا ضال مضمحل جسے اس مسئلہ کے متعلق قدرے تفصیل
دیکھنی ہو شفاء السقام امام بقیۃ المجتہدین الکرام تفتی المملکت والیدین ابوالحسن سبکی
ومواہب لدینہ امام احمد قسطلانی شارح صحیح بخاری وشرح مواہب علامہ زرقانی
ومطالع المسرات علامہ قاسمی ورفقاۃ شرح مشکوٰۃ علامہ علی قاری ولمعات و اشعۃ
اللمعات شرح مشکوٰۃ وجذب القلوب الی دیا المحبوب و مدارج النبوة تصانیف
شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی و افضل القرئی شرح ام القرئی امام ابن حجر علی
وغیرہ کتب و کلام علمائے کرام و فضلائے عظام علیہم رحمۃ اللہ العزیز العلام کی طرف
رجوع لائے یا فقیر کا رسالہ الابلال بفضیل الاولیاء بعد الوصال مطالعہ کرے یہاں فقیر
بقدر ضرورت چند کلمات اجمالی لکھتا ہے۔ حدیث صحیح بذیل بطراز گراں ہائے تصحیح جسے
امام نسائی و امام ترمذی و ابن ماجہ و حاکم و بیہقی امام الائمہ ابن خزیمہ اور امام ابوالقاسم
طبرانی نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت اور ترمذی نے
حسن غریب صحیح اور طبرانی و بیہقی نے صحیح اور حاکم نے بشرط بخاری و مسلم صحیح کہا اور

امام عبد العظیم منذری وغیرہ ائمہ نقد و تنقیح ان کی تصحیح کو مسلم و مقرر رکھا۔ جس میں
 حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو تعلیم فرمائی کہ بعد نماز یوں کہے
 اللهم انی اسئلك والتوجه الیک بنیك محمد بنی الرحمة یا محمد انی
 التوجه بک الی ربی فی حاجتی ہذا لتقضى لی اللهم نشفعہ فی الہی میں تجھ سے
 مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں جو سیلر تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
 کہہ رہا ہوں کہ نبی ہیں یا رسول اللہ میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اس
 حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو الہی ان کی شفاعت میرے حق
 میں قبول فرما۔ امام طبرانی کی معجم میں یوں ہے۔ ان رجل کان یختلف الی عثمان
 بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حاجتہ لہ وکان عثمان لا یلتفت الیہ
 ولا ینظر فی حاجتہ فلقی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فشکی ذلک الیہ
 فقال لہ عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ات الیضأة فتوضأ ثم اتت
 السجدة فصل فیہ رکعتین ثم قل اللهم انی اسئلك والتوجه الیک
 بنینا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی الرحمة یا محمد انی التوجه بک
 الی ربی فیقضى حاجتی وتذکر حاجتک وروح الی حتی اروح معک فالطلق
 الرجل صنع ما قال لہ ثم اتی باب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجاء البواب
 حتی اخذہ بیدہ فادخلہ علی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاجلسہ
 معہ علی الطنفسة فقال ما حاجتک فذکر حاجتہ ففضاها ثم قال ما
 ذكرت حاجتک حتی کانت ہذا الساعة وقال ما کان لک من حاجة
 فأتا شتم ان الرجل خرج من عندہ فلقی عثمان بن حنیف رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ فقال لہ جزاک اللہ خیرا ما کان ینظر فی حاجتی ولا
 یلتفت الی حتی کلمتہ فی فقال عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ واللہ ما کلمتہ ولكن شہدات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم واتاہ رجل ضریر فشتکا الیہ ذهاب بصرہ فقال لہ النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم ائت الیضا فترضاء ثم صلی رکعتین ثم ادع بھذا الدعوات فقال عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فواللہ ما تفرقتنا و طال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کامنہ لم یکن بہ ضرقت یعنی ایک حاجتمند اپنی حاجت کے لئے امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ اس کی طرف التفات کرتے نہ اس کی حاجت پر نظر فرماتے۔ اس نے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی۔ انہوں نے فرمایا وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر دعا مانگ "اللہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے توجہ کرتا ہوں۔ یا رسول اللہ میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوں کہ میری حاجت روا فرمائیے اور اپنی حاجت ذکر کر۔ پھر شام کو میرے پاس آنا کہ میں تمہارے ساتھ چلوں حاجتمند نے کہ وہ بھی صحابی بالاقبل کبار تابعین سے تھے ایونہی کیا۔ پھر آستانہ خلافت پر حاضر ہوئے دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المؤمنین کے حضور لے گیا۔ امیر المؤمنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھالیا مطلب پوچھا عرض کیا فوراً روا فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اتنے دنوں میں اس وقت تم نے اپنا مطلب بیان۔ پھر فرمایا جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کر۔ یہ صاحب وہاں سے نکل کر عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور کہا اللہ تمہیں جزائے خیر دے۔ امیر المؤمنین میری حاجت پر نظر اور میری طرف توجہ نہ فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ نے ان سے میری سفارش کی۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں نے تمہارے معاملہ میں امیر المؤمنین سے کچھ بھی نہ کہا مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت آندس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور نابینائی کی شکایت کی حضور نے یونہی اس سے ارشاد فرمایا کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے

پھر یہ دعا کرے۔ خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے یا میں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا گویا کبھی اندھانہ تھا۔ امام طبرانی پھر امام منذری فرماتے ہیں، والحديث صحيح امام بخاری کتاب الادب المفرد میں اور امام ابوالسنی و امام ابن بشکوال روایت کرتے ہیں۔ ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خدرت رجلاً فقيل له

اذكر احب الناس اليك فصاح يا محمداً اذنا نتشربت یعنی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سو گیا کسی نے کہا انہیں یاد کیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ عزیز ہے۔ حضرت نے باواز بلند کہا یا محمد اذ فوراً پاؤں کھل گیا امام نووی شارح صحیح مسلم رحمۃ اللہ نے کتاب الاذکار میں اس کا مثل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل فرمایا کہ ان کا بھی پاؤں سو گیا تو یا محمد اذ کہا اچھا ہو گیا۔ اور یہ امر ان دو صحابیوں کے سوا اوروں سے بھی مروی ہوا۔ اہل مدینہ میں قدیم سے اس یا محمد اذ کہنے کی عادت چلی آتی ہے۔ علامہ شہاب خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفاۃ امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔ هذا ما تعاہدہ اهل المدينة

حضرت بلال بن الحارث مزینی سے قحط عام المرادہ میں کہ بعد خلافت فاروقی ۳۵ھ میں واقع ہوا۔ ان کی قوم بنی مزینہ نے درخواست کی کہ ہم مرے جاتے ہیں کوئی بکری ذبح کیجئے، فرمایا بکریوں میں کچھ نہیں رہا ہے۔ انہوں نے اصرار کیا، آخر ذبح کی کھال کھینچی تو نرمی سرخ ہڈی نکلی یہ دیکھ کر بلال رضی اللہ تعالیٰ نے ندا کی یا محمد اذ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر بشارت دی ذکرہ الکامل۔ امام مجتہد^{۱۶} فقیہ اجل عبدالرحمن ہذلی کوئی مسعودی کہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور اجلہ تبع تابعین و اکابر ائمہ مجتہدین سے ہیں۔ ہر پر بلند ٹوپی رکھنے جس میں اکھا تھا محمد یا منصور اور ظاہر ہے کہ القلم احد اللسان، شمیم بن جمیل انطاکی کہ ثقافت علمائے محدثین سے ہیں۔ انہیں امام اجل کی نسبت فرماتے ہیں رَأَيْتُهُ دَعَا عَلَى رَأْسِهِ قَلَنْسُوۃً

اطول من ذراع مكتوب فيها محمد يا منصور ذكره في تهذيب وغيره

امام شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری کے فتاویٰ میں ہے سئل عما یقع من
 العامة من قولهم عند الشدائد یا شیخ فلاں ونحو ذلک من
 الاستغاثة بالانبياء والمرسلین والصالحین وهل للمشائخ اغاثة
 بعد موتهم لانما جاب بعانصه ان الاستغاثة بالانبياء
 والمرسلین والاولیاء والعلماء الصالحین جائزۃ والانبياء والرسل
 والاولیاء والصالحین اغاثة بعد موتهم الخ یعنی ان سے استفتاء
 ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت انبیاء و مرسلین و اولیاء و صالحین سے فریاد
 کرتے ہیں اور یا رسول اللہ یا علی یا شیخ عبدالقادر جیلانی اور ان کے مثل کلمات
 کہتے ہیں یہ جائز ہیں یا نہیں اور اولیاء بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے ہیں یا نہیں
 انہوں نے جواب دیا کہ بے شک انبیاء و مرسلین و اولیاء و علماء سے مدد مانگنی جائز
 ہے اور وہ بعد انتقال بھی امداد فرماتے ہیں۔ علامہ خیر الدین رملی استاد صاحب
 درمختار فتاویٰ خیر یہ میں فرماتے ہیں یا شیخ عبدالقادر نداء فما الموجب لحرمتہ
 لوگوں کا کہنا ہے کہ یا شیخ عبدالقادر یہ ایک نداء ہے پھر اس کی حرمت کا سبب
 کیا ہے۔ سیدی جمال بن عبداللہ بن عمر کی اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں سئل عن
 یقول فی حال الشدائد یا رسول اللہ اویا علی اویا شیخ عبدالقادر مثلاً
 هل هو جائز شرعاً لا اجبت لجمال استغاثة بالاولیاء ونداء
 هم والتوسل بهم امر مشروع وشئ مرغوب لا ینکرہ الامکا بر
 ومعاند وقد حرم بركة الاولیاء انکرام الخ یعنی مجھ سے سوال ہوا
 اس شخص کے بارے میں جو مصیبت کے وقت میں کہتا ہے یا رسول اللہ یا علی
 یا شیخ عبدالقادر مثلاً یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ میں نے جواب دیا ہاں اولیاء سے
 مدد مانگنی اور انہیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسل کرنا شرع میں جائز اور پسندیدہ
 فعل ہے۔ جس کا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم یا صاحب عناد اور بے شک
 وہ اولیاء سے کرام کی برکت سے محروم ہے۔ امام ابن جوزی نے کتاب عیون الحکایات

میں تین اولیائے عظام کا عظیم الشان واقعہ بسند مسلسل روایت کیا کہ وہ تین بھائی
سوارانِ دلاور ساکنانِ شام تھے کہ ہمیشہ راہِ خدا میں جہاد کرتے تھے۔ فاسرہم
الروم مرة فقال لهم الملك اني اجعل فيكم الملك واذو جكم بئاني
وتدخلون في النصرانية فالوا وقالوا يا محمداً یعنی ایک بار نصاریٰ نے
روم انہیں قید کر کے لے گئے۔ بادشاہ نے کہا میں تمہیں سلطنت دوں گا اور
اپنی بیٹیاں تمہیں بیاہ دوں گا۔ تم نصرا نی ہو جاؤ انہوں نے نہ مانا اور ندا کی یا محمد
بادشاہ نے دیگوں میں تیل گرم کر کر ڈال دیا تبسیرے
کو اللہ تعالیٰ نے ایک سبب پیدا فرمایا کہ پچا لیا۔ وہ دونوں چھہینے کے
بعد مع ایک جماعت ملائکہ کے بیداری میں ان کے پاس آئے اور فرمایا اللہ
تعالیٰ نے ہمیں تمہاری شادی میں شریک ہونے کو بھیجا ہے۔ انہوں نے حال پوچھا
فرمایا ما كانت الا انعطسة التي رأيت حتى خرجنا في الفردوس بس
وہی تیل کا ایک غوطہ تھا جو تم نے دیکھا اس کے بعد ہم جنتِ اعلیٰ میں تھے۔ امام
فرماتے ہیں۔ كانوا مشهورين بذلك معروفين بالشام في الزمن
الاول۔ یہ حضرات زمانہ سلف میں شام میں مشہور تھے اور ان کا یہ واقعہ معروف
پھر فرمایا شعراء نے ان کی منقبت میں قصیدے لکھے از الجملہ یہ بیت ہے۔
سيعطى الصديقين بفضل صدق مجاعة في الحياة وفي الممات قريب
کہ اللہ تعالیٰ سچے ایمان والوں کو ان کے سچ کی برکت سے حیات و موت میں
نجات بخشے گا۔ یہ واقعہ عجیب نفس و روح پرور ہے۔ میں نے بخیاں تطویل اسے
مختصر کر دیا۔ تمام و کمال امام جلال الدین سیوطی کی شرح الصدور میں ہے من
شاء فليرجع اليه يها من مقصود اس قدر ہے کہ مقصود اس قدر ہے کہ
مصیبت میں یا رسول اللہ کہنا اگر شرک ہے تو مشترک کی مغفرت و شہادت
کیسی اور جنت الفردوس میں جگہ پانی کیا معنی اور ان کی شادی میں فرشتوں کو
بھیجا کیونکہ معقول اور ان ائمہ دین میں یہ روایت کیونکہ مقبول اور ان کی شہادت و

ولایت کس وجہ سے مسلم رکھی اور وہ مردان حق خود بھی سلف صالح میں تھے کہ یہ واقعہ شہر طوس کی آبادی سے پہلے کا ہے کما ذکرہ فی الروایۃ نفسہا اور طوس ایک تغریبے یعنی دارالاسلام کی سرحد کا شہر جسے خلیفہ ہارون رشید رحمۃ اللہ علیہ نے آباد کیا کما ذکرہ الامام السیوطی فی تاریخ الخلفاء ہارون رشید کا زمانہ تابعین و تبع تابعین کا زمانہ تھا تو یہ تینوں شہدائے کرام اگر تابعی نہ تھے تو اقل تبع تابعین سے تھے۔ واللہ المہادی۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

من استغاث بی فی کربۃ کشف عنہ ومن نادی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ ومن توسل بی الی اللہ عزوجل فی حاجتہ قضیت لہ ومن صلی رکعتین یقرؤ فی کل رکعة بعد الفاتحة سورة الاخلاص احدی عشرة مرة ثم یصلی علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد السلام ویسلم علیہ ثم یخطو لی جهة العراق احدی عشرة خطوة یدکر فیہا اسمی ویدکر حاجتہ فالہا تقتضی۔ یعنی جو کسی تکلیف میں مجھ سے فریاد کرے وہ تکلیف رفع ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ سختی دور ہو اور جو کسی حاجت میں اللہ کی طرف مجھ سے توسل کرے وہ حاجت برآئے اور جو دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھے پھر سلام پھیر کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے ان میں میرا نام لیتا جائے اور اپنی حاجت یاد کرے اس کی حاجت روا ہو۔

اکابر علمائے کرام و اولیائے عظام مثل علی قاری ^{رحمۃ اللہ علیہ} مکی صاحب مرقات شرح مشکوٰۃ و مولانا ابوالعالی محمد سلمی قادری و شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اپنی تصانیف جلیلہ بجمہ الاسرار و خلاصۃ المفائیر سے نقل و روایت فرماتے ہیں یہ امام ابوالحسن نور الدین علی مصنف بجمہ الاسرار شریف

اعاظم علماء و ائمہ قراءت و اکابر اولیاء و سادات طریقت سے ہیں حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک صرف دو واسطے رکھتے ہیں۔ امام اجل حضرت ابوصالح نصر قدس سرہ سے فیض حاصل کیا، انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت ابوبکر تاج الدین عبدالرزاق نوذری مرقدہ سے انہوں نے اپنے والد ماجد حضور پرنور سید السادات غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ زیدۃ لا یتار شریف میں فرماتے ہیں یہ کتاب بہجت الاسرار کتاب عظیم و شریف و مشہور ہے اور اس کے مصنف علمائے قراءت سے عالم معروف و مشہور اور ان کے احوال شریفہ کتابوں میں مذکور و مسطور۔ امام شمس الدین ذہبی کہ علم حدیث و اسماء الرجال میں جن کی جلالت شان عالم آشکار اس جناب کی مجلس درس میں حاضر ہوئے اور اپنی کتاب المقرئین میں ان کے مدائح لکھے۔ امام محرت محمد بن محمد بن محمد بن حمزہ مصنف حصین اس جناب کے سلسلہ تلامذہ میں سے ہیں۔ انہوں نے یہ کتاب مستطاب بہجت الاسرار شریف اپنے شیخ سے پڑھی اور اس کی سند و اجازت حاصل کی ان سب باتوں کی تفصیل اور اس نماز کا دلائل شرعیہ و اقوال و افعال علماء و اولیاء سے ثبوت جلیل فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کے رسالہ انوار الانوار من یم صلاۃ الاسرار میں ہے فعلیک بما تجد فیہا ما لیشفی الصدور و یکشف العی والحمد للہ رب العالمین۔ امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب^۳ شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب مستطاب لواقع الانوار فی طبقات الاخیار میں فرماتے ہیں۔ سیدی عمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مرید بازار میں تشریف لئے جلتے تھے ان کے جانور کا پاؤں پھسلا باواز پکارا یا سیدی محمد یا عمری ادھر ابن عمر حاکم سعید کو حکم سلطان چھتق قید کئے لئے جاتے تھے۔ ابن عمر نے فقیر کا ند اکرنا سنا پوچھا یہ سیدی عمر کون ہیں کہا میرے شیخ۔ کہا میں ذلیل بھی کہتا ہوں یا سیدی محمد یا عمری لا خطنی اے میرے سردار اے محمد عمری مجھ پر عنایت کرو ان کا کہنا تھا کہ حضرت سیدی محمد عمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور مدد فرمائی کہ بادشاہ اور اس کے لشکریوں پر جان پر بن گئی۔ مجبورانہ ابن عمر

کو خلعت دے کر رخصت کیا۔ اسی میں ہے۔ سیدی شمس الدین محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے حجرہ مخلوت میں وضو فرما رہے تھے۔ ناگاہ ایک کھڑاؤں ہوا میں پھینکی کہ غائب ہو گئی حالانکہ حجرے میں کوئی راہ اس کے ہوا پر جانے کی نہ تھی۔ دوسری کھڑاؤں اپنے خادم کو عطا فرمائی کہ اسے اپنے پاس رہنے دے جب تک وہ پہلی واپس آئے۔ ایک مدت کے بعد ملک شام سے ایک شخص وہ کھڑاؤں مع اور ہدایا کے حاضر لایا اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو جزائے سفیر دے جب چور میرے سینے پر مجھے ذبح کرنے بیٹھا میں نے اپنے دل میں کہا یا سیدی محمد یا حنفی اسی وقت یہ کھڑاؤں غیب سے آکر اس کے سینے پر لگی کہ غش کھا کر الٹا ہو گیا اور مجھے بہ برکت حضرت اللہ جل نے نجات بخشی۔ اسی میں ہے ولی ممدوح قدس سرہ کی زوجہ مقدمہ بیماری سے قریب مرگ ہو گئیں وہ یوں ندا کرتی تھیں یا سیدی احمد یا باروی خاطرک معی۔ اے میرے سردار اے احمد باروی حضرت کی توجہ میرے ساتھ ہے۔ ایک دن حضرت سیدی احمد کبیر باروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کب تک مجھے پکارے گی اور مجھ سے فریاد کرے گی تو جانتی نہیں کہ تو ایک بڑے صاحب تمکین یعنی اپنے شوہر کی حمایت میں ہے اور جو کسی ولی کبیر کی درگاہ میں ہوتا ہے۔ ہم اس کی ندا پر اجابت نہیں کرتے یوں کہہ یا سیدی محمد یا حنفی کہ یہ کہے گی تو اللہ تعالیٰ تجھے عافیت بخشے گا۔ ان بی بی نے یوں ہی کہا صحیح کو خاصی تندرست اٹھیں گویا کبھی مرض نہ تھا اسی میں ہے حضرت ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مرض موت میں فرماتے ہیں من کانت له حاجة فلیأت الی قبری ویطلب حاجتہ اقصھا له فان ما بینی و بینکم غیر ذراع من تراب و کل رجل یجیہ عن اصحابہ ذراع من تراب فلیس برجل ، جسے کوئی حاجت ہو وہ میری قبر پر حاضر ہو کر حاجت مانگے میں رد افرادوں کا کہ مجھ میں تم میں یہی ہاتھ بھر مٹی ہی تو حامل ہے اور جس مرد کو اتنی مٹی اپنے اصحاب سے حجاب میں کر دے وہ مرد کا ہے گا۔ اسی طرح حضرت محمد بن احمد فرغل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے احوال شریفہ میں لکھا ہے۔ کان رضی اللہ تعالیٰ عنہ يقول انا من المتصرفین فی قبورہم فمن کانت لہ حاجۃ فلیأت الی قبالة وجہی ویذکرہا لی افضہا لہ، فرمایا کرتے تھے۔ میں ان میں ہوں جو اپنی قبور میں تصرف فرماتے ہیں جسے کوئی حاجت ہو میرے پاس میرے چہرہ مبارک کے سامنے حاضر ہو کر مجھ سے اپنی حاجت کہے میں روافر ما دوں گا۔

اسی میں ہے مروی ہوا ایک بار حضرت سیدی مدین بن احمد اشمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو فرماتے ہیں۔ ایک کھڑاؤں بلاد مشرق کی طرف پھینکی سال بھر کے بعد۔ ایک شخص حاضر ہوئے اور وہ کھڑاؤں ان کے پاس تھی۔ انہوں نے حال عرض کیا کہ جنگل میں ایک بدوضع نے ان کی صاحبزادی پر دست درازی چاہی۔ لڑکی کو اس وقت اپنے باپ کے پیرو مرشد حضرت سیدی مدین کا نام معلوم نہ تھا یوں یا شیخ ابی الاحظنی اے میرے باپ کے پیرو مرشد مجھے بچائیے یہ ندا کرتے ہی وہ کھڑاؤں آئی لڑکی نے نجات پائی وہ کھڑاؤں ان کی اولاد میں اب تک موجود ہے اسی میں سیدی موسیٰ ابو عمران رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں لکھتے ہیں۔ کان اذا ناداه مریدہ اجابہ من مسیرۃ سنۃ واکثر۔ جب ان کا مرید جہاں کہیں سے انہیں ندا کرتا جواب دیتے اگرچہ سال بھر کی راہ پر ہوتا یا اس سے زائد حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی اخبار الاخیار شریف میں ذکر مبارک حضرت سید اجل شیخ بہاء الحق والدین بن ابراہیم عطاء اللہ انصاری القادری الشطاری الحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حضرت ممدوح کے مسالہ مبارکہ شطاریہ سے نقل فرماتے ہیں

ذکر کشف ارواح یا احمد یا محمد در دو طریق است یک طریق آنست یا احمد را در راست بگوید و یا محمد در چپ بگوید و در دل ضرب کند یا رسول اللہ طریق دوم آنست کہ یا احمد را در راست بگوید و چپ یا محمد در دل وہم کند۔ یا مصطفیٰ دیگر ذکر یا احمد یا محمد یا علی یا حسن یا حسین یا فاطمہ شش طرفے ذکر کند

کشف جمیع ارواح شود و دیگر اسمائے ملائکہ مقرب ہمیں تاثیر دارند یا جبرئیل
یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل چہار ضربی دیگر ذکر ہم شیخ یعنی بگوئید یا شیخ
یا شیخ ہزار بار بگوئید کہ حرف نذرا از دل بکشد طرف راستا ہر دو لفظ شیخ را در دل
ضرب کند حضرت سیدی نور الدین عبدالرحمن مولانا جامی قدس سرہ السامی نجات
الانس شریف میں حضرت مولوی معنوی قدس سرہ العلی کے حالات میں لکھتے ہیں
کہ مولانا روح اللہ روحہ نے قریب انتقال ارشاد فرمایا۔ از رفتن من غمناک مشوید
کہ نور منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ بعد از صد و پنجاہ سال بر روح شیخ فرید الدین عطار
رحمۃ اللہ تعالیٰ تجلی کردہ مرشد او شد اور فرمایا در حالتیکہ باشید مرایا دکنید تا من شمارا
حمد باشم در ہر لباسیکہ باشم اور فرمایا در عالم مارا دو تعلق ست یکے بہ بدن و یکے
بشما و چون بعنایت حق سبحانہ و تعالیٰ فرد مجرد شوم و عالم تجرید و تفرید و شے نماید
آن تعلق نیز از آل شما خواهد بود۔ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اطیب النعم فی مدح
سید العرب و العجم میں لکھتے ہیں

و صلی علیک اللہ یا خیر خلقہ
و یا خیر من یرجی لکشف رزینہ
و انت مجیری من ہجوم ملہ
و یا خیر مامل و یا خیر و اہیب
و من جودہ قد فاق جود السحاب
اذا التبت فی القلب شرا لمخالب

پھر خود اس کی شرح و ترجمہ میں کہتے ہیں (فصل یازدہم)
در اہتہال بجناب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمت فرستد بر تو
حد خداے تعالیٰ اے بہترین خلق خدا و اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود اے
بہترین عطا کنندہ و اے بہترین کسیکہ امید داشتہ باشد ہر اے از الہ مصیبتے و اے
بہترین کسیکہ سخاوت او زیادہ است از باران بار ہا گو اہی امید ہم کہ تو پناہ دہندہ
منی از ہجوم کردن مصیبتے وقتیکہ بخاند در دل بدترین چنگال الح ملخصا
اسی کے شروع میں لکھتے ہیں

و کہ بعض حوادث زماں کہ در آن حوادث لا بدست از استمداد بروح

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 اسی کی فصل اول میں لکھتے ہیں بنظر نے آید مرا مگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کہ جاتے دست زدن اندر و بگین ست در ہر شدتے
 یہی شاہ صاحب مدحیہ ہمزبہ میں لکھتے ہیں

یتادی صار عا بخصوع قلب
 رسول اللہ یا خیر البرایا
 اذا ما حل خطب مد لہم
 الیک توجہی ویک استنادی
 وذل وابتہال و التجاء
 نواکک ابغنی یوم القضاء
 فانک المحسن من کل البلاء
 ویک مطامعی ویک ارتجائی

اور خود ہی اس کی شرح و ترجمہ میں لکھتے ہیں فصل ششم
 در مخاطبہ جناب عالی علیہ افضل الصلوٰت واکمل التحیات والتسلیمات ندکنک
 زار و خوار شدہ و شکستگی دل و اظہار بقدری خود باخلاص در مناجات و بہ پناہ گرفتن
 بایں طریق کہ اے رسول خدا اے بہترین مخلوقات عطا ئے ترا می خواہم روز فیصل
 کردن و قتیکہ فرود آید کار عظیم در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا بسوئے تست
 رو آوردن من بہ تست پناہ گرفتن من در تست امید داشتن من ملخصاً
 یہی شاہ صاحب انتباہ سلاسل اولیاء اللہ میں قضائے حاجت کے لئے ایک
 ختم کی ترکیب یوں نقل فرماتے ہیں

اول دور کعت نفل بعد از اں یک صد و یازدہ بار درود و بعد از اں یکصد
 و یازدہ بار کلمہ تمجید و یک صد و یازدہ بار شیعاً لیلہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی۔
 اسی انتباہ سے ثابت ہے کہ یہی شاہ صاحب اور ان کے شیخ و استاد حضرت
 مولانا ابوطاہر مدنی جن کی خدمت میں مدتوں رہ کر شاہ صاحب نے حدیث پڑھی
 اور ان شیخ و استاد و والد مولانا ابراہیم کردی اور ان کے استاد مولانا احمد قشاشی اور
 ان کے استاد مولانا احمد شنادی اور شاہ صاحب کے استاذ الاستاذ مولانا احمد نخلی
 کہ یہ چاروں حضرات بھی شاہ صاحب کے اکثر سداً بسند حدیث میں داخل اور شاہ صاحب

کے پیر و مرشد شیخ محمد سعید لاہوری جنہیں انتباہ میں شیخ معرثقہ کہا اور اعیان مشائخ
 طریقت سے گنا اور ان کے پیر شیخ محمد اشرف لاہوری اور ان کے شیخ مولانا عبدالملک
 اور ان کے مرشد شیخ بایزید ثانی اور شیخ سنادی کے پیر حضرت سید صبغۃ اللہ بروجی
 اور ان دونوں صاحبوں کے پیر و مرشد مولانا وجیہ الدین علوی شارح ہدایہ فشریح
 وقایہ اور ان کے شیخ حضرت شاہ محمد عوث گوالیاری علیہم رحمۃ الملک الباری یہ
 سب اکابر ناد علی کی سندیں لیتے اور اپنے تلامذہ اور مستفیدین کو اجازت دیتے
 اور یا علی یا علی کا وظیفہ کرتے۔ وللہ الحمد المجتہد السامیہ جسے اس کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر
 کے رسائل انہار الانوار و حیاة الموات فی بیان سماع الاموات کی طرف رجوع
 کرے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب بستان المحدثین میں حضرت ارفع و اعلیٰ امام العلماء
 نظام الاولیاء حضرت سیدی احمد زروق مغربی قدس سرہ استاد امام شمس الدین
 نقمانی و امام شہاب الدین قسطلانی شارح صحیح بخاری کی شرح عظیم لکھی کہ وہ جناب
 ابدال سبوح و محققین صوفیہ سے ہیں بشریعت و حقیقت کے جامع یا وصف علوی باطن
 ان کی تصانیف علوم ظاہری میں بھی نافع و مفید و بکثرت ہیں۔ اکابر علماء فخر کرتے
 تھے کہ ہم ایسے جلیل القدر عالم و عارف کے شاگرد ہیں یہاں تک لکھا بالجلد مرد جلیل
 القدر بسبت کہ مرتبہ کمال او فوق الذکر ست۔ پھر اس جناب جلال التاب کے کلام پاک
 سے دو بیتیں نقل کیں کہ فرماتے ہیں

انا المریدی جامع لشتاتہ اذا سطا جور الزمان بنکتیۃ

دان کنت فی ضیق و کرب و حشۃ فناد بیا زروق ات لسرعتہ

یعنی میں اپنے مرید کی پریشانیوں میں جمعیت بخشنے والا ہوں۔ جب ستم زمانہ اپنی
 نحوست سے اس پر تعدی کرے اور اگر تو تنگی و تکلیف و حشت میں ہوتوں ندا کر
 یا زرق میں فوراً موجود ہوں گا۔ علامہ زیادی پھر علامہ اجہوری صاحب تصانیف
 کثیرہ مشہورہ پھر علامہ داؤدی محشی شرح منہج پھر علامہ شاحی صاحب رد المحتار حاشیہ
 در مختار گم شدہ چیز ملنے کے لئے فرماتے ہیں کہ بلندی میں جا کہ حضرت سید احمد بن

علوان یعنی قدس سرہ کے لئے فاتحہ پڑھے پھر انہیں ندا کرے کہ یا سیدی احمد یا ابن
علوان شنائی مشہور و معروف کتاب ہے فقیر نے اس کے حاشیہ کی عبارت اپنے
رسالہ حیاۃ الموات کے ہامش تکمہ پر ذکر کی۔ غرض یہ صحابہ کرام سے اس وقت تک کے
اس قدر ائمہ و اولیاء علماء ہیں جنکے اقوال فقیر نے ایک ساعت قلیلہ میں جمع کئے۔
اب مشرک کہنے والوں سے صاف صاف پوچھنا چاہیے کہ عثمان بن حنیف و عبد اللہ
بن عباس و عبد اللہ بن عمر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر شاہ ولی اللہ و شاہ
عبد العزیز صاحب اور ان کے اساتذہ و مشائخ تک سب کو کافر و مشرک کہتے ہو
یا نہیں؟ اگر انکار کریں تو الحمد للہ ہدایت پائی اور حق واضح ہو گیا اور بے دھڑک
ان سب پر کفر و شرک کا فتویٰ جاری کریں تو ان سے اتنا کہئے کہ اللہ تمہیں ہدایت کھے
ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو تو کسے کہا اور کیا کچھ کہا۔ انا باللہ وانا الیہ راجعون ط
اور دل میں جان لیجئے کہ جس مذہب کی بنا پر صحابہ سے لے کر اب تک کے اکابر
سب معاذ اللہ مشرک و کافر ٹھہریں وہ مذہب خدا و رسول کو کس قدر دشمن ہوگا
صحیح حدیثوں میں آیا ہے کہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے گا خود کافر ہے اور بہت ائمہ دین
نے مطلقاً اس پر فتویٰ دیا جس کی تفصیل فقیر نے اپنے رسالہ النھی الاکید عن
الصلوة و داء عدی التقیید ذکر کی ہم اگرچہ حکم احتیاط تکفیر نہ کریں تاہم اس قدر
میں کلام نہیں کہ گروہ ائمہ کے نزدیک یہ حضرات کبار رسول اللہ و یا علی و یا حسین و یا غوث
الثقلین کہنے والے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتے ہیں خود کافر ہیں تو ان پر لازم کہ نئے
سرے کلمہ اسلام پڑھیں اور اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں۔ درمختار میں ہے۔

ما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ و تجدید النکاح۔

فائدہ : حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کرنے کے عمدہ دلائل سے
التحیات ہے جسے ہر نمازی نماز کی دو رکعت پر پڑھتا ہے اور اپنے نبی کریم علیہ
افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے عرض کرتا ہے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ
و بركاتہ سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ اگر ندا

معاذ اللہ متشکک ہے تو یہ عجب متشکک ہے کہ عین نماز میں متشکک و داخل ہے و لاجول
 ولا قوة الا باللہ العلیٰ العظیم اور یہ جاہلانہ خیال محض باطل کہ التیمات زمانہ اقدس سے
 ویسی ہی چلی ہے تو مقصود ان لفظوں کی ادائیگی نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ندا حاشا و کلا
 شریعت مطہرہ نے نماز میں کوئی ذکر ایسا نہیں رکھا جس میں صرف زبان سے لفظ نکالے
 جائیں اور معنی مراد نہ ہو۔ نہیں نہیں بلکہ قطعاً یہی درکار ہے کہ التیمات للہ والصلوات
 والطبات سے حمد الہی کا قصد رکھے اور السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
 اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ سے یہ ارادہ کرے کہ اس وقت میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
 سلام عرض کرتا اور حضور سے بالقصد عرض کر رہا ہوں کہ سلام حضور پر اسے نبی اور
 اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں تشریح قدوری سے ہے۔ لا بد
 ان يقصد بالفاظ التشهد معانيها التي وضعت لها من عند كائنه
 يحيى الله تعالى
 ويسلم على النبي صلى الله

تعالى عليه وسلم وعلى اولياء الله۔ تنوير الابصار اور اس کی شرح
 در مختار میں ہے۔ ويقصد بالفاظ التشهد معانيها مرادة له على الانشاء
 كانه يحيى الله تعالى ويسلم على نبیه وعلى نفسه وعلى اوليائه لا
 الاخبار عن ذلك ذكره في المجتبى۔ علامہ حسن شرنبلالی مرقی الفلاح شرح
 نور الابصار میں فرماتے ہیں يقصد معانيه مرادة له على انبه ينشئها
 تحية وسلاماً منه۔ اسی طرح بہت علماء نے تصریح فرمائی اس پر بعض
 سفہائے منکرین یہ عذر گڑھتے ہیں کہ صلوة و سلام پہنچانے پر ملائکہ مقرر ہیں تو ان
 میں ندا جائز اور ان کے ناوراء میں ناجائز حالانکہ یہ سخت جہالت بے مزہ ہے قطع نظر
 بہت اعتراضوں سے جو اس پر وارد ہوتے ہیں۔ ان ہوشمندوں نے اتنا بھی نہ دیکھا
 کہ صرف درود و سلام ہی نہیں بلکہ امت کے تمام اقوال و افعال و اعمال روزانہ
 دو وقت سرکار عرش و قارہ حضور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کئے جاتے
 ہیں۔ احادیث کثیرہ میں تصریح ہے کہ مطلقاً اعمال حسنة وسینة سب حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں اور یوں ہی تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور والدین و اعزہ اقارب سب کے عرض اعمال ہوتی ہے۔ فقیر نے اپنے رسالہ سلطنت المصطفیٰ فی ملکوت کل الوری میں وہ سب حدیثیں جمع کیں۔ یہاں اسی قدر بس ہے کہ امام اہل عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہما سے راوی لیس من لیوم الاتعرض علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعمال امتہ غداۃ و عشیا فیعرفہا بسیمائہم و اعمالہم۔ یعنی کوئی دن ایسا نہیں جس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعمال امت ہر صبح و شام پیش نہ کئے جاتے ہوں تو حضور کا اپنے امتیوں کو پہچاننا ان کی علامت اور ان کے اعمال دونوں وجہ سے ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی آلہ و صحبہ و شرف و کرم فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ بتوفیق اللہ عزوجل اس مسئلہ میں ایک کتاب مبسوط لکھ سکتا ہے مگر منصف کے واسطے اسی قدر وافی اور خدا ہدایت تو ایک حرف کافی۔

اكتفا شر المصلين يا كافي وصل على سيدنا ومولانا محمد بن الشافعي
والله وصحبه بحمارة الدين الصافي امين والحمد لله رب العالمين ط

عبد المذنب احمد رضا اليربيلوي

عفی عنہ بحمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

خلاصہ کلام یہ کہ امام اہل سنت کے اس طویل فتویٰ سے ثابت ہو
گیا کہ صحابہ کرام و اویبا سے عظام۔ علمائے دین و ملت فقہا
محمد بن کاسر مشکل وقت یا رسول اللہ اور یا شیخ عبد القادر وغیرہ کہنا معمول تھا۔ جب

یا رسول اللہ کہنا جائز تو الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا بھی جائز ہی نہیں بلکہ مستحسن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ صلوة کا تحفہ اپنے آقا و مولا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ پشت پناہ میں بھجوا اور صلوة والسلام والا درود ہی الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ ہے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھ کر حکم ربانی پر عمل کر کے اپنے درجات کو بلند کر لیں
الحمد للہ رب العالمین

اب فقیر قادری مزید تسلی کے لئے اجلہ صحابہ کرام اور اولیائے عظام اور حضرات مفسرین سے درود شریف بصیغہ نداء پڑھنا کتب معتبرہ کے حوالہ سے بیان کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز سے فارغ ہوتے تو سلام سے پہلے یہ پڑھتے تھے۔ السَّلَامُ

عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِيَا دِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ۔ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مبسوط میں اس کو مستحب فرمایا ہے
(شفاء جلد دوم)۔ شرح شفاء ملا علی قاری نسیم الریاض جلد ثالث ص ۳۶۸

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں مسجد کو داخل ہوتا ہوں تو پڑھتا ہوں۔ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ صَلَّى اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ۔

(شفاء جلد دوم ص ۵۳)

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے وقت

اوپر کے کلمات پڑھتے تھے۔ (شفاء جلد دوم ص ۵۳)

محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے کسی وادی اور گھاتی طہیں تشریف لے جاتے، تو شجر و حجر یہ صلوة والسلام پڑھتے الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ۔ (میرت جلد اول ص ۱۲۵)

سیدی ایشیح محمد ابی المواہب شاہ ولی رضی اللہ عنہ
حضرت سیدی ایشیح
ابی المواہب شاہ ولی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کے درود شریف میں یہ کلمات بھی ہیں

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله . مَا خَابَ مَنْ تَوَسَّلَ بِكَ إِلَى اللَّهِ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله . الْأَمْلاكُ تَشْفَعُ بِكَ عِنْدَ اللَّهِ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله . الْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ مَدُونٌ مِنْ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله . مَدَدِكَ الَّذِي خُصِّصَتْ بِهِ مِنَ اللَّهِ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله . الْأَوْلِيَاءُ أَنْتَ الَّذِي دَايَرْتَهُمْ فِي

عَالَمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ حَتَّى تَوَ

لَا هُمْ وَاللَّهُ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله . مَنْ سَلَكَ نِيَّ مَحَبَّتِكَ وَقَامَ بِمُحَبَّتِكَ

أَيَّدَهُ اللَّهُ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله . الْمَخْذُولُ مَنْ أَعْرَضَ عَنِ لَدُنِّ

أَقْتَدِ أَعْبَادِ اللَّهِ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله . مَنْ أَطَاعَكَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله . مَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله . مَنْ أَتَى لِبَابِكَ مُتَوَسِّلًا قَبْلَهُ اللَّهُ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله . مَنْ حَطَّ رَحْلَ ذُنُوبِهِ فِي

عَبَاتِكَ غَفَرَ اللَّهُ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله . مَنْ دَخَلَ حَرَمَكَ خَائِفًا آمَنَهُ اللَّهُ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله . مَنْ لَادَ بِخَنَائِكَ وَعَلَقَ بِأَذْيَالِ

جَاهِكَ أَعَزَّهُ اللَّهُ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله . مَنْ أَمَّ لَكَ وَأَمَّا لَكَ لَمْ يَخِبْ

مِنْ فَضْلِكَ لَا وَاللَّهِ

أَمَلْنَا الشِّفَاعَتَكَ وَجَوَارِكَ عِنْدَ اللَّهِ
تَوَسَّلْنَا بِكَ فِي الْقَبُولِ عَسَىٰ وَ
لَعَلَّ نَكُونُ مِنْ تَوَلَّاهُ اللَّهُ

بِكَ نَرْجُو بُلُوغَ الْأَمَلِ وَلَا نَخَافُ
الْعَطَشَ حَاشَا لِلَّهِ

مُحِبُّوكَ مِنْ أُمَّتِكَ وَاقْتِفُونَ
بِبَابِكَ يَا أَكْرَمَ خَلْقِ اللَّهِ

قَصَدْنَاكَ وَقَدْنَا رَقْنَا سَوَاكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

الْعَرَبُ يَحْمُونَ النَّزِيلَ وَيُجِيرُونَ الدَّخِيلَ وَأَنْتَ سَيِّدُ الْعَرَبِ
وَالْعَجَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

قَدْ نَزَلْنَا بِحَبِيبِكَ وَاسْتَجَرْنَا بِجَنَابِكَ وَأَتَسَّنَّا بِحَيَاتِكَ عَلَى اللَّهِ أَنْتَ
الْغِيَاثُ وَأَنْتَ الْمَلَاذُ وَأَغْتَنَّا بِجَاهِكَ الْوَجِيهَ الَّذِي لَا يَرُدُّهُ اللَّهُ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله

اللَّهُ صَلَاةٌ وَسَلَامٌ تَرْضَاهُمَا وَتَرْضَىٰ بِهِمَا عَمَّا يَا سَيِّدَنَا يَا مَوْلَانَا يَا اللَّهَ

الصلوة والسلام على الأنبياء والمرسلين وعلى سائر الملائكة أجمعين

اللَّهُمَّ وَارِضْ عَنْ ضَيْجِي نَبِيَّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

وَعَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَعَنْ بَقِيَّةِ الصَّحَابَةِ أَجْمَعِينَ وَتَابِعِ التَّابِعِينَ لَهُمْ

بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَسَلَامٌ
عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - آمِينَ

حضرت یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس درود پاک
کو وقت زیارت گنبد خضراء پڑھنا چاہیے۔ بلکہ فرماتے ہیں کہ ہرزمانہ اور ہر مکان
اور روز نزدیک اس کو پڑھ سکتے ہیں۔
(افضل الصلوٰۃ ص ۱۱۲)

عالم فاضل مولانا شیخ اسماعیل حقی قدس سرہ امام عالم فاضل مفتح الامثال
والاکابر خاتم المفسرین قطب
زمان مولانا شیخ اسماعیل حقی قدس سرہ اپنی تفسیر روح بیان میں یہ درود تشریف بصیغہ
ندا تخریر فرماتے ہیں۔

الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله	الصلوة والسلام عليك يا رسول الله
الصلوة والسلام عليك يا صفي الله	الصلوة والسلام عليك يا خليل الله
الصلوة والسلام عليك يا خير خلق الله	الصلوة والسلام عليك يا نجى الله
الصلوة والسلام عليك يا من زينته الله	الصلوة والسلام عليك يا من اختاره الله
الصلوة والسلام عليك يا من شرفه الله	الصلوة والسلام عليك يا من ارسله الله
الصلوة والسلام عليك يا من كرمه الله	الصلوة والسلام عليك يا من عظمه الله
الصلوة والسلام عليك يا امام المتقين	الصلوة والسلام عليك يا سيد المرسلين
الصلوة والسلام عليك يا شفيع المذنبين	الصلوة والسلام عليك يا خاتم النبيين
الصلوة والسلام عليك يا سيد الاولين	الصلوة والسلام عليك يا رسول رب العالمين
الصلوة والسلام عليك يا قائد المرسلين	الصلوة والسلام عليك يا سيد الاخرين
الصلوة والسلام عليك يا عظيم الهمة	الصلوة والسلام عليك يا شفيع الامة
الصلوة والسلام عليك يا صاحب المقام المحمود	الصلوة والسلام عليك يا حامل لواء الحمد

الصلوة والسلام عليك يا ساقى الحوض المورود

الصلوة والسلام عليك يا اكثر الناس تبوا يوم القيمة

الصلوة والسلام عليك يا سيد ولد آدم

الصلوة والسلام عليك يا اكرم الاولين والآخرين

الصلوة والسلام عليك يا بشير

الصلوة والسلام عليك يا نذير

الصلوة والسلام عليك يا داعي الله باذنه والسراج المنير

الصلوة والسلام عليك يا نبي التوبة

الصلوة والسلام عليك يا نبي الرحمة

الصلوة والسلام عليك يا مقفى

الصلوة والسلام عليك يا عاقب

الصلوة والسلام عليك يا مختار

الصلوة والسلام عليك يا احمد

صلوات الله وملائكته ورسوله وحمله عرشه وجميع خلقه عليك وعلى

آلک واصحابک ورحمة الله وبركاته

فرماتے ہیں کہ علماء کے ہاں معروف و مشہور ہے جس مراد کے لئے پڑھائے

پوری ہوگی۔ وغیرہ وغیرہ۔ (تفسیر روح البیان جلد ہفتم ص ۱۲۳)

سلام بہ صیغہ ندا

السلام عليك يا امام الحرمين

السلام عليك يا رسول الثقلين

السلام عليك يا سيد من في الكونين وشيخ من في الدارين

السلام عليك يا صاحب القبلتين

السلام عليك يا نور المشرقين وضياع المغربين

السلام عليك يا جد السبطين الحسن والحسين عليك وعلى عترتك

واسرتك واولادك واحفادك وازواجك وافواجك و

خلفائك ونقبائك ونجبائك واصحابك واحزابتك واتباعك

والملائکة والناس اجمعین الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین
اس کو تسلیمات سیدہ کہتے ہیں کیونکہ اس میں سات مرتبہ سلام ہے۔ جو مشکل
حل نہ ہوتی ہو تو سات روز نماز کے بعد گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ پھر ان سلاموں
کو سات بار پڑھے تو مشکل حل ہو جائے گی اور حاجت پوری ہوگی۔

(تفسیر روح البیان جلد ۱ صفحہ ۲۳۶)

حضرت شبلی قدس سرہ | امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو بکر بن محمد رحمۃ اللہ
علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر بن مجاہد

قدس سرہ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی قدس سرہ آئے ان دیکھ
کہ ابو بکر بن مجاہد قدس سرہ کھڑے ہو گئے۔ ان سے معافیہ کیا۔ ان کی پیشانی پر بوسہ
دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا یا سیدی الے میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ
کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ شبلی پاگل ہے! انہوں
نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا کہ جو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا پھر
انہوں نے اپنا خواب ذکر کیا کہ مجھے رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں
زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ شبلی قدس سرہ حاضر ہوئے تو محبوب
رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔
میرے پوچھنے پر امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز
کے بعد لقد جاءکم رسول من انفسکم پڑھتا ہے اور اس کے بعد
تین مرتبہ صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ
علیک یا محمد پڑھتا ہے اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے ایک اور روایت
میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے۔ لقد جاءکم
رسول من انفسکم اور اس کے بعد تین مرتبہ صلی اللہ علیک یا محمد ،
صلی اللہ علیک یا محمد، صلی اللہ علیک یا محمد پڑھتا ہے (قول بدیع)

اس حکایت کو مولانا محمد ذکریا نے تبلیغی نصاب میں ص ۸۹ پر انہی الفاظ
فائدہ کا میں ذکر کیا ہے۔ ابن القیم نے جلاء الافہام ص ۲۲۶ میں ذکر کیا ہے۔ نوکیا وجہ
 ہے کہ حضرت شبلی قدس سرہ درود شریف بصیغہ نداء پڑھیں تو ان کا اس قدر اکرام و
 احترام ہو کہ سلطان داریں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی آمد پر اٹھ کھڑے ہوں اور پیار و
 محبت سے ان کی پیشانی کو بوسہ دیں اور ہم نیاز مند غلام الصلوٰۃ والسلام علیک یا
 رسول اللہ پڑھیں تو کفر و شرک کے فتوے لگ جائے۔

حاجی امداد اللہ مکی حضرت حاجی امداد اللہ ہاجرہ مکی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ
 "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے جواز میں کوئی
 شک نہیں ہے۔ (شام امدادیہ ص ۹۶)

حسین احمد مدنی دیوبند کے سابق شیخ الحدیث صدر مدرس مولانا حسین احمد مدنی
 فرماتے ہیں کہ وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ وہ الصلوٰۃ
 والسلام علیک یا رسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین شریفین پر سخت
 نقر بن اس نداء اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں اور کلمات
 ناشائستہ استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے مقدس بندگان دین اس صورت اور جملہ
 صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغہ نداء کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے
 متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں۔ (شہاب ثاقب ص ۶۵)

چھاباب

اس میں دو فصلیں ہیں

پہلی فصل

درود شریف پڑھنے کے آداب

۱۔ درود شریف میں سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے ساتھ شروع سیدنا کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے۔ درختار میں لکھا ہے کہ سیدنا کا بڑھا دینا مستحب ہے۔ اس لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی جو واقعہ میں ہو وہ عین ادب ہے۔

۲۔ اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک پر لفظ مولانا بھی بڑھانا عین ادب ہے۔

۳۔ جب محبوب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھے تو صلوة و سلام لکھے یعنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پورا لکھے۔ اس میں کوتاہی نہ کرے۔

۴۔ یا صلعم پر اکتفا نہ کرے

۴۔ درود شریف پڑھنے والے کو مناسب ہے کہ بدن اور کپڑے پاک و صاف رکھے۔

اگر خوشبو میسر ہو تو استعمال کرے

۵۔ درود شریف میں بالتبع حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل و ازواج اور اصحاب کا ذکر ہونا چاہیے۔

۶۔ بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے، مگر با وضو پڑھنا عین ادب ہے اور نور علی نور ہے۔

دوسری فصل

درود شریف کے بعض صیغے اور ان کے خاص خاص فائدے

درود شریف کے صیغے بے شمار ہیں۔ کچھ سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ صحابہ کرام سے اور کچھ اولیائے امت سے منقول ہیں۔ اگرچہ بعض لوگ صرف درود ابراہیمی پڑھنے کے قائل ہیں اور دوسرے درود شریف پڑھنے کو اچھا نہیں سمجھتے۔ مگر یہ ان کی جہالت ہے۔ پیشوائے امت کی کتابوں میں درود ابراہیمی کے علاوہ بہت درود شریف منقول ہیں۔ جن کا وظیفہ اولیائے کرام اور علمائے عظام ہمیشہ سے کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ کتاب کے زیادہ ضخیم ہونے کا خیال نہ ہوتا تو فقیر ان سب درودوں کا ذکر کرتا جن کو پیشوائے امت نے ذکر کیا ہے۔ مگر اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے صرف چند درود شریف بمعہ ان کے فائدوں کے نقل کئے جاتے ہیں

اول درود ابراہیمی

اے اللہ درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر جیسا کہ آپ نے درود بھیجا ہے حضرت ابراہیم پر اور ان کی آل پر اے اللہ بیشک تو ستودہ صفات اور بزرگ ہے اے اللہ برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیم اور ان کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات اور بزرگ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مُجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ
وَسَلِّمْ أَيْضًا عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ كَمَا سَلَّمْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

یہ درود شریف تمام درودوں ماثورہ اور غیر ماثورہ سے اکمل ہے۔ اس کو امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موطا میں اور امام بخاری اور امام مسلم نے صحیحین میں اور ابو داؤد

ترمذی اور نسائی نے اپنی اپنی سنن میں روایت کیا ہے حضرت علامہ قسطنطینی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب میں ذکر فرمایا ہے کہ جب صحابہ علیہم الرضوان نے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ تم کس طرح آپ پر درود شریف پڑھیں تو آپ نے اپنے صحابہ کو یہی درود شریف پڑھنے کی تعلیم فرمائی اس سے علمائے امت نے یہ دلیل پکڑ لی کہ یہ درود شریف سب درودوں سے افضل ہے۔ کیونکہ آپ نے اپنی ذات کے لئے اسی کو اختیار فرمایا تو آپ نے اشرف اور افضل ہی اختیار فرمایا ہے۔ اسی لئے اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں افضل درود پڑھوں گا۔ تو طریقہ بڑا عدم حنت کا یہ ہے کہ یہی درود شریف پڑھے۔ اگرچہ بعض حضرات نے کہا کہ جب یہ درود شریف پڑھے تو حانت نہ ہوگا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا ذَكَرْنَا ذِكْرًا دَاكِرًا وَكَلَّمَا كَلِمًا غَفْلًا عَنْ ذِكْرِهِ الْعَافِلُونَ اور بعض حضرات نے فرمایا کہ جب یہ درود شریف پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهُ وَيَسْتَحْسِنُهُ تو حانت نہ ہوگا۔ اور بعض نے کچھ اور درود شریف بھی ذکر فرمائے جن کی تفصیل مطولات میں ہے۔

درود ابراہیمی کا فائدہ | درود ابراہیمی کے پڑھنے کے علاوہ ثواب کے یہ فائدہ ہے کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پڑھنے والے کی خصوصی شفاعت فرمائیں گے حضرت شیخ احمد صادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بخاری نے اپنی کتابوں میں یہ روایت بیان کی قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هَذِهِ الصَّلٰوةَ شَهِدْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِالشَّهَادَةِ وَ شَفَعْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَسَنٌ هُوَ اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور بعض اکابر فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کو ہزار بار پڑھنے سے زیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نصیب ہوتی ہے۔ الحدیث رب العالمین۔ (افضل الصلوات ص ۵۶)

درد شریف ابراہیمی کے بعض الفاظ کی تشریح و توضیح

لفظ اللہم کے معنی استعمال صرف دعا کے موقع پر ہوتا ہے۔ اللہم غفور رحیم

کنا جائز نہیں۔ اور آخر میں جو میم مشدود واقع ہوا ہے۔ نحو یوں کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ سیبویہ کے نزدیک یہ میم یا حرف ندا کے عوض میں بڑھا دیا گیا ہے۔

اسی لئے ضرورت شعری وغیرہ کے سوا یا اللہم کہنا ان کے نزدیک درست نہیں ہے۔ فرآء اور ان کے متبعین یہ کہتے ہیں کہ یہ میم ایک جملہ محذوفہ کے بدلے میں واقع

ہوا ہے اور تقدیر عبارت یہ ہوگی۔ یا اللہ ائنا بخیر یعنی اے اللہ ہم نے خیر کا قصد کیا ہے۔ پھر اس جملے میں سے نا بخیر حذف ہو کر یا اللہ ام باقی رہ گیا ہے۔ اور

چونکہ دعاؤں میں اس لفظ کا استعمال زیادہ تھا۔ تو کثرت استعمال کی وجہ سے الف کو حذف کر لیا ہے۔ ہر طرح سے چھٹ چھٹا کر اللہم ہو گا۔ اس فرق کے

نزدیک اسی بنا پر اللہم کے اول میں یا حرف ندا کا داخل کرنا جائز ہے۔ (مطالع المسرات ص ۲۳) ایک گروہ کا یہ قول ہے کہ یہ میم نہ کسی کے بدلے میں ہے

نہ عوض میں بلکہ میم تعظیم و تفعیم کے لئے ہے۔ جیسا کہ شہیدۃ النزیق کو زرقم کہا جاتا ہے۔ یا ابن کو ابنم کہا جاتا ہے۔ یہی قول سب سے زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جو دعا

مانگی جائے اس کی ابتدا اللہ کے نام ساتھ ایسے جامع خطاب سے ہو کہ جس میں اس کے جملہ اسماء و صفات کا تذکرہ آجائے اور یہ مختصر لفظ مطالب کثیرہ پر حاوی ہو

جائے۔ گویا دعا مانگنے والے نے جس وقت اللہم ائی استعانت کہا تو تقدیر کلام کی یہ ہوئی کہ ادعوا للذی لہ الاسماء الحسنى والصفات العلی

یا سماء و صفات میں اچھے ناموں بلند صفات والے خدا سے اس کے سب ناموں اور تمام صفتوں کا واسطہ دے کر دعا کرتا ہوں۔ اس دعا میں جو تفصیل اسمائے الہی کی کی گئی ہے۔ اللہم کی میم کو تعظیم و تفعیم قرار دینے میں وہ سب اس کے تحت میں

آجاتے ہیں اور ایسا ہی ہونا چاہیے۔ اس لئے کہ دعا کرنے والے کے لئے وقت سوال اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا واسطہ دے کر طالب مدد ہونا مستحب ہے اور ہم نے جو اس میم کے بارے میں تیسری قسم اختیار کی ہے۔ سلف صالحین میں سے اکثر بزرگوں کا یہی مسلک ہے چنانچہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں **اللَّهُمَّ جَمْعُ الدُّعَا** اور حضرت ابو جہا ل عطار دی نے کہا ہے۔ **ان الميم في قوله اللهم فيها تسعته وتسعون اسما من اسماء الله تعالى. يعني اللهم** کی میم اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں پر حاوی ہے اور نصر بن شبیل رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے **مَنْ قَالَ اللَّهُمَّ فَقَدْ دَعَا اللَّهَ بِجَمِيعِ اسْمَائِهِ** جس نے اللہم کہا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے سب نام لے کر اس کو پکارا (جلاء الافہام ص ۸۰)

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے معنی اور اس کے اشتقاق کا بیان میں سب سے زیادہ مشہور اسم مبارک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ اس کا اشتقاق بصیغہ اسم مفعول لفظ حمد سے **مُفَعَّلٌ** کے وزن پر ہوا ہے جس طرح اپنے اپنے مصادر سے معظم و مکرم وغیرہ نکلے ہیں۔ حمد کی حقیقت یہ ہے کہ محمود کی ثنا و اجلال و تعظیم کا اس سے اظہار ہو اور یہ وزن چونکہ تکثیر کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ اگر اس سے اسم فاعل بنایا جائے گا تو اس سے فعل کا صدور پے در پے اور بکثرت ظاہر ہونا ضروری ہے۔ جس طرح معلم و مبین وغیرہ کے الفاظ ہیں اور اگر اسم مفعول بنایا جائے تو خود اس پر وقوع فعل بتواتر ثابت ہونا لازمی ہے۔ خواہ یہ وقوع استحقاقاً ہو یا فی الحال پس محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معنی اس صورت میں یہ ہوں گے کہ حمد کرنے والوں کی حمد اس پر یکے بعد دیگرے بکثرت واقع ہو یا وہ اس امر کا مسحق ہے کہ مرۃ بعد آخری اس کی حمد کی جائے۔ یہ لفظ علم (نام) بھی ہے اور صفت بھی ہو سکتا ہے۔ اگرچہ بہت سے اشخاص اس نام سے موسوم ہوئے ہیں۔ لیکن ان کے لئے اس سے زیادہ کوئی

حیثیت نہیں کہ ان کا (علم) نام ہے۔ بر خلاف سید و دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ اسم مبارک آپ کا علم بھی ہے اور وصف واقعی بھی ہے۔ حضرت امام محمد المہدی فاسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے علماء کے بیان سے یہ بات عام طور پر شائع ہو چکی تھی کہ محمد نام کے ایک نبی مبعوث ہونے والے ہیں تو آپ کی ولادت سے پیشتر اکثر لوگوں نے اپنی اولاد کو بطبع حصول نبوت اس نام سے موسوم کیا تھا جن کی تعداد پندرہ ہے۔ لیکن اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (مطالع المسرات ص ۷۹)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وَسَقُّ لَهٗ مِنْ اَسْمَاءِ لِيَجْلَهٗ فذوالعرش محمود و هذا محمد

اللہ تعالیٰ نے آپ کی تکریم و تشریف کی غرض سے اسم مبارک اپنے نام سے نکالا ہے۔ صاحب عرش محمود ہے اور آپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں

معلوم ہوتا چاہیے کہ حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات بابرکات میں حمد کی حقیقت کس کس طریقہ پر جلوہ گر ہے۔ سنئے آپ محمود ہیں اللہ تعالیٰ کے

نزدیک فرشتوں کے نزدیک، مرسلین و انبیاء صلوات اللہ و سلامہ علیہم کے نزدیک

تمام انسانوں کے نزدیک۔ اگرچہ بعض افراد عناد یا جہل کے باعث سے اصل حقیقت

کا انکار کریں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ آپ کی ذات مبارک میں جو صفات کمال ہیں اور وہ

ہر سمجھدار کے نزدیک محمود ہیں۔ منکرین کی عقلوں پر سے اگر یہ حجود و جہل و عناد کے پردے

اٹھ جائیں تو ان کو بھی آپ کے اوصاف کمال و کاملہ کا اعتراف کرنے کے سوا کچھ نہ بن پڑے

بحالت موجودہ ایک شخص متصف بصفات حسنہ و کاملہ کی ذات سے کسی کا ان صفات

عالیہ سے جہل ان کی نفی کا باعث نہیں ہو سکتا۔ اور آپ کی ذات مبارک میں جس قدر

حقیقت حمد اور اس کی مناسبت مجتمع ہے کسی دوسرے میں جمع نہیں ہوتی۔ آپ

کے اسمائے مبارک کہ محمد و احمد ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ کی امت حامد ہے۔

تکلیف و راحت ہر حالت میں حمد کرنا جس کا ثبوت ہے۔ آپ کی اور آپ کی امت

نمازیں اور خطبے حمد سے ہی شروع ہوتے ہیں اور جو کتاب آپ پر نازل ہوئی ہے اس

کی ابتداء بھی حمد ہی سے ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی لوح محفوظ میں ثبت فرما دیا تھا کہ آپ اور آپ کے خلفاء مصحف کا سرنامہ حمد سے فرمائیں گے، قیامت کے روز دست مبارک میں لوائے حمد ہوگا اور جب آپ کو شفاعت کا اذن دیا جائیگا تو آپ خدائے تبارک و تعالیٰ کے سامنے سر بسجود ہو کر ایسی حمد فرمائیں گے کہ کبھی کسی نے نہ کی ہوگی۔ اس روز آپ صاحب مقام محمود ہوں گے۔ یہ ایسا عالی رتبہ ہے کہ اولین و آخرین سب اس حصول شرف و رفعت اور جہ پر غبطہ کریں گے۔ آیہ کریمہ

ومن الليل فتلهج بيه ناقلة لك عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا۔

میں آپ کے اس درجہ پر فائز ہونے کی بشارت ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کا نام رکھا لوگ اپنے بچوں کے نام خود رکھتے ہیں مگر قربان جائیے اپنے آقا و مولیٰ پر کہ

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام خود خالق کائنات نے مخلوقات کی پیدائش سے سے پہلے رکھا۔ روایت ہے کہ جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ کے جد امجد حضرت عبدالمطلب نے آپ کا نام محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) رکھا جب اس کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ میں امیڈر کھتا ہوں کہ آسمان اور زمین والے ان کی حمد کریں گے۔ یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے آپ کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خواب کی وجہ سے رکھا جو انہوں نے دیکھا تھا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک چاندی کی زنجیر میری پشت سے نکلی جس کی ایک طرف آسمان میں اور دوسری طرف زمین میں ہے اور ایک طرف مشرق میں اور ایک طرف مغرب میں ہے۔ پھر اس نے ایک درخت کی صورت اختیار کر لی جس کے ہر پتے پر نور تھا اور مشرق و مغرب کے رہنے والے اس سے لٹک رہے ہیں۔

معبّر نے اس کی تعبیر یہ بتلائی کہ تمہاری پشت سے ایک ایسا بچہ پیدا ہوگا جس سے مشرق و مغرب والے تعلق رکھتے ہوں گے اور آسمان و زمین والے اس کی حمد کریں گے

امام محمد المہدی فاسی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا، خوب فرمایا ہے کہ سید الانبیاء

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں سے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اسم مبارک سب سے زیادہ مشہور و معروف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی نام سے آپ کو ندا فرمائی اور یہی نام آپ کا دنیا و آخرت میں رکھا، اور یہی نام مبارک کلمہ توحید کے ساتھ خاص ہے اور یہی آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی کنیت ہے اور اسی نام سے شفاعت ہوگی اور اسی نام پاک پر درود شریف بھیجتا حضرت حوا کا ہر مقرر ہوا۔ اور یہی نام مبارک آپ نے اپنا نام رکھا۔ فرمایا میں محمد بن عبد اللہ ہوں اور فرمایا قسم، اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں نفس محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اور فرمایا فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہے۔ اور خطوط جو آپ کی طرف سے لکھے جاتے تھے ان میں مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ لکھا جاتا تھا۔ اور تعلیم کیفیت صلوٰۃ میں یہی نام مبارک ہے۔ اور اسی نام پر درود پڑھنے والے درود شریف پڑھتے ہیں۔ اور آخرت میں یہی نام مبارک حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام شفاعت کے لئے لیں گے۔ اور یہی مبارک نام حضرت جبریل علیہ السلام نے حدیث معراج میں استعمال کیا۔ اور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی حدیث معراج میں سرکار کا یہی نام مبارک لیا۔ اور اسی نام سے آپ کو آپ کی قوم پکارتی تھی اور اسی مقدس نام سے پہاڑ کے فرشتے نے آپ کو ندا کی۔ اور جب ملک الموت نے آپ کی روح مبارک قبض کر کے روتے ہوئے آسمان پر چڑھے تو اسی نام کو وا محمد اہ پکارتے گئے۔ اور آپ نے خازن جنت کو اپنا یہی نام بتایا۔ (مطالع المسرت ص ۲۶)

رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور کے اسم مبارک کے برکات نام مبارک کی بہت برکتیں ہیں چند

درج ذیل ہیں۔

- ۱۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا لٹکاپیدا ہو اور وہ میری حجت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کا نام چمکھے تو وہ اور اس کا لٹکادو نوں جنت میں جائیں گے۔ (رواہ ابن عساکر، جواہر لبحار جلد ثالث ص ۳۶۱)

- ۲۔ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن دو آدمی
 رب العالمین کے حضور کھڑے کئے جائیں گے حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ
 وہ عرض کریں گے۔ الہی! ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے۔ ہم نے تو جنت
 کا کوئی کام نہیں کیا۔ اللہ کریم فرمائے گا۔ جنت میں لے جاؤ۔ میں نے قسم کھائی ہے
 کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو دوزخ میں نہ جائے گا۔ (جوہر البحار جلد سوم ص ۱۳۶۱)
- ۳۔ سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھے اپنی
 عزت و جلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے عذاب نہ دوں گا۔
- ۴۔ فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس
 گھر میں ایک محمد ہو یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔ (رواہ ابن سعد، جوہر البحار جلد ۳ ص ۱۳۶۲)
- ۵۔ سرکار مدینہ صلی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے تین بیٹے ہوں
 اور وہ ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے وہ ضرور جاہل ہے۔ (رواہ الطبرانی، جوہر ص ۱۳۶۲)
- ۶۔ سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قوم کسی مشورہ کے لئے جمع
 ہوئی اور ان کا ایک ساتھی ہے جس کا نام محمد ہے۔ مگر انہوں نے اسے مشورہ میں شامل
 نہیں کیا تو ان کو اس مشورہ میں کوئی برکت نہ ہوگی۔ (جوہر البحار جلد سوم ص ۱۳۶۲)
- ۷۔ سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز موقف میں
 ایک منادی یوں ندا کرے گا کہ جس کا نام محمد ہے وہ کھڑا ہو جائے اور جنت میں
 داخل ہو جائے۔ (جوہر البحار جلد سوم ص ۱۳۶۳)
- ۸۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک بندے کو فرمائے گا۔ تجھے مجھ سے گناہ کئے تھے
 نہ آئی حالانکہ تیرا نام محمد تھا۔ مگر تیرا نام میرے لئے ہے کہ میں تجھے عذاب دوں جبکہ تیرا نام میرے
 حبیب کا نام ہے۔ حکم ہوگا فرشتو! اسے جنت میں لے جاؤ۔ (جوہر البحار ص ۱۳۶۲)
- ۹۔ روح البیان میں ہے کہ جس شخص کی عورت حاملہ ہو اور وہ پختہ ارادہ کرے کہ میں
 اس کا نام محمد رکھوں گا تو اللہ تعالیٰ اسے لڑکا عطا فرمائے گا۔ اسی طرح جس کی
 اولاد زندہ نہ رہتی ہو اور مر جاتی ہو وہ اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کر لے کہ جو بچہ پیدا

ہوگا اس کا نام محمد رکھوں گا تو اللہ تعالیٰ اسے اس نام کی برکت سے زندہ رکھے گا۔

(جو اسرار البچار جلد سوم ص ۳۶۲)

۱۰۔ جس دسترخوان پر کھانے والوں میں کسی کا نام محمد یا احمد ہوگا تو اس میں برکت ہوگی۔

(جو اسرار البچار جلد سوم ص ۳۶۱)

تِلْكَ عَشْرَ كَامِلَةٍ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى جَبِيْكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۱۔ حضور پر نور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب لڑکے کا نام محمد رکھو

تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو۔ (حاکم)

۲۔ رحمت العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اپنے لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم کرو۔ (بزار)

حضور کے ساتھ سیدنا بڑھانا مستحب ہے

محبوب کبریٰ احمد مختبے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم شریف پر لفظ سیدنا بڑھانا مستحب اور عین ادب کے لئے مقتضائے ادب ہے کہ درود شریف ابراہیمی میں آٹھ جگہ سیدنا بڑھایا جائے۔ اور چار جگہ آپ کے نام مبارک پر اور چار جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اسم مبارک پر۔ درمختار میں ہے۔

ندب السیادة لان زیادة الاحیاء
بالواقع عین سلوک الادب فہو
افضل من ترکہ ذکرہ الرومی
الشافعی وغیرہ اور مختار جلد اول
کتاب الصلوٰۃ ۱
مستحب ہے سیدنا کہنا اس لئے کہ خیر دینا
حقیقت حال کا عین طریق ادب پر چلنا ہے
پس سیدنا کہنا بہ نسبت اس کے چھوڑنے
کے افضل ہے۔ اس کو ربلی شافعی وغیرہ نے
ذکر کیا ہے۔

آگے فرماتے ہیں کہ یہ جو منقول ہے کہ نماز میں مجھ کو سیدمت کہو تو یہ حدیث
بھونی ہے۔ (رد مختار جلد اول کتاب الصلوٰۃ)

لفظ آل کے اشتقاق کا بیان | آل کی اصل کے متعلق دو قول ہیں۔ ایک یہ
کہ آل اصل میں اہل ہے۔ ہ کو ع سے بدل
دیا گیا ہے۔ پھر قائدہ صرفیہ کے مطابق ہمزہ کو الف سے بدل دیا جب اس کی تصغیر
کی جاتی ہے تو اپنی اصل کی طرف رجوع کر کے اُہیل ہو جاتا ہے۔ دوسرا قول یہ
ہے کہ لفظ آل کی اصل اول ہے۔ پھر واو متحرک اور ما قبل اس کا مفتوح تو واو
کو الف سے بدل کر آل بن گیا۔ اس فریق کے نزدیک یہ لفظ آل یوعل اولاً
سے مشتق ہے جس کے معنی رجوع کے ہیں۔ (عامہ کتب)

آل کے معنی | اہل و اقارب اور اتباع مضاف الیہ بمعہ مضاف الیہ آل کے
تحت داخل ہیں۔ جس طرح اس حدیث پاک میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ اَبِيْ اَوْفٰی
اور آیت مبارکہ سَلَامٌ عَلٰی آلِ یٰسِیْنِ۔ میں مقصود اصلی ابی اوفیٰ اور یاسین ہیں۔
اور ان کے اقارب و اتباع بطور تبعیت اپنے مضاف الیہ کے اس میں شامل ہیں۔
دوسرا فریق اس حقیقت کا منکر ہے۔ اس کے نزدیک اہل و اقارب پر لفظ آل کا اطلاق
ہوتا ہے۔ مضاف الیہ خود اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔ قول فیصل اس میں یہ ہے کہ
لفظ آل اگر بلا عطف مفرداً واقع ہو تو مضاف الیہ ضرور اس میں شامل ہوتا ہے۔
جس طرح ادخلوا آل فرعون اشد العذاب میں بلا شک فرعون مع اپنی جماعت
کے اشد عذاب میں داخل ہے اور اگر لفظ آل سے پہلے مضاف الیہ کا ذکر ہو چکا ہو
تو اس صورت میں وہ شامل آل نہ ہوگا۔

آل رسول میں کون داخل ہیں | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں کون کون
شخص داخل ہیں۔ اس بارے علماء کے چار

مختلف قول ہیں۔

قول اول :- یہ کہ جن لوگوں پر صدقہ حرام ہے وہی لوگ آپ کی آل ہیں۔ امام احمد و امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مذہب اور ابن القاسم صاحب اولیٰ مالک رحمۃ اللہ علیہما کا مختار یہ ہے کہ جن لوگوں پر صدقہ حرام ہے وہ لوگ بنی ہاشم ہیں۔

قول دوم :- یہ ہے کہ آپ کی ذریعات طہیات اور ازواج مطہرات آپ کی آل میں داخل ہیں۔

قول سوم :- یہ کہ قیامت تک جس قدر آپ کے متبعین ہوں گے وہ سب آپ کی آل ہیں۔

قول چہارم :- یہ کہ آپ کی امت کے صلحاء و اتقیاء آپ کی آل ہیں۔

پہلا سوال : قاعدہ اکثر یہ ہے کہ مشبہ بہ

تین سوال اور ان کے جواب

مشبہ سے وجہ تشبیہ میں اعلیٰ ہوتا ہے۔ اور یہاں یہ بات نہیں اس لئے کہ جو رحمت و برکت سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی آل کو حاصل ہے۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی آل کی رحمت اور برکت سے اعلیٰ ہے۔ اس لئے کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ جو کوئی مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے اور اس کی دس برائیاں دور کرتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے اور یہ بات حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام یا دوسرے پیغمبروں کے حق میں وارد نہیں۔ تو اس کا ایک جواب یہ ہے کہ وجہ تشبیہ صلوٰۃ خاصہ ہے جو موجب خلت ہے یعنی آپ کو بھی اللہ تعالیٰ ایسا ہی خلیل بنائے جیسا اس حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا ہے۔ یعنی غایت تشبیہ طلب خلت ہے نہ کہ فضیلت اللہ تعالیٰ نے بندوں کی دعا کو قبول فرمایا اور اپنے حبیب کو بھی اپنا خلیل بنایا جیسا کہ حدیث صحیحین میں ہے۔ لکن صاحبکم خلیل الرحمن دوسرا جواب :- یہ کہ تشبیہ میں سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شریک نہیں مشبہ صرف آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

تیسرا جواب :- یہ ہے کہ مشبہ بہ کبھی مشبہ سے کمتر ہوا کرتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں

ہے۔ مثل نورۃ کمشکوٰۃ الایۃ یعنی نور الہی کو چراغ سے تشبیہ دی گئی ہے حالانکہ نور چراغ کو نور الہی سے کچھ نسبت نہیں۔ مگر چونکہ نور چراغ محسوس اور زیادہ واضح و جہ شبہ میں تھا۔ اس لئے اس کو مشبہ بہ بنا دیا۔ اسی طرح یہاں ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی آل پر رحمت و برکت کا ہونا واضح اور مشہور تھا۔ اس لئے اسے مشبہ بہ بنا دیا گیا۔

چوتھا جواب :- یہ ہے کہ یہ تشبیہ اصل صلوٰۃ میں ہے نہ کہ اس کی کیفیت و کمیت میں ہمارا سوال خدا تعالیٰ سے یہ تو نہ ہے کہ وہ اپنے محبوب پر صلوٰۃ فرماتے نہ یہ کہ اس قدر صلوٰۃ جتنی ابراہیم علیہ الصلوٰۃ پر فرمائی تھی جس طرح آیت انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح میں تشبیہ نفس وحی میں ہے نہ کہ اس کی مقدار یا موحی بہ کی فضیلت میں اور جیسا کہ احسن کما احسن اللہ الیک کا مدلول ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ جیسا احسان کرنا کسی مخلوق سے ناممکن ہے۔ (شامی جلد اول ص ۱۳۴۵)

دوسرا سوال :- صلوٰۃ میں تشبیہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کیوں دی اور دیگر انبیاء صلوات علیہم و سلامہم کے کیوں نہ دی۔

پہلا جواب :- یہ کہ آپ کے ساتھ تشبیہ دینے کا سبب یہ ہے کہ آپ نے شب معراج میں امام الانبیاء حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اپنی امت کو میرا سلام پہنچا دینا۔

دوسرا جواب :- یہ کہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارا نام مسلمان رکھا چنانچہ اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے ہوسماکم المسلمین (اس نے نام رکھا تمہارا مسلمان) تو اس کے عوض میں ہماری طرف سے یہ تشبیہ ہوئی۔

تیسرا جواب :- یہ کہ مطلب اس صلوٰۃ سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا خلیل بنائے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیل بنایا۔ چوتھا جواب :- یہ کہ آپ کے ساتھ تشبیہ اس وجہ سے ہے کہ آپ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جدا مجاہد ہیں اور فضائل میں تشبیہ باپ دادوں کے ساتھ مرغوب ہوتی ہے۔

پانچواں جواب :- یہ کہ آپ باقی رسولوں سے افضل ہیں۔ اس جہت سے تشبیہ دی گئی
چھٹا جواب :- یہ کہ اہل اسلام کی ملت آپ کی ملت سے ملتی جلتی ہے چنانچہ اللہ
تعالیٰ فرماتا ملة ابيك ابراهيم دين تمہارے باپ ابراہیم کا۔

ساتواں جواب :- یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کی اقتدا کا حکم دیا گیا
جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے ان اتبع ملة ابراهيم حنیفاً پیروی کرو ملت ابراہیم
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی (شامی جلد اول ص ۳۲۵)

تیسرا سوال :- یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے ہمیں درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تو ہمیں
چاہیے تھا کہ ہم نماز میں یوں پڑھتے اُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّكْرَمٌ پڑھتے ہیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ یعنی خود اللہ تعالیٰ سے اللہ سوال کرتے ہیں کہ وہ اپنے محبوب مکرم پر درود بھیجے۔
جواب اس کا یہ ہے کہ سید العالمین محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
ذات پاک میں کوئی عیب نہیں۔ اور ہم سر ایا محبوب و نقائص ہیں۔ لہذا جس شخص میں بہت
عیب ہوں وہ اس ہستی کی کیا شائد کرے جو پاک سے پاک تر ہے۔ اس لئے ہم اللہ جل
و عزہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہی اپنے حبیب پر درود بھیجے تاکہ رب ظاہر کی
طرف سے بنی ظاہر پر صلوٰۃ ہو۔

دوسرا درود شریف

اے اللہ درود نازل فرما اپنے (برگزیدہ) بندے اور اپنے رسول بنی امی سیدنا محمد پر
اور آپ کی آل اور آپ ازواج مطہرات اور
آپ کی ذریعات پر جیسا کہ تو نے درود نازل
فرمایا ابراہیم اور ان کی آل پر اور برکت نازل فرما
سیدنا محمد بنی امی پر اور آپ کی ازواج مطہرات
اور آپ کی ذریعات پر جیسا کہ تو نے برکت نازل
فرمائی ابراہیم پر اور ان کی آل پر بیشک تو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهِ
وَزُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهِ
وَزُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مُجِيْدٌ

ستودہ صفات بزرگ ہے۔

امام محمد بن نووی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذکار میں ذکر کیا ہے کہ یہ درود افضل ہے۔ کیونکہ یہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے۔

تیسرا درود شریف

اے اللہ درود بھیج اوپر سیدنا محمد بنی امی پر اور
آپ کی آل پر اور جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیم
اور ان کی آل پر اور برکت نازل فرما اور پر سیدنا
محمد بنی امی پر اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے
برکت نازل فرمائی ابراہیم اور ان کی آل پر بیشک
تو ستودہ صفات بزرگ ہے اے اللہ رحمت
نازل فرما سیدنا محمد اور آپ کی آل پر جیسا کہ
رحمت نازل فرمائی تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی آل
پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اے
اللہ محبت آمیز شفقت فرما اور پر سیدنا محمد اور
آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے شفقت فرمائی ابراہیم
اور ان کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ
ہے اے اللہ سلام بھیج اوپر سیدنا محمد اور آپ کی
آل پر جیسا کہ تو نے سلام بھیجا ابراہیم اور ان کی
آل پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ
النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَيُّدٌ حَيُّدٌ اللَّهُمَّ وَتَوَحَّسْ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَوَحَّسْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَيُّدٌ حَيُّدٌ
اللَّهُمَّ وَتَحَقَّقْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا تَحَقَّقْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَيُّدٌ حَيُّدٌ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ عَلَى
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَيُّدٌ حَيُّدٌ.

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کشف الغمہ میں فرماتے ہیں کہ فخر و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جب تم حج پر درود پڑھو تو یہ درود شریف پڑھو۔ میں قیامت کے دن اس
کا شاہد بنوں گا اور شفاعت کروں گا۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۶۰)

چوتھا درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ
الْمُقَرَّبَ مِنْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اے اللہ سیدنا محمد پر درود نازل فرما اور آپ کو
ایسی منزل پر پہنچا قیامت کے روز جو تیرے
نزدیک مقرب ہے۔

حضرت ربیع بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ مہمان
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا اس کے لئے میری
شفاعت واجب ہوگی۔ امام شعرانی نے کشف الغمہ میں اس درود شریف کو ان الفاظ میں
ذکر کیا۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
(افضل الصلوٰۃ صلا)

پانچواں درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ
وَعَلَى جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ
فِي الْقُبُورِ

اے اللہ درود بھیج روح محمد پر ارواح میں اور
آپ کے جسد اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبر
مبارک پر قبروں میں۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور جو مجھے خواب
میں دیکھے گا وہ مجھے قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اس کی
سفارش کروں گا اور جس کی میں سفارش کروں گا وہ میرے حوض سے پانی پیئے گا اور
اللہ جل شانہ اس کے بدن کو جہنم پر حرام کر دے گا۔ فاکہانی کہتے ہیں میں نے اس
درود شریف کو نیند سے پہلے پڑھا پھر سو گیا تو میں نے چہرہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو چاند کے اندر دیکھا اور آپ سے کلام کی پھر آپ چاند میں غائب ہو گئے۔ میں
اللہ عظیم سے بواسطہ اس کے حبیب کے درخواست کرتا ہوں کہ باقی نعمتیں بھی مرحمت

فرما جن کا وعدہ رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث شریف میں کیا ہے۔
(افضل الصلوات ص ۶۲)

چھٹا درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرِينَ وَفِي الْمَلَائِكَةِ
الْأَعْلَىٰ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ۔
اے اللہ درود بھیج محمد اور آپ کی آل پر
اولین اور آخرین میں اور فرشتوں میں۔ قیامت
کے دن تک۔

امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد شریف میں تشریف فرما تھے۔ آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہا السلام علیکم یا اهل العرش الشامخ والکرم الباذخ۔ سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اپنے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھایا۔ حاضرین نے اس کی یہ عزت دیکھ کر تعجب کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ اس نے ایک ایسا درود مجھ پر پڑھا ہے جو کسی نے اس سے پہلے نہیں پڑھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے کون سا درود شریف پڑھا ہے۔ آپ نے اسی درود شریف کا ذکر فرمایا۔
(افضل الصلوات ص ۶۲)

ساتواں درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
صَلَاةً تَكُونُ لَكَ رِضَاءً وَحَقُّهُ
أَدَاءً وَأَعْطِهِ الْوَسِيلَةَ وَالْمَقَامَ
الَّذِي وَعَدْتَهُ۔
اے اللہ درود بھیج سیدنا محمد اور آپ کی آل پر
ایسا درود جو تیری رضا کا ذریعہ ہو اور حضور
کے حق کی ادائیگی ہو اور حضور کو وسیلہ اور مقام
(محمود) عطا فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔

امام شعرانی نے اس درود شریف کا ذکر کر کے فرمایا کہ سید الانبیاء صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا۔ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔
(افضل الصلوٰۃ ص ۶۲)

۸ اٹھواں درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ
وَصَلِّ عَلَى الْمُرَّةِ مَنِينٍ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور درود نازل فرما۔ سارے مومنوں اور مومنات اور مسلمین اور مسلمات پر

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کے پاس صدقہ کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو وہ اپنی دعا میں اس درود کو پڑھے تو وہ اس کے صدقہ کا کام دے گا۔ اور مومن نیکی سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک اس کا منتہا جنت ہوگی۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۶۳)

۹ نوواں درود شریف

صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ
اللَّهُ كِي رَحْمَتٍ نَازِلٍ هُوَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٍ

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سید العرب والعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھتا ہے تو اس پر ستر دروازے رحمت کے کھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے اور سوائے منافق کے کوئی بھی اس سے بغض و عداوت نہ رکھے گا۔ امام سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خضر اور ایسا علی بنیاد علیہا الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو مومن صلی اللہ علی محمد پڑھتا ہے تو دشمن بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور خدا کی قسم اس سے لوگ محبت نہیں کرتے مگر اللہ عز و

جلّ اس سے محبت کرتا ہے اور ہم نے رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ مہذب شریف پر فرما رہے تھے کہ جو شخص صلی اللہ علیٰ محمد پر طہنتا ہے تو اس پر ستر ڈروازے رحمت کے کھل جاتے ہیں۔ نیز فرماتے ہیں کہ حضرت خضر اور ایسا علی بنینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک بنی تھے جن کا نام اسموئیل تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو دشمن پر فتح نصیب فرماتا تھا۔ ایک دفعہ دشمن کی تلاش میں نکلے تو انہوں نے آپ کو دیکھ کر کہا کہ یہ جاود گری ہے، اس لئے آیا ہے کہ ہم پر جادو کر کے ہمارے لشکر کو خراب کرے۔ لہذا ہم اس کو سمندر کی طرف کر کے اس کو شکست دیں جب آپ چالیس ساہتیوں کے ساتھ نکلے تو انہوں نے آپ کو سمندر سے ایک طرف کر دیا۔ آپ کے ساہتیوں نے آپ سے پوچھا اب ہم کیا کریں۔ فرمایا صلی اللہ علیٰ محمد پڑھتے ہوئے حملہ کرو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو اب کیا تھا۔ دشمن سمندر میں غرق ہو گئے۔ حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ولایت شام سے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میرے والد بہت بوڑھے ہو چکے ہیں اور آپ کی زیارت کے مشتاق ہیں۔ فرمایا۔ اسے میرے پاس لے آؤ۔ شخص نے عرض کیا یا رسول وہ تو اندھے ہو چکے ہیں حاضر نہیں ہو سکتے ارشاد فرمایا کہ اسے کہہ دو کہ سات راتیں صلی اللہ علیٰ محمد پڑھے تو وہ خواب میں میری زیارت سے مشرف ہوگا اور مجھ سے حدیث روایت کرے گا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور خواب میں زیارت نصیب ہوئی اور آپ سے حدیث بھی روایت کرتا تھا۔

(افضل الصلوات ص ۶۴)

۱۰ دسوال درود شریف

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَسَلَّمَ
اے اللہ درود رحمت انازل فرما سیدنا محمد
پر اور آپ کی آل پر اور سلام۔

استاد ابو بکر محمد حیر نے شروح الدلائل میں نقل فرمایا ہے کہ حضرت انس بن مالک

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 کہ جو شخص کھڑے ہو کر یہ درود شریف پڑھے گا تو بیٹھنے سے پہلے اس کی بخشش ہو
 جائے گی اور اگر بیٹھ کر پڑھے گا تو کھڑے ہونے سے پہلے بخشا جائے گا۔
 (افضل الصلوٰۃ ص ۶۵)

گیارہواں درود شریف

اللَّهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِ مُحَمَّدًا الدَّرَجَةَ
 وَالْوَسِيلَةَ فِي الْجَنَّةِ اللَّهُمَّ يَا رَبَّ
 مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ أَهْلُهُ۔
 اے اللہ اے محمد اور آل محمد کے رب محمد اور
 آل محمد پر رحمت نازل فرما اور سیدنا محمد کو
 درجہ اور وسیلہ جنت میں عطا فرما اے اللہ
 محمد اور آل محمد کے پروردگار محمد صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کو ایسی جزا عطا فرما جو آپ کی شان
 عالی کے لائق ہو۔

امام سجاعتی نے فرمایا کہ ہمارے شیخ ملوی قدس سرہ نے ذکر فرمایا کہ سرورِ دو عالم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح اور شام یہ درود شریف پڑھتا ہے۔
 تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈال دے گا۔
 اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک
 جائیں گے اور پڑھنے والا اور اس کے والدین بچتے جائیں گے حافظ سخاوی نے
 مجد الدین فیروز آبادی سے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی شخص حلف اٹھائے کہ میں افضل
 درود پڑھوں گا تو اسے چاہیے کہ وہ یہ درود شریف پڑھے (افضل الصلوٰۃ ص ۶۶)

بارہواں درود شریف

اللَّهُمَّ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ
 نَبِيِّكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔
 اے اللہ سیدنا محمد پر رحمت نازل فرما جو
 تیرے نبی اور تیرے کو نبی بنی امی ہیں۔

امام غزالی علیہ رحمۃ الباری نے اجماع العلوم میں ذکر کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز مجھ پر اسی مرتبہ درود پڑھے تو اس کے اسی سال کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کونسا درود پڑھے تو آپ نے اسی درود شریف کا ذکر فرمایا۔ عارف باللہ مرسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔ جو شخص مواظبت سے رات اور دن میں پانچ سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا تو مرنے سے پہلے حالت بیداری میں رحمتہ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرے گا وہ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ اور امام یافعی سے منقول ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر جمعہ کے روز ہزار مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ پڑھے گا تو اسی جمعہ کی رات کو اپنے رب کو یا اپنے نبی کو یا جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھے گا۔ اگر نہ دیکھ سکے تو دوسرے جمعہ یا تیسرے جمعہ کو پھر پڑھے۔

(افضل الصلوات ص ۶۶)

۱۳ تیرھواں درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَهْلِ بَيْتِهِ۔
 اے اللہ درود بھیج سیدنا محمد اور آل محمد پر اور آپ کی اہل بیت پر جو شخص اس درود شریف کو ہر روز سو بار پڑھے گا۔ تو اللہ اس کی سو حائتیں پوری فرمائے گا۔ ان میں سے تیس دینا میں پوری ہوں گی۔ (افضل الصلوات ص ۶۷)

۱۴ چودھواں درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَصَلِّ
 اے اللہ رحمت نازل فرما سیدنا محمد پر اولین میں اور رحمت نازل فرما سیدنا محمد پر آخرین

میں اور رحمت نازل فرما سیدنا محمد پر نبیوں
میں اور رحمت نازل فرما سیدنا محمد پر رسولوں
میں اور رحمت فرما سیدنا محمد پر فرشتوں میں
قیامت کے دن تک۔

عَلَى مُحَمَّدٍ فِي الْبَيْتَيْنِ وَصَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلَيْنِ وَصَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَأِ إِلَّا عَلَى الْيَوْمِ الْوَأْتِي

سعید بن عطار قدس سرہ نے فرمایا کہ جو شخص صبح اور شام تین مرتبہ یہ درود
شریف پڑھے تو اس کے گناہ گرا دیئے جائیں گے اور اس کی خطائیں مٹا دی جائیں گی
ہمیشہ مسرت کی زندگی بسر کرے گا، اور اس کی دعائیں قبول ہوں گی اور دشمن
پر غالب رہے گا۔
۱۶۸ فضل الصلوٰۃ ص ۶۸

۱۵ پندرہواں درود شریف

تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں
اس نبی پر اے ایمان والو ان پر درود بھیجو اور
خوب سلام بھیجو اے اللہ میرے رب لیک
وسعدیک اللہ رحیم کریم کی درودیں اور ملائکہ
مقربین اور نبیوں اور صدیقیوں اور شہیدوں
اور نیکوں اور اے پروردگار عالم ہر چیز جو تیری
تسبیح کرتی ہے کہ نازل ہوں ہمارے سردار محمد
بن عبد اللہ خاتم الانبیاء اور سید المرسلین اور
امام المتقین اور رسول رب العالمین شاہ شہیر
تیری اجازت سے تیری طرف دعوت دینے والے
روشن چراغ پر اور ان پر سلام ہو۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى
النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ
رَبِّي وَسَعْدَيْكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ الْبَرِّ
الرَّحِيمِ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبِينَ وَ
الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ
وَمَا سَبَّحَكَ مِنْ شَيْءٍ يَا رَبَّ
العَالَمِينَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَ
إِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَرَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الشَّاهِدِ
الْبَشِيرِ الدَّاعِي إِلَيْكَ بِأَذْنِكَ السِّرَاجِ
النُّورِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ

اس درود شریف کو شفاء شریف میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی روایت سے ذکر کیا ہے اور شرح الدلائل میں مواہب سے منقول ہے کہ شیخ
 زین الدین بن الحسین المراءعی نے اس درود کو اپنی کتاب تحقیق النصرۃ میں ذکر کیا اور
 فرمایا کہ روایت ہے کہ جب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وصال شریف
 کے بعد اہل بیت نے یہ درود شریف پڑھا تو لوگوں کو معلوم نہ ہوا کہ وہ کیا
 پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں
 فرمایا کہ سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے دریافت کرو جب لوگوں نے ان
 سے پوچھا تو انہوں نے یہی درود شریف بتلایا۔ (افضل الصلوات ص ۶۵)

سو گھواں درود شریف

اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ
 وَبَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَ
 إِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ عَبْدِكَ
 قَدْسُوكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ
 وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ اللَّهُمَّ ابْعَثْهُ الْقَائِمَ
 الْمَحْمُودَ الَّذِي يَغِيظُهُ بِهِ الْأَوْلُونَ
 وَالْآخِرُونَ۔

اے اللہ کر تو درودیں اور رحمتیں و برکتیں
 اوپر سید المرسلین اور امام المتقین اور خاتم الانبیاء
 اپنے بندے اور اپنے رسول خیر کے امام اور خیر کے
 قائم اور رحمت کے رسول کے اے اللہ ان
 کو مقام محمود پر مبعوث فرما جس سے پہلے
 اور پچھلے رشک نہیں گئے۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا
 کرتے تھے کہ اچھا درود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بھیجا کرو کیونکہ وہ آپ
 پر پیش کیا جاتا ہے اور اس درود شریف کے پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔ (افضل الصلوات ص ۶۵)

ستر گھواں درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
 حَتَّى لَا يَبْقَى مِنَ الصَّلَاةِ شَيْءٌ دَارِحٌ

اے اللہ رحمت نازل فرما سیدنا محمد اور آپ
 کی آل پر یہاں تک کہ صلاقت سے کوئی چیز

مُحَمَّدًا وَآلِ مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْ الرَّحْمَةِ
شَيْءٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
حَتَّى لَا يَبْقَى مِنَ الْبُرْكَاتِ شَيْءٌ وَ
سَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ حَتَّى
لَا يَبْقَى مِنَ السَّلَامِ

باقی نہ رہے اور رحم فرما سیدنا محمد آل محمد پر
یہاں تک کہ رحمت سے کوئی چیز باقی نہ رہے
اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل محمد پر یہاں
تک کہ برکت سے کوئی چیز باقی نہ رہے اور
سلام نازل فرما سیدنا محمد اور آل محمد پر یہاں تک
کہ سلام سے کوئی چیز باقی نہ رہے۔

امام فاسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ درود شریف حضرت جبر رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوع ذکر کیا ہے۔ اور اس درود کی بڑی تعریف فرمائی۔
(افضل الصلوات ص ۷۷)

۱۸ اٹھارواں درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
صَلَاةً تَكُونُ لَكَ رِضَاءً وَحَقًّا أَدَاءً
وَأَعْطِهِ الْوَسِيلَةَ وَالْبَعْثَةَ الْمَقَامَ الْحَبِيبِ
الَّذِي وَعَدْتَهُ وَأَجْزِهِ عَنَّا مَا هُوَ
أَهْلُهُ وَأَجْزِهِ أَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ بَنِيَّ
عَنْ أُمَّتِهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَى جَمِيعِ آخِرَانِهِ
مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّالِحِينَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ -

اے اللہ سیدنا محمد اور آل محمد پر ایسا درود
نازل فرما جو تیری رضا کا ذریعہ ہو اور حضور کے
حق کی ادائیگی ہو اور آپ کو وسیلہ عطا فرما اور
انہیں مقام محمود میں پہنچا جس کا تو نے وعدہ
فرمایا ہے اور آپ کو ہماری طرف سے ایسی جزا
عطا فرما جو آپ کی شان عالی کے لائق ہے اور
آپ کو ان سب سے افضل بدلہ عطا فرما جو تو نے
کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے عطا فرمایا۔

اور حضور اور آپ کے تمام برادران انبیاء و صالحین پر اے ارحم الراحمین درود نازل فرما۔

اس درود شریف کو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اجماع العلوم میں ذکر کیا اور فرمایا کہ
جمعہ کے روز سات بار پڑھا جائے۔ اور بعض حضرات سے منقول ہے کہ جو شخص سات جمعہ
میں ہر جمعہ سات بار پڑھے گا تو اس کے واسطے شیخ المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

شفاعت واجب ہو جائے گی۔ الحمد للہ رب العالمین۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۳۷)

۱۹ بیسواں درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَنَبِيِّكَ دَرَسُوكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى
آلِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَسَلِّمْ عَدَدَ
خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِينَةَ
عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے سرور محمد پر
جو تیرے بندے اور تیرے رسول بنی امی ہیں
اور آپ کی آل اور ازواج مطہرات اور ذریات
طیبات پر اور سلام بھیج بقدر اپنی مخلوقات
کے عدد کے اور بقدر اپنی مرضی اور خوشنودی
کے اور بقدر وزن اپنے عرش کے اور اپنے کلمات کی مقدار کے موافق۔

مجدالدین فیروز آبادی نے بعض حضرات سے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی شخص حلف
اٹھائے کہ میں افضل درود پڑھوں گا تو اسے یہ درود شریف پڑھنا چاہیے۔

(افضل الصلوٰۃ ص ۴۷)

۲۰ بیسواں درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَ
أَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ
وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَصْحَابِيهِ وَالصَّارِيَةِ وَ
أَشْيَاعِيهِ وَجِيَّتِيهِ وَأُمَّتِيهِ وَعَالِيَتِيهِ
مَعَهُمْ أَجْمَعِينَ يَا رَحِمَ السَّارِحِينَ
اے اللہ رحمت فرما سیدنا محمد پر اور آپ
کی آل اور اصحاب اور ازواج مطہرات اور
ذریات طیبات اور اہل بیت اور خسرال اور
مددگاروں اور دوستوں اور محبت کرنے والوں
اور انکے ساتھ ہم سب پر اے بڑا رحم فرمانے والے

اس درود شریف کو شفاء شریف میں حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
حوالہ سے ذکر کیا گیا ہے جو فرماتے ہیں کہ جو شخص حوض مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے کامل پیالہ پینا چاہتا ہے وہ اس درود شریف کو پڑھا کرے۔

(افضل الصلوٰۃ ص ۴۳)

۲۱ اکیسواں درود شریف

اے اللہ رحمت نازل فرما سردار محمد پر جس کا دل
دل تو نے اپنے جلال سے اور اس کی آنکھیں
اپنے جمال سے بھر دیں پس ہو گئے آپ خوش و
خرم مدد یافتہ تائید یافتہ اور آپ کی آل و
اصحاب پر اور خوب سلام بھیج اس پر اللہ کی
حمد ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي
مَلَأْتَ قَلْبَهُ مِنْ جَلَالِكَ وَعَيْنَهُ
مِنْ جَمَالِكَ فَاصْبِحْ فَرِحًا مَسْرُورًا
مُوَيْدًا مَنْصُورًا وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ
تَسْلِيمًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ

شرح المنہاج و میری سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ ابو عبد اللہ بن نعمان رحمۃ اللہ
علیہ نے خواب میں رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سو بار زیارت کی۔ آخری
دفعہ عرض کی یا رسول اللہ تجھ پر کونسا درود شریف پڑھنا افضل ہے تو رحمتہ للعالمین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی درود شریف پڑھنے کو فرمایا۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۷۷)

۲۲ بائیسواں درود شریف

درود منجیہ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد پر ایسا
درود کہ تو تجات دے ہم کو اس کے واسطے تمام
خوفوں اور آفتوں سے اور پورا کرے اس کے
واسطے سب ہماری تمام حاجتیں اور پاک کرے
ہم کو اس کے واسطے سے تمام برائیوں سے اور
بلند کرے ساتھ اس کے ہمارے بلند درجے
تو دیک اپنے اور پہنچا دے ہم کو ساتھ اس کے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً
تُنَجِّنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَحْيَاتِ
وَتَقْضِي لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتَطَهِّرُنَا
بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا
عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا
بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ
فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَيَاتِ۔

منزل مقصود پر تمام نیکیوں سے زندگی میں اور مرنے کے بعد۔

شرح الدلائل میں حسن بن علی اسوانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر مشکل اور ہر مصیبت میں اس درود شریف کو ہزار بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مصیبت سے خلاصی عطا فرمائے گا اور اپنی ہر مراد کو پائے گا ابن فاکہانی شیخ صالح موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں بحری جہاز پر سفر کر رہا تھا کہ تیز ہوا چلی جس سے جہاز سے غرق ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا اور سواریوں میں شور برپا ہو گیا۔ مجھے نیند آگئی۔ میں خواب میں محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ ہر کار نے حکم دیا کہ سواریوں کو کہہ دو کہ اس درود شریف کو اللہم صل علی سیدنا محمد صلاۃ تنجینا الخ ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ میں نے بیدار ہو کر سواریوں کو خواب کا واقعہ سنایا۔ ہم نے ابھی تین سو مرتبہ درود شریف پڑھا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرمائی اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس درود کو کسی مہم اور مصیبت میں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے خلاصی عطا فرمائے گا اور اس کی تمام مرادیں پوری ہوں گی۔ اور زمانہ طاعون میں اس کی کثرت سے طاعون سے محفوظ رہے گا۔ اور پانچ سو بار پڑھنے سے مالدار بن جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز اور ان سب باتوں میں میں تجربہ ہے۔ غرضیکہ ہر حالت دنیاوی و اخروی کے لئے اکسیر اور تریاق ہے۔

(افضل الصلوات ص ۷۷-۷۸)

۲۳ تیسواں درود شریف

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى بَنِيّنا مُحَمَّدٍ كُلِّمًا ذِكْرًا
الذّٰكِرُونَ وَعَقَلَ عَن ذِكْرِهِ
الْغَافِلُونَ

اللہ کی رحمت نازل ہو ہمارے نبی محمد پر جبکہ
ذکر کرنے والے اس کا ذکر کریں اور غافل
لوگ آپ کے ذکر سے غافل رہیں۔

حضرت عبداللہ بن عبدالحکم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے

ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کریم نے مجھ پر رحم فرمایا۔ میری مغفرت فرمادی اور میرے لئے مسجنت ایسی مزیں کی گئی جیسا کہ دامن کو مزیں کیا جاتا ہے اور میرے اوپر ایسی بکھیر کی گئی جیسا دواہن پر بکھیر کی جاتی ہے۔ اشادی میں دو لہا اور دواہنوں پر دو روپے پیسے وغیرہ پچا اور کے جلاتے ہیں امیں نے پوچھا کہ اس مرتبہ پر آپ کیسے پہنچے؟ مجھ سے کسی کہنے والے نے یوں کہا کہ کتاب الرسالہ میں جو درود لکھا ہے اس کی وجہ سے رسالہ میں یہ درود شریف ہے۔ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ

وَعَدَدَ مَا عَقَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ جب میں صبح کو اٹھا تو میں نے امام صاحب کی کتاب رسالہ میں یہ درود اسی طرح پایا۔ امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میری مغفرت فرمادی۔ اس درود کی وجہ سے جو میں نے اپنی کتاب رسالہ میں لکھا تھا۔ وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا عَقَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ۔

امام غزالی علیہ الرحمۃ الباری نے اجیاء العلوم میں ابو الحسن شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں سید العرب و العجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ میں نے سردار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اپنے رسالہ میں درود شریف صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَعَقَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ لکھا ہے۔ آپ کی طرف سے ان کو کیا بدلہ دیا گیا ہے؟ سردار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری طرف سے یہ بدلہ دیا گیا ہے کہ وہ حساب کے لئے نہیں روکے جائیں گے۔

(افضل الصلوات ص ۸۰-۸۱)

۲۲ چوبیسواں درود شریف

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بَعْدَ دَمْرٍ اے اللہ رحمت نازل فرما سیدنا محمد پر گنتی

درود پڑھنے والوں کی اور رحمت نازل فرما
سیدنا محمد پر گنتی ان لوگوں کی جو آپ پر درود نہیں
پڑھتے اور رحمت نازل فرما سیدنا محمد پر جیسا
کہ تو نے درود پڑھنے کا ان پر حکم فرمایا ہے اور
رحمت نازل فرما سیدنا محمد پر جیسا کہ تو ان پر
درود پڑھے جانے کو دوست رکھتا ہے اور

صَلَّى عَلَيْهِ وَصَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ بَعْدَ
مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلَّ عَلَى
مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتُ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ
وَصَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا حَبَّبْتُ أَنْ
يُصَلَّى عَلَيْهِ وَصَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا
تَبَنَيْتُ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ

رحمت نازل فرما سیدنا محمد پر جیسا کہ ان پر درود رائق ہے۔

یہ درود شریف بھی حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ ابو العباس ابن
مندیل نے تحفۃ المقاصد میں ذکر فرمایا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب
میں دیکھا گیا اور ان سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے۔
تو فرمایا کہ میری مغفرت فرمائی گئی۔ پوچھنے والے نے پوچھا کس وجہ سے؟ فرمایا ان پانچ
کلمات کی وجہ سے جن سے میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک
پڑھتا تھا۔ پوچھا گیا کہ وہ کلمات کون سے ہیں تو انہوں نے اسی درود شریف کا ذکر
فرمایا۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۷۹)

۲۵ پچیسواں درود شریف

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد اور آل محمد پر
دنیا و آخرت کی پُرانی اور رحم فرما سیدنا محمد
اور آل محمد پُرانی دنیا اور پُرانی آخرت کی اور
بھڑا دے سیدنا محمد اور آل محمد کو دنیا کی پُرانی
اور آخرت کی پُرانی اور سلام نازل فرما سیدنا
محمد اور آل محمد پر دنیا کی پُرانی اور آخرت کی
پُرانی کے برابر۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
مِنْ عَالَمِ الدُّنْيَا وَمِنْ عَالَمِ الْآخِرَةِ وَارْحَمْ
مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ مِنْ عَالَمِ الدُّنْيَا وَمِنْ
عَالَمِ الْآخِرَةِ وَاجْزِ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ
مِنْ عَالَمِ الدُّنْيَا وَمِنْ عَالَمِ الْآخِرَةِ وَسَلِّمْ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ مِنْ عَالَمِ الدُّنْيَا
وَمِنْ عَالَمِ الْآخِرَةِ

مترشح الدلائل میں ذکر کیا گیا ہے کہ یہ درود شریف ابو الحسن کرمی رحمۃ اللہ علیہ
کا ہے جو معروف کرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحب تھے۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۸۲)

۲۶ پچیسواں درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
السَّابِقِ لِمَخْلُقِ نُورٍ وَأَدْرَحِمَةً لِلْعَالَمِينَ
ظُهُورُهُ أَعْدَدَ مَنْ مَضَى مِنْ خَلْقِكَ
وَمَنْ بَقِيَ وَمَنْ سَعَدَ مِنْهُمْ وَمَنْ
شَقِيَ صَلَاةً تَسْتَعْرِقُ الْعَدُوَّ وَ
تُجِيبُ بِالْحَدِّ صَلَاةً لِرَاغِيَةٍ لَهَا
وَلَا مُنْتَهَى وَلَا انْقِضَاءَ صَلَاةً
دَائِمَةً بِدَوَامِكَ وَعَلَى آلِهِ وَ
صَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا مِثْلَ ذَلِكَ

اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے سردار
محمد پر جس کا نور مخلوق سے پہلے ہے اور
جس کا ظہور جہان والوں کے لئے رحمت ہے
مقداران لوگوں کی جو گذر چکے ہیں اور ان کی
جو باقی ہیں اور ان کی جو سعادت مند ہیں۔
اور انکی جو بدبخت ہیں ایسی رحمت جو گنتی کی
مستغرق ہو اور حد کو گھیر لے ایسی رحمت جس
کی غایت و انتہا نہیں اور نہ اس کا ختم ہونا ہو
رحمت جو تیرے دوام کے ساتھ ہمیشہ ہو اور
آپ کی آل اور اصحاب پر اور سلام خوب
نازل فرما مثل اسی کے۔

امام محی الدین عرف جنید مینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص صبح اور شام دس
مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی رضائے اکبر کا مستحق ہو اور اس کی ناراضگی سے مامون رہے
اور اس پر رحمت متواتر آتی رہے اور ہر قسم کی برائیوں سے اللہ کی حفاظت میں رہے
اور تمام کام آسانی سے سرانجام ہوں۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۸۲)

۲۷ ستائیسواں درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
اے اللہ ہمارے سردار اور مولیٰ محمد پر رحمت

نازل فرما جو صاحب تاج و معراج اور براق
 والے اور تھنڈے ولے ہیں۔ بلا۔ و باقحط مرض
 اور دکھ کے دفع کرنے ولے ہیں آپ کا نام
 مبارک لکھا گیا ہے۔ بلند کیا گیا قبول شفاعت
 کیا گیا اور لوح و قلم میں کھدا ہوا ہے آپ عرب
 عجم کے سردار ہیں۔ آپ کا جسم نہایت مقدس
 خوشبودار، پاکیزہ اور خانہ کعبہ حرم پاک میں منور
 ہے۔ آپ چاشت گاہ کے آفتاب اندھیری رات
 کے چاند روشن بلندی کے صد لستین راہ ہدایت
 کے نور مخلوق کی جائے پناہ اندھیروں کے چراغ
 نیک اطوار کے مالک امتوں کے شفیع، بخشش و
 کرم سے موصوف اللہ آپ کا نگہبان، جبریل
 خدمت گزار، براق آپ کی سواری، معراج آپ
 کا سفر۔ سدرۃ منتہی آپ کا مقام اور قاب
 توسین کا مرتبہ آپ کا مطلوب اور مطلوب ہی
 آپ کا مقصود ہے اور مقصود آپ کو حاصل ہے
 آپ رسولوں کے سردار نبیوں میں سب سے پیچھے
 آنے ولے، گنہگاروں کے بخشولنے ولے مسافروں
 کے غمخوار جہان والوں کے لئے رحمت عاشقوں
 کی راحت مشتاقوں کی مراد خدا شناسوں کے
 سولج راہ خدا پر چلنے والوں کے چراغ، مقربوں
 کے رہنما محتاجوں غریبوں اور مسکینوں سے
 محبت رکھنے رکھنے جن وانس کے سردار حرمین

مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ
 وَالْبَرَقِ وَالْعَلَمِطِ دَافِعِ الْبَلَاءِ
 وَالْوَبَاءِ وَالْقُحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْآلَسِ
 مَكْتُوبِ مَرْفُوعِ مَشْفُوعِ مَنقُوشِ
 فِي اللُّوحِ وَالْقَلَمِطِ سَيِّدِ الْعَرَبِ
 وَالْعَجَمِ طِجْسُهُ مُقَدَّسٌ مُعْطَرٌ
 مَطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِطِ
 شَمْسِ الضُّحَى بَدْرِ الدُّجَى صَدْرِ الْعُلَى
 نُورِ الْهُدَى كَهْفِ التُّورَى مِصْبَاحِ
 الظُّلَمِ طَجَبِيلِ لَشِيمِ شَفِيعِ الْأَمَمِطِ
 صَاحِبِ الْجُودِ وَالْكَرَمِطِ وَاللَّهُ
 عَاصِدُهُ وَجِبْرُلُ خَادِمُهُ وَالْبَرَقُ
 مَرْكَبُهُ وَالْمِعْرَاجُ سَفْرُهُ وَسِدْرَةُ
 الْمُنْتَهَى مَقَامُهُ وَقَابِ قَوْسَيْنِ
 مَطْلُوبُهُ وَالْمَطْلُوبُ مَقْصُودُهُ وَ
 الْمَقْصُودُ مَوْجُودُهُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 خَاتَمِ النَّبِيِّينَ شَفِيعِ الْمَذْنُبِينَ أَيْتِي
 الْغُرَبَاءِ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ رَاحَةَ
 الْعَاشِقِينَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِينَ شَمْسِ
 الْعَارِفِينَ سِرَاجِ السَّالِكِينَ مِصْبَاحِ
 الْمُقْرَبِينَ حَبِيبِ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ
 وَالْمَسَاكِينِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ
 الْحَرَمَيْنِ إِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسَيِّدِنَا

کے نبی دونوں قبلوں (بیت المقدس - کعبہ معظمہ) کے پیشوا اور دینا و آخرت میں ہمارے وسیلہ ہیں مرتبہ قباہ قوسین پر فائز ہیں۔ دو مشرقوں اور دو مغربوں کے رب کے محبوب ہیں۔ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے جدا جدا اور ہمارے اور جن وانس کے آقا (یعنی) ابوالقاسم محمد بن عبداللہ جو اللہ کے نور میں سے ایک نور ہیں اسے نور جمال محمدی کے مشاقو! آپ

فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ
مُحِبِّ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ
جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى
الثَّقَلَيْنِ أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ نُورِ مَن نُّورِ اللَّهِ يَا أَيُّهَا
الْمُسْتَأْتُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلِّمُوا
تَسْلِيمًا ط

پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر درود و سلام بھیجو جو بھیجنے کا حق ہے۔

اگر کوئی شخص سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی خواب میں زیارت کا خواہشمند ہو تو نوچندی جمعرات کے دن عشا کی نماز کے بعد غسل کر کے پاک کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور اس درود شریف کو ایک سو ستر بار روزانہ بلا ناغہ گیارہ رات تک پڑھ کر سو جایا کرے اور آدھی رات کے وقت با وضو ہو کر چالیس بار پڑھنے سے طالب کو مطلوب ملے اور حاجت اور کشائش رزق کے لئے بعد نماز صبح کے ہمیشہ یہ وظیفہ جاری رکھے۔

آٹھویں سوال درود شریف

اے اللہ رحمت نازل فرما نوروں کے نور اور لہروں کے لہز اور اغیار کے تریاق اور آسانی کے رواز کے ہمارے سردار محمد مختار پر آپ کی پاک آل اور آپ کے بزرگ صحابہ پر کنتی اللہ کی نعمتوں اور فضل و کرم کی مقدار۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نُورِ الْأَنْوَارِ وَدَسْرِ
الْأَسْرَارِ ۝ وَتَرِيَاقِ الْأَعْيَارِ ۝ وَ
مِفْتَاحِ بَابِ الْيَسَارِ ۝ سَيِّدِ نَاكِحِي
الْمُخْتَارِ ۝ وَآلِهِ الْأَطْهَارِ ۝ وَأَصْحَابِهِ
الْأَخْيَارِ ۝ عَدَدِ نِعَمِ اللَّهِ وَافْضَالِهِ

یہ درود شریف قطب الاقطاب سیدی احمد بدوی نفعنا اللہ بہ کا ہے

استاد سید احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بہت سے عارفین نے ذکر کیا ہے کہ یہ درود شریف فضائے حاجت اور مشکلات کے دفع کے لئے اور انوار و اسرار کے حصول کے لئے مجرب ہے اور ہر روز کا وظیفہ سوم مرتبہ ہے۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۸۷)

انتیسواں درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ عَدَدَ
مَا عِلِمْتَ وَزِينَةَ مَا عِلِمْتَ وَمِلْءَ
مَا عِلِمْتَ

اے اللہ رحمت نازل فرما سیدنا محمد بنی امی پر اور
آپ کی آل اور آپ کے صحابہ پر اور سلام نازل
فرما گنتی ان چیزوں کی جنہیں تو جانتا ہے اور بقدر
وزن ان کی جنہیں تو جانتا ہے اور پرانی ان
کی جنہیں تو جانتا ہے۔

یہ درود شریف سیدی شمس الدین محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ حضرت
شریف نعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپ کے اصحاب میں ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے
سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ کو ایک بڑے خیمہ میں تشریف فرماتے ہوئے
دیکھا کہ اولیاء کرام حاضر ہو کر سلام پیش کر رہے ہیں اور ایک شخص ہے جو عرض
کرتا ہے یا رسول اللہ یہ فلاں ہیں۔ وہ حضور پر نور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی ایک جانب بیٹھتے جاتے تھے۔ اتنے میں ایک مخلوق کثیر تعداد میں
آئی۔ کہنے والے نے کہا یہ محمد حنفی ہیں جب وہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ نے ان کو اپنے پاس بٹھایا۔ اور آپ نے حضرت
ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ میں اس شخص
سے محبت کرتا ہوں۔ مگر اس کا عمامہ غیر موزوں ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا مجھے اجازت ہے کہ میں ان کے سر پر دستار باندھ
دوں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی دستار
مبارک لے کر سید محمد حنفی کے سر پر باندھ دی اور شملہ ان کے بائیں طرف لٹکا دیا۔

جب یہ واقعہ سیدی محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے بیان کیا گیا تو آپ رو پڑے اور لوگ بھی رونے لگ گئے۔ آپ نے شریف نعمانی کو کہا کہ جب تم سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو تو یہ پوچھنا کہ میری یہ عزت کس عمل کی وجہ سے ہے۔ تو انہوں نے کچھ دنوں کے بعد سید المرسلین کی زیارت کی اور آپ سے اس معاملہ میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سب کچھ اس درود شریف کی برکت سے ہے کہ جسے وہ ہر روز غروب آفتاب سے قبل تنہائی میں پڑھتے ہیں۔ وہ درود یہ ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا عِلْمَتْ وَزِنَةَ مَا عِلْمَتْ وَمَلَأْ مَا عِلْمَتْ۔ جبکہ حضرت سیدی محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی اطلاع ملی تو فرمایا کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا

(افضل الصلوات ص ۹۹)

۳۰

تیسواں درود شریف

اے اللہ بے شک میں تیرے واسطے سے بچنے سے سوال کرتا ہوں کہ تو رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد اور سارے نبیوں اور رسولوں پر اور ان کی آل اور ان کے تمام صحابہ پر اور میری گذشتہ لغزشیں بخش دے اور آئندہ میری حفاظت فرما۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكَ أَنْ تَصَلِّيَ عَلَيَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِمْ وَوَجْهِهِمْ أَجْمَعِينَ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي مَا مَضَى وَتَحْفَظَنِي فِيمَا بَقِيَ۔

یہ درود شریف سیدی ابراہیم منتبولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جو اکابر اولیائے کرام سے تھے حضور نبی کریم ﷺ اور حتم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں بکثرت زیارت کرتے تھے اور اپنی والدہ ماجدہ کو اس کی خبر دیتے تو وہ فرماتیں، اے میرے بیٹے مرد کامل وہ ہے جو سرکار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالت بیداری میں دیکھے۔ جب ان کو یہ مرتبہ حاصل ہوا کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت حالت بیداری میں کرتے اور آپ سے اپنے کاموں میں صلاح

مشورہ کرتے۔ تو ان کی والدہ ماجدہ ان کو فرمائیں کہ اب تو مرد کامل ہیں۔ ان کی کرامات کثیرہ ہیں۔ ایک کرامت ان کی یہ ہے کہ آپ فقراء و صابریں سے ان کے حال پوچھتے اور ان کی دلداری فرماتے رہتے تھے۔ ایک روز ایک شخص کو دیکھا جو عبادت گزار تھا آپ نے فرمایا اے بیٹے کیا وجہ ہے کہ تو باوجود کثرت عبادت کے ناقص درجہ والا ہے۔ کہا تیرا والد تجھ پر ناراض تو نہیں تھا۔ اس نے کہا ہاں ایسا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تو اپنے والد کی قبر جانتا ہے۔ اس نے عرض کی ہاں فرمایا میرے ساتھ ان کی قبر پر چلو شاید کہ وہ راضی ہو جائیں۔ شیخ یوسف کر دی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے اس کے والد کو دیکھا کہ سر سے مٹی جھاڑتا ہوا اپنی قبر سے باہر نکلا جبکہ شیخ نے اس کو پکارا۔ جب وہ سیدھا کھڑا ہوا تو شیخ نے فرمایا کہ فقیر سفارش کے لئے آئے ہیں کہ تو اپنے بیٹے پر راضی ہو جا۔ اس نے کہا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اپنے بیٹے پر راضی ہوں۔ پس آپ نے فرمایا کہ اب اپنی جگہ پر لوٹ جاؤ۔

(افضل الصلوات ص ۱۰۲، ۱۰۳)

۳۱ کیسوال درود شریف

درود نور ذاتی

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّوْرِي الذَّاتِي وَالسِّرِّ
السَّارِي فِي سَائِرِ الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ
اے اللہ درود و سلام اور برکت نازل فرما ہمارے
سرور محمد پر جو نور ذاتی ہیں اور وہ سر (راز)
ہیں جو تمام اسماء و صفات میں جاری ہے۔

سیدی احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف سیدی ابوالحسن
شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور اسے پانچ سو مرتبہ پڑھنے سے سختی اور تنگی دور
ہوتی ہے۔

۳۲ بتیسوال درود شریف

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - السَّلَامُ
آپ پر سلام اے اللہ کے رسول، آپ پر سلام

اے اللہ کے نبی آپ پر سلام اے اللہ کی
 برگزیدہ مستحق آپ پر سلام اے اللہ کی مخلوق
 میں سب سے بہتر ذات اے آپ پر سلام اے اللہ
 کے حبیب اے آپ پر سلام اے ڈرنے والے آپ پر
 سلام اے بشارت دینے والے آپ پر سلام
 اے پاکیزہ آپ پر سلام اے
 رحمت کے نبی آپ پر سلام اے
 قاسم کے باپ آپ پر سلام اے پروردگار
 عالم کے رسول آپ پر سلام اے رسولوں
 کے سردار اور نبیوں سے پیچھے آنے والے
 آپ پر سلام اے تمام مخلوق سے بہترین ذات
 آپ پر سلام اے کواران لوگوں کے جو قیامت
 میں روشن چہرے والے اور روشن ہاتھ پاؤں
 والے ہوں گے۔ آپ پر سلام اور آپ کی اہل
 بیت اور ازواج مطہرات اور ذریت اور اصحاب
 پر۔ آپ پر سلام اور تمام انبیاء اور تمام نیک
 بندوں پر۔ یہاں رسول اللہ تعالیٰ آپ کو
 ہم لوگوں کی طرف سے ان سب سے بڑھ کر جبرائے
 خیر نے جو کسی نبی اور رسول کو اس کی قوم کی
 طرف سے عطا فرمائی ہو اور اللہ تعالیٰ آپ پر
 درود بھیجے جب ذکر کرنے والا آپ کا ذکر کرے
 اور غافل آپ کے ذکر سے غافل ہو سب سے
 افضل اور اکمل اور پاکیزہ جو اللہ نے اپنی تمام

عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 حَيَّةَ اللَّهِ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 حَبِيبَ اللَّهِ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيرَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيرَ. السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا طَهْرَ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 نَبِيَّ الرَّحْمَةِ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا
 الْقَاسِمِ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ أَجْمَعِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُجَلِّينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِكَ وَأَهْلِ
 بَيْتِكَ وَأَزْوَاجِكَ وَذُرِّيَّتِكَ وَ
 أَصْحَابِكَ أَجْمَعِينَ. السَّلَامُ عَلَيْكَ
 وَعَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَجَبَّيْعِ عِبَادِ اللَّهِ
 الصَّالِحِينَ. جَزَاكَ اللَّهُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ عَنَّا أَنْفَضَ مَا جَزَى نَبِيًّا وَرَسُولًا
 عَنِ أُمَّتِهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ كُلَّمَا
 ذَكَرَكَ ذَاكِرٌ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ
 غَافِلٌ أَنْفَضَ وَأَكْمَلَ وَأَطْيَبَ مَا صَلَّى
 عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ. أَشْهَدُ
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ

لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدٌ لِرَسُولِهِ
 وَخَيْرَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ
 قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالَاتِ وَأَدَّيْتَ
 الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَجَاهَدْتَ
 فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ اللَّهُمَّ وَآتِهِ
 الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا
 مَحْمُودًا نَ الَّذِي وَعَدْتَهُ وَآتِهِ
 نِهَآيَةَ مَا يَبْغِي أَنْ يُسْأَلَ السَّائِلُونَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ
 النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَرْوَاجِهِ
 وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
 وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَنَبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَرْوَاجِهِ
 وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
 وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ
 حَنِيدٌ جَمِيدٌ

مخلوق میں سے کسی پر بھیجا ہو۔ میں گواہی دیتا
 ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے
 کوئی اس کا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ
 آپ ﷺ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس
 مخلوق سے برگزیدہ ذات ہیں اور میں گواہی
 دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ کی رسالت کو پہنچا دیا
 اور اس کی امانت کو ادا کر دیا اور امت کو خیر خواہی
 فرمادی اور اللہ کے پاس میں کوشش کا حق ادا فرمایا
 اے اللہ ان کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو
 مقام محمود میں مبعوث فرما جس کا تونے
 وعدہ فرمایا اور ان کو اس سے زیادہ عطا فرما جس
 کا سوال کرنے والے سوال کرتے
 ہیں۔ اے اللہ درود بھیج سیدنا محمد پر جو تیرے بندے
 اور رسول نبی امی ہیں اور سیدنا محمد کی آل اور
 ازواج مطہرات اور ذریعات طیبات پر جیسا کہ
 تونے درود بھیجا ہے حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم

پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد پر جو نبی امی ہیں اور آپ کی آل اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپ
 کی ذریعات طیبات پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی تونے حضرت ابراہیم اور ان کی آل پر جہان والوں میں
 بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اس درود شریف کو امام محی الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ نے مناسک میں ذکر
 فرمایا اور یہ درود شریف کیفیت صلوة و سلام پر مشتمل ہے جو سرکار مدینہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے وقت پڑھا جاتا ہے۔ امام نووی رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ فرماتے ہیں کہ زیارت کرنے والے کو چاہیے کہ قبر انور کی طرف نیچی نگاہ سے دیکھے

اور دل کو تمام دنیاوی تعلقات سے فارغ کر کے باادب ہو کر یہ سلام معتدل
 آواز سے پیش کر کے السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی
 اللہ الخی آخر ہا پڑھے۔ اگر یہ تمام یاد نہ ہو یا وقت کی تنگی ہو تو صرف
 السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ پر ہی اکتفا کر لے
 امام نووی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب نے عتبی کی جو حکایت
 بیان کی ہے وہ بہت اچھی ہے کہ عتبی فرماتے ہیں کہ میں قبر انور کے پاس بیٹھا ہوا
 تھا کہ ایک اعرابی نے آکر کہا السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ میں نے اللہ تعالیٰ
 کا یہ ارشاد سنا ہے وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ
 وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا۔ میں اپنے گناہوں سے
 توبہ کر کے آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ رب عزوجل سے میری شفاعت
 کریں۔ پھر اورو کر ایہ اشعار پڑھنے لگا کہ

یا خیر من دفنت بالقاع اعظمه فطاب من لیبهن القاع والاک
 اے ان سب لوگوں سے افضل جن کی ہڈیاں جنگل میں دفن کی گئیں تو ان کی خوشبو سے تمام
 جنگل اور ٹیلے معطر ہو گئے۔

نفسی فدائ لقییر انت ساکنه فیہ العفائف و فیہ الجرد والکرم
 میری جان اس قبر پر قربان جس میں آپ تشریف رکھتے ہیں اور اس میں عفت اور جود و کرم ہے
 انت الشفیع الذی ترجی شفاعته علی الصراط اذا ما ذلت القدم
 آپ وہ شفیع ہو جن کی پل صراط پر شفاعت کی امید کی جاتی ہے جب قدموں میں لغزش
 واقع ہو۔

پھر وہ استغفار کر کے چلا گیا تو مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور میں نے نبی کریم
 رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے مجھے فرمایا اے عتبی
 اس اعرابی کو جا کر بشارت دو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی ہے۔ اور
 علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ مناسک کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے جاہ و برکت سے توسل و تشفع مرسلین اور سلف صالحین کی سنت و سیرت ہے۔ حاکم نے صحیح حدیث بیان کی ہے کہ سید الاولین و آخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے خطا سرزد ہو گئی تو عرض کیا کہ اے پروردگار! میں بحق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرمادے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کس طرح پہچانا حالانکہ میں نے ان کو پیدا نہیں فرمایا۔ آدم علی نبینا وعلیہ السلام نے عرض کی اے پروردگار! تو نے جب مجھے پیدا کیا تھا اور میں نے سر اٹھایا تھا تو عرش کے پایوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا تھا۔ پس سمجھ گیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی کا ذکر کیا ہو گا جو تمام خلق سے زیادہ تجھ کو محبوب ہے۔ ارشاد ہوا صدقت یا آدم انہ لاحب الخلق الی اذا سألنّی بحقه فقد غفرتک ولو لا محمد لما خلقتک

اے آدم تم سچ کہتے ہو۔ بیشک وہ مجھ کو تمام خلق سے زیادہ محبوب ہے اور جب تم نے ان کے وسیلہ سے سوال کیا ہے تو میں نے تمہاری مغفرت فرمادی اور اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے میں تم کو پیدا نہ کرتا۔ اور ترمذی، نسائی نے باسناد صحیح حضرت عثمان بن عفیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک (مادر زاد) اندھے نے دربار رسالت میں عرض کیا کہ میری بینائی کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ خواہ دعا کرو خواہ صبر کرو مگر صبر ہی بہتر ہے۔ اس نے کہا آپ دعا فرمائیں تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے یہ دعا پڑھو۔

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی رحمت کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ یا رسول اللہ میں تیرے واسطے سے اپنے رب کی طرف اپنی حاجت میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو جائے۔ اے اللہ آپ کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَآتُوجِّهُ
إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ
يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتُوجِّهُ بِكَ إِلَى
رَبِّي فِي حَاجَتِي لِتَقْضِي لِي اللَّهُمَّ
شَفِيعَةً لِي

جب وہ یہ دعا پڑھ کر آپ کے پاس حاضر ہوا تو اس کی آنکھیں کھلی
 ہوئی تھیں۔ (افضل الصلوات ص ۱۱۶-۱۱۷)

۳۳ تینتیسواں درود شریف

درود فاتح

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَ
 الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ
 بِالْحَقِّ وَالرَّهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ السُّتَقِيمِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ
 حَقَّ قَدْرِهِ وَمَقْدَارِهِ الْعَظِيمِ۔

اے اللہ رحمت اور سلام اور برکت نازل فرما
 ہمارے سردار محمد پر جو بندشوں کو کھولنے والے
 اور اپنے پہلو سے پیچھے آنے والے اور حق کی حق
 کے ساتھ مدد کرنے والے اور تیرے سیدھے راستے
 کے رہنما اللہ کی رحمت ہو آپ پر اور آپ کی آل
 پر اور آپ کے صحابہ پر ان کی قدر اور مقدار عظیم
 کے مطابق۔

یہ درود شریف حضرت شیخ محمد شمس الدین ابن ابی الحسن البکری رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما کا ہے جو اکابر اولیائے کرام میں سے ہیں اور سیدنا ابو بکر الصاریق رضی اللہ
 عنہما کی اولاد ہیں۔ صاحب عمدۃ التحقیق فرماتے ہیں کہ مجھے ہمارے شیخ الشیخ
 عبدالقادر المحلی قدس سرہ نے خود فرمایا کہ جب تجھے کوئی حاجت پیش آئے اور تو
 جس جگہ بھی ہو شیخ محمد البکری کے مزار کی طرف متوجہ ہو کر یہ کہہ یا شیخ محمد البکری یا ابن
 ابی الحسن یا ابیض الوجہ یا بکری میں اپنی فلاں حاجت کے پورا ہونے میں تجھے بارگاہ الہی
 میں وسیلہ بناتا ہوں تو وہ حاجت پوری ہوگی۔ حجب ہے۔

سیدی احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص عمر بھر میں اس درود شریف
 کو ایک دفعہ پڑھے گا تو دوزخ میں داخل نہ ہوگا اور جو شخص چالیس روز متواتر پڑھے
 گا تو اللہ رحمن ورحیم اس کے تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا اور جو شخص چالیس کی رات
 یا جمعہ یا پیر کو ایک ہزار دفعہ پڑھے تو رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت

کی سعادت حاصل کرے گا۔ مگر پڑھنے سے پیشتر عود کو سلگائے اور چار رکعت نماز ادا کرے پہلی رکعت میں سورہ قدر اور دوسری میں الزلزلة اور تیسری میں الکافرون اور چوتھی میں معوذتین پڑھے۔
(افضل الصلوٰۃ ص ۱۲۳)

۳۴ چونتیسواں درود شریف

درود اولوالعزم

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآدَمَ وَنُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَىٰ وَمَا بَيْنَهُمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

اے اللہ رحمت و سلام اور برکت نازل فرما ہمارے سردار محمد اور آدم و نوح و ابراہیم اور موسیٰ و عیسیٰ پر اور ان پر جو ان کے درمیان ہیں نبیوں اور رسولوں سے اللہ کی رحمتیں اور سلام ان سب پر ہو۔

اس درود شریف کا نام اولی العزم ہے جو اسے تین بار پڑھے گا تو گویا اس نے دلائل الخیرات ساری ختم کی ہے۔
(افضل الصلوٰۃ ص ۱۲۹)

۳۵ پینتیسواں درود شریف

درود سعادت

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ صَلَوَةً دَائِمَةً بَدَوَامٍ مُلْكِ اللَّهِ۔

اے اللہ نازل فرما درود ہمارے سردار محمد پر اپنے معلومات کی گنتی درود ہمیشہ ہو جب تک اللہ کا ملک ہے۔

اس درود شریف کا نام صلوة سعادت ہے کیونکہ اس کے پڑھنے سے دونوں جہانوں کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ بعض عارفین ذکر کیا ہے کہ جو شخص ہر جمعہ کو اسے ہمیشہ ہزار بار پڑھے گا تو وہ دونوں جہانوں میں سعادت مند ہوگا۔

(افضل الصلوٰۃ ص ۱۲۹)

چھتیسواں درود شریف

درود عالی قدر

اے اللہ رحمت و سلام و برکت نازل فرما ہمارے
سردار محمد نبی امی حبیب پر جو عالی قدر عظیم المرتبہ
ہیں اور آپ کی آل پاک اور آپ کے صحابہ پر
اور سلام نازل فرما ان پر

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْحَبِيبِ
الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيمِ الْجَاهِ وَعَلَى آلِهِ
وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

سیئیسواں درود شریف

اس درود شریف کا نام صلوة عالی قدر ہے۔ حضرت شیخ الصاوی رحمۃ اللہ علیہ
امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر شب جمعہ کو اس کا وظیفہ رکھے
اگرچہ ایک مرتبہ بھی ہو تو خود سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے قبر میں داخل
فرمائیں گے۔ اور کثیر عارفین نے ذکر فرمایا کہ جو مسلمان جمعہ کی رات کو اگرچہ ایک مرتبہ ہی اس
کو ہمیشہ پڑھے گا۔ تو وقت رحلت اس کی روح کو روح رحمتہ للعالمین منکشف ہوگی اور
قبر میں داخل ہوتے وقت بھی یہاں تک وہ خود دیکھے گا کہ مجھے میرے آقا رحمت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر میں داخل فرما رہے ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین۔

(افضل الصلوات ص ۱۵۲)

اربعیسواں درود شریف

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد پر جو
تیرے اور ان کے رالقی ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِهِ صَلَاةً أَنْتَ لَهَا أَهْلٌ وَهُوَ
لَهَا أَهْلٌ

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں ذکر فرمایا کہ یہ درود شریف شیخ الشیوخ

ابوطاہر احمد خجندی حنفی مدنی قدس سرہ کا ہے۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۱۵۴)

۳۹ اسالیب سوال درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
قَدْ ضَاقتُ جِبَلَتِي اذْ رَكِبْتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ
اے اللہ صلوٰۃ و سلام بھیج ہمارے سردار محمد
پر بیشک میرے جیلے تنگ ہو گئے ہیں۔ یا
رسول اللہ میری امداد فرما۔

شیخ احمد حلبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مفتی دمشق علامہ حامد آفندی عمادی رحمۃ اللہ
سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ دمشق کے بعض وزیروں نے مجھے گرفتار کرنا چاہا۔
اس وجہ سے میں نے رات بڑھی پریشانی سے گزاری میں نے خواب میں اپنے آقا و مولا
سید العرب و العجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے یہ درود شریف تعلیم فرمایا
اور حکم فرمایا کہ اس کو پڑھو اللہ تعالیٰ سختی و مصیبت کو دور فرمادے گا۔ میں نے بیدار
ہو کر اس درود شریف کو پڑھا تو اس کی برکت سے اللہ کریم نے میری سختی و پریشانی دور
فرمادی۔ ابن عابدین فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے شیخ سید محمد شاہ عقاد قدس سرہ نے خبر
دی ہے کہ مجھے ایک دفعہ کچھ پریشانی لاحق ہوئی۔ میں راستہ چلتے ہوئے اس درود
شریف کو بار بار پڑھنے لگا۔ ابھی سو قدم چلا ہوں گا کہ پریشانی دور ہو گئی۔ اور خود
ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دمشق میں ایک فتنہ عظیم برپا ہوا۔ میں نے یہ
درود شریف پڑھنا شروع کیا ابھی دو سو کی مقدار ہی پڑھا ہو گا کہ ایک شخص نے
مگر کہا کہ فتنہ ختم ہو گیا ہے۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۱۵۴)

۴۰ چالیسواں درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ الْفَاتِحِ لِحَاثِمِ الرَّسُولِ
الْكَامِلِ الرَّحْمَةِ الشَّامِلِ وَعَلَى آلِهِ
اے اللہ صلوٰۃ و سلام بھیج ہمارے سردار محمد
پر جو فاتح اور رسولوں کا خاتمہ رحمۃ شاملہ میں
کامل ہے اور آپ کی آل و اصحاب و احباب

پر گنتی معلومات اللہ کی اللہ کے دوام کے ساتھ
ایسا درود جو تیری رضا کا موجب ہو۔ اسے ہمارے
پروردگار اور حضور کے حق کی ادائیگی ہو اور میں
تجھ سے مانگتا ہوں اچھا رفیق اور آسان راستہ
اور نافع علم اور نیک عمل اور وسیع مکان اور
آرام دہ زندگی اور حلال اور فرخ
رزق۔

وَاصْحَابِهِ وَاجَابِهِ عَدَدَ مَعْلُومَاتٍ
اللَّهُ بِدَاوَامِ اللَّهِ صَلَاةً تَكُونُ
لَكَ يَا رَبَّنَا رِضَاءً وَحَقِّقَةً أَدَاءً وَ
أَسْئَلُكَ بِهِ مِنَ التَّرْفِيقِ أَحْسَنَهُ
وَمِنَ الطَّرِيقِ أَسْهَلَهُ وَمِنَ الْعِلْمِ
أَنْفَعَهُ وَمِنَ الْعَمَلِ أَصْلَحَهُ وَمِنَ
الْمَكَانِ أَنْسَخَهُ وَمِنَ الْعَيْشِ أَزْغَدَهُ
وَمِنَ الرِّزْقِ أَطْيَبَهُ وَأَوْسَعَهُ

یہ درود شریف استاد علامہ عارف باللہ شیخ محمد بدیری دمیاطی جو ابن بیت
کے نام سے مشہور ہیں کا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ جو شخص
اس درود کو ہمیشہ پڑھے گا۔ اگرچہ دن میں سات بار تو اسے سعادت دارین حاصل ہو
گی اور اس کی حاجتیں دور ہوں گی۔ (افضل الصلوات ص ۱۶۱)

حَيَارَتٍ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا . عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ عَلَيْهِمُ

اکتالیسواں درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ لَمْحَةٍ
وَنَفْسٍ يَعْدِدُ كُلِّ مَعْلُومَةٍ لَكَ
اسے اللہ صلوة و سلام بھیج ہمارے سردار
محمد اور آپ کی آل پاک پر ہر لمحہ اور سانس
میں مقدار اپنے معلومات کے۔

اس درود شریف کو شیخ عارف محمد حقی آفندی نازلی نے خزینۃ الاسرار میں ذکر
کیا اور فرمایا اس کی اجازت میرے شیخ شیخ مصطفیٰ ہندی نے مدینہ منورہ کے مدرسہ
محمودیہ میں دی۔ میں نے ایسے ذکر کی درخواست کی جس سے علم اور تقرب الہی
اور رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رابطہ حاصل ہو۔ آپ نے مجھے آیتہ الکرسی
اور اس درود شریف کے پڑھنے کو فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اگر اس پر مداومت کر

گیا تو تجھے علوم اور اسرار نبی کریم علیہ صلوٰۃ اللہ و سلامہ سے حاصل ہوں گے اور
 تربیت محمدیہ میں ہوگا ساتھ ہی فرمایا کہ یہ مجرب ہے اس کا تجربہ فلاں اور فلاں
 بزرگ نے کیا ہے۔ بہت بزرگوں کے نام بنائے۔ میں نے پہلی رات اسے سو دفعہ
 پڑھا اور خواب میں رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی
 آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے لئے اور تیرے والدین اور تیرے بھائیوں کے لئے
 میری شفاعت ہوگی۔ پھر میں نے قدرت خداوندی سے وہ سب کچھ پایا جو شیخ
 قدس سرہ نے فرمایا تھا۔ اور میں بہت سے بھائیوں کو اس درود شریف کی اطلاع
 دی۔ پس میں نے دیکھا کہ جنہوں نے اس کو ہمیشہ پڑھا بہت سے اسرار عجیبہ حاصل
 حاصل کئے جو میں نے حاصل کئے تھے اور اس میں بے شمار اسرار ہیں۔ عاقل کو یہ
 اشارہ کافی ہے۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۱۶۲)

۴۲ بیئنا یسوال درود شریف

تفہیم یعنی درود تارہ

الہی درود کامل اور سلام وافر ہمارے سر پر
 مجھ پر بھیج جن کی طفیل کھولی جاتی ہیں۔
 مشکلیں اور کشادہ ہوتی ہیں تنگیوں اور پوی
 کی جاتی ہیں حاجتیں اور حاصل کی جاتی ہیں
 مرغوب چیزیں اور نیک انجام اور سبب کئے
 جاتے ہیں بادل ان کی ذات کریمہ سے اور آپ
 کی آل و اصحاب پر ہر لمحہ اور ہر سانس میں
 بقدر اپنے معلومات کے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ صَلَوَةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ
 سَلَامًا تَامًا عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنَحَّلْ
 بِهِ الْعَقْدُ وَتَنْفِرْ بِهِ الْكُرْبُ
 وَتَقْضِ بِهِ الْحَوَائِجَ وَتَسْأَلْ بِهِ
 الرَّغَائِبَ وَحَسِّنِ الْحَوَاتِمَ وَلِيَسْتَقِ
 الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَعَلَى
 آلِهِ وَصَحْبِهِ فِي كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفْسٍ
 بَعْدَ مَعْلُومٍ لَكَ

شیخ عارف محمد حنفی آفندی نازی قدس سرہ نے اس درود شریف کو خزینۃ الاسرار
 میں ذکر کیا۔ اور امام فرطبی قدس سرہ سے نقل کیا کہ جو شخص ہر روز اکتالیس بار یا

ستو بار یا زیادہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے رنج و غم کو دور فرمائے گا اور اس کی سختیوں اور تنگیوں کو کھول دے گا اور اس کے کاموں کو آسان اور دل کو روشن فرما دے گا اور اس کے قدر کو بلند اور حال کو اچھا کر دے گا۔ اور رزق وسیع ہوگا اور اس پر خیرات و حسنات کے دروازے کھل جائیں گے اور زمانہ کے حوادث اور فقر و غربت کے شر سے محفوظ و مامون رہے گا۔ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت بڑھ جائے گی اور اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا وہ کچھ ملے گا۔ بشرطیکہ اس درود شریف پر مداوت کرے۔ اور یہ درود اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں ایک خزانہ ہے۔ کتاب مذکور ایک دو نمبر سے مقام میں ذکر کیا کہ مجرب درودوں میں سے یہ درود تفریحیہ قرطبیہ ہے جسے مغاربہ درود ناریہ کہتے ہیں۔ کیونکہ جب وہ کسی مطلوب کی تحصیل کا ارادہ کرے یا خوفناک چیز کے دفعہ کا تو مجلس میں جمع ہو کر چار ہزار چار سو چوالیس بار اس درود شریف کو پڑھنے اور بہت جلد اپنے مطلوب کو حاصل کر لیتے۔ اور اہل اسرائیل اسے مفتاح الکائنات المہیبت لیل مراد العبید کہتے ہیں۔ شیخ محمد سنوسی فرماتے ہیں کہ جو کوئی ہمیشہ ہر روز گیارہ بار اسے پڑھے گا تو اس کے لئے آسمان سے رزق اترے گا۔ اور امام دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص اس درود ناریہ کو ہر نماز کے بعد گیارہ بار پڑھے تو مطلوب حاصل کرے۔ اور جو کوئی ہر روز صبح کی نماز کے بعد اکتالیس بار پڑھے تو مراد کو پہنچے۔ اور جو کوئی ہر روز ستو بار پڑھے تو مطلوب حاصل کرے اور غرض و مقصود پہنچے۔ اور جو شخص ہر روز سو لوہی تعداد تین سو تیرہ دفعہ پڑھے گا تو اس کے لئے اسرار منکشف ہوں گے اور جس چیز کا ارادہ کرے گا اسے دیکھے گا اور جو کوئی ہمیشہ اسے ہر روز ہزار دفعہ پڑھے تو وہ نعمتیں پائے جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی کے دل ان کا خیال گذرا اور امام قرطبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص کسی عظیم مطلوب کو حاصل کرتا چاہے یا کسی بڑی بلا کو دفع کرنا چاہے تو وہ اس درود شریف کو چار ہزار چار سو چوالیس (۴۴۴۴) بار پڑھے کر نبی

کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل کرے تو مطلوب و مراد حاصل ہو۔
(افضل الصلوات ص ۱۶۴-۱۶۵)

تینتالیسواں درود شریف

صلوة کبریٰ

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ
بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ اَعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا اللَّهُمَّ
إِنِّي أَدْعُوكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى كُلِّهَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ أَنْتَ
تُصَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَبِيدٌ مَّجِيدٌ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
تَسْلِيمًا ۝ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً هُوَ أَهْلُهَا ۝ اللَّهُمَّ يَا
رَبِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَجْزِ مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ
اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَ
مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيمِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ
فَلَيْسَ تَبْلُكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ
فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ فَلَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ
يَكُنْ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ صَلَاةً
مُبَارَكَةً طَيِّبَةً كَمَا أَمَرْتَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْ صَلَاتِكَ شَيْءٌ وَأَرْحَمِ مُحَمَّدًا حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْ
رَحْمَتِكَ شَيْءٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْ بَرَكَاتِكَ شَيْءٌ ۝
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَأَنْفِلِحْ وَأَنْفِجْ وَأَتِمِّمْ وَأَصْلِحْ وَذَكِّمْ وَأَرْبِحْ وَأَوْفِ
وَأَرْحِمْ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ وَأَجْزَلَ الْبِنَنِ وَالتَّجِيَّاتِ عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَ

وَرَسُولِكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي هُوَ فَالِقُ صَبْحِ
 أَنْوَارِ الْوَحْدَانِيَّةِ وَطَلْعَةُ سُتُوسِ الْأَسْرَارِ الرَّبَّيَانِيَّةِ وَبَرْهَجَةُ قَمَرِ
 الْحَقَائِقِ الصِّدْقِ أَنْثَى وَحَضْرَةُ عَرْشِ الْكُفْرَاتِ الرَّحْمَانِيَّةِ نُورِ كُلِّ
 رَسُولٍ وَسَنَاءُ لَيْسَ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ لِمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلَى صِرَاطِ
 مُسْتَقِيمٍ سِرُّ كُلِّ نَبِيٍّ وَهَدَاةُ ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ وَجَوْهَرُ كُلِّ
 وَلِيٍّ وَضِيَاءُ سَلَامٍ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ
 النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْقَرَشِيِّ الْأَشْجَمِيِّ الْأَبْطَمِيِّ التَّهَامِيِّ الْبَكِّيِّ صَاحِبِ
 التَّاجِ وَالْكَرَامَةِ صَاحِبِ الْخَيْرِ وَالْبَيْرِ صَاحِبِ السَّرَايَا وَالْعَطَايَا وَالْعَزْوِ
 وَالْجِهَادِ وَالْمَغْنَمِ وَالسُّتَقِيمِ صَاحِبِ الْآيَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ وَالْعَلَامَاتِ
 الْبَاهِرَاتِ صَاحِبِ الْحَجِّ وَالْحَلْقِ وَالْتَلْبِيَةِ صَاحِبِ الصُّفَا وَالْمُرْوَةِ وَالشُّعْرِ
 الْحَرَامِ وَالْمَقَامِ وَالْقِبْلَةِ وَالْبِحْرَابِ وَالسَّبْرِ صَاحِبِ الْمَقَامِ السُّحُودِ وَالْحَوْضِ
 السُّورِيِّ وَالشِّفَاعَةِ وَالسُّجُودِ لِلرَّبِّ الْمَعْبُودِ صَاحِبِ رُمِّي الْجُبَرَاتِ
 وَالْوَقُوفِ بِعَرَفَاتِ صَاحِبِ الْعِلْمِ الطَّوِيلِ وَالْكَلامِ الْجَلِيلِ صَاحِبِ
 كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَالصِّدْقِ وَالْتَّصَدِيقِ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَنْجِينًا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْبَحْنِ وَالْإِحْسِنِ
 وَالْأَهْوَالِ وَالْبَلِيَّاتِ وَتُسَلِّمُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْفِتَنِ وَالْأَسْقَامِ وَالْآفَاتِ
 وَالْعَاهَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْعُيُوبِ وَالسِّيِّئَاتِ وَتَغْفِرُنَا بِهَا
 جَمِيعَ الذُّنُوبِ وَتُدْحِزُنَا بِهَا عَنْ جَمِيعِ الْخَطِيئَاتِ وَتَقْضِي لَنَا بِهَا جَمِيعَ
 مَا نَطْلُبُهُ مِنَ الْحَاجَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتَبْلِغُنَا
 بِهَا أَقْصَى الْقَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ يَا
 اللَّهُ يَا جَبِيْبَ الدَّعَوَاتِ ۝ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ لِي فِي مُدَّةِ
 حَيَاتِي وَبَعْدَ مَمَاتِي أَضْعَافَ ذَلِكَ أَضْعَافَ مِائَةِ مِائَةِ مِائَةٍ مِائَةٍ
 فِي مِثْلِ ذَلِكَ وَأَمْثَالِ ذَلِكَ عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ

النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَالرَّسُولِ الْعَرَبِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَوْلَادِهِ وَأَزْوَاجِهِ
 وَذُرِّيَّاتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَصْهَارِهِ وَأَنْصَارِهِ وَأَشْيَاعِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَ
 مَوَالِيهِ وَخُدَّائِهِ وَمُجَابِبِهِ إِلَهِي اجْعَلْ كُلَّ صَلَاةٍ مِنْ ذَلِكَ تَفُوقُ
 وَتَفْضُلُ صَلَاةَ الْمُصَلِّينَ عَلَيْهِ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَأَهْلِ الْأَرْضِينَ
 اجْبَعِينَ كَفْضِلِهِ الَّذِي فَضَلْتَهُ عَلَى كَافَّةِ خَلْقِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ
 وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبَّ
 عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَكْرِمُ
 عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
 السَّيِّدِ الْكَامِلِ الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ الرَّحْمَةِ وَرِيمِ الْمَلَكِ وَدَالِ الدَّوَامِ
 بِحُرِّ النُّوَارِكِ وَمَعْدِنِ اسْرَارِكِ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرْوَةِ مَمْلَكَتِكَ
 وَعَيْنِ أَعْيَانِ خَلْقِكَ وَصَفِيكَ السَّائِقِ لِلدُّخْلِقِ نُورُهُ وَالرَّحْمَةُ لِلْعَالَمِينَ
 ظُهُورُهُ الْمُصْطَفَى الْمَجْتَبَى الْمُتَّقَى الْمُرْتَضَى عَيْنِ الْعِنَايَةِ وَزَيْنِ الْقِيَامَةِ وَ
 كُنْزِ الْهِدَايَةِ وَإِمَامِ الْحَضْرَةِ وَأَمِينِ الْمَسَلِكَةِ وَطِرَازِ الْحُلَّةِ وَكَسَنِ
 الْحَقِيقَةِ وَشَهْسِ الشَّرِيعَةِ كَاشِفِ دِيَاحِي الظُّلْمَةِ وَنَاصِرِ الْبِلَّةِ وَنَبِيِّ
 الرَّحْمَةِ وَشَفِيعِ الْأُمَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ تَخْتَمِعُ الْأَصْوَاتُ وَتَشْخَصُ
 الْأَبْصَارُ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ النَّوْرِ الرَّابِّجِ
 وَالْبَهَاءِ لَا بُدَّ لَهَا مِنْ تَوَارَةِ مُوسَى وَقَامُوسِ الْجِبَلِ عَيْسَى صَلَوَاتُ
 وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ طِاسِرِ الْفَلَكَ الْأَطْلَسِ فِي بَطُونِ كُنْتُ
 كُنْزًا خَفِيًّا فَاحْبَبْتُ أَنْ أَعْرِفَ طَارُوسِ الْمَلِكِ الْمُقَدَّسِ فِي ظُهُورِ
 فَخَلَقْتُ خَلْقًا فَتَعَرَّفْتُ إِلَيْهِمْ فَبِي عَرَفُونِي قَرَّةَ عَيْنِ الْيَقِينِ مِرَاةَ أَدْوِي
 الْعَزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَى شَهُودِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِينِ نُورِ النُّوَارِ الْبَصَارِ
 بَصَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ الْكِرَامِينَ وَحَجَلِ نَظْرِكَ وَسَعَةِ رَحْمَتِكَ مِنَ الْعَرَالِ
 الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَوَقَلَى إِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ

وَلَمْ سَلِينِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
 وَاتَّقِ وَأَنْعِمِ وَأَمْنَحِ وَأَكْرِمِ وَأَجْزِلِ وَأَعْظِمِ أَنْصَلِكْ صَلَاتِكَ وَأَوْفِي
 سَلَامِكَ صَلَاةً وَسَلَامًا يَنْزِلَانِ مِنْ أُنْفِقِ كُنْهَ بَاطِنِ الذَّاتِ إِلَى فَلَكَ
 سَمَاءِ مَظَاهِرِ الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَيَرْتَقِيَانِ عِنْدَ سِدْرَةِ مُنْتَهَى الْعَارِ
 إِلَى مَرْكَزِ جَلَالِ النُّورِ الْمُبِينِ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ
 وَرَسُولِكَ عَلِيمِ يَقِينِ الْعُلَمَاءِ الرَّبَّانِيِّينَ وَعَيْنِ يَقِينِ الْخُلَنَاءِ الرَّاشِدِينَ
 وَحَقِّ يَقِينِ الْأَنْبِيَاءِ الْمُكْرَمِينَ الَّذِي تَاهَتْ فِي النُّوَارِ جَلَالِهِ أُولُو الْعُرْمِ
 مِنَ الْمُرْسَلِينَ وَتَحَيَّرَتْ فِي دَرْكِ حَقَائِقِهِ عُظَمَاءُ الْمَلَائِكَةِ الْمُهَيَّبِينَ
 الْمُنزَّلِ عَلَيْهِ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ بِلِسَانِ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى
 الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ
 وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ اللَّهُمَّ
 صَلِّ وَسَلِّمْ صَلَاةً ذَاتِكَ عَلَى حَضْرَةِ صِفَاتِكَ الْجَامِعِ بِكُلِّ الْكَمَالِ الْمُتَّصِفِ
 بِصِفَاتِ الْجَلَالِ وَالْجَمَالِ مَنْ تَنْزَرَهُ عَنِ الْمَخْلُوقِينَ فِي السَّمَاءِ يَنْبُوعِ
 الْمَعَارِفِ الرَّبَّانِيَّةِ وَحَيْطَةِ الْأَسْرَارِ الْإِلَهِيَّةِ غَايَةِ مُنْتَهَى السَّائِلِينَ
 وَدَلِيلِ كُلِّ حَائِرٍ مِنَ السَّالِكِينَ مُحَمَّدِ الْمُحْمُودِ بِالْأَوْصَابِ وَالذَّاتِ
 وَأَحْمَدِ مَنْ مَقَى وَمَنْ هَوَاتِ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ بِدَايَةِ الْأَزَلِ وَغَايَةِ
 الْأَبَدِ حَتَّى لَا يَحْصُرَهُ عَدَدٌ وَلَا يَنْهِيهِ أَمَدٌ وَأَرْضٌ عَنْ تَوَابِعِهِ فِي الشَّرِيعَةِ
 وَالطَّرِيقَةِ وَالْحَقِيقَةِ مِنَ الْأَصْحَابِ وَالْعُلَمَاءِ وَأَهْلِ الطَّرِيقَةِ وَاجْعَلْنَا
 يَا مَوْلَانَا مِنْهُمْ حَقِيقَةً أَمِينًا ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ
 عَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَتَحِ الْبُؤَابِ حَضْرَتِكَ وَعَيْنِ عِنَايَتِكَ بِمَخْلُوقِكَ وَرَسُولِكَ
 إِلَى جَنَّتِكَ وَالنَّسِكَ وَحَدَايِي الذَّاتِ الْمُنزَّلِ عَلَيْهِ الْآيَاتِ الْوَضِيحَاتِ
 مَقِيلِ الْعَثَرَاتِ وَسَيِّدِ السَّادَاتِ مَا حَيَّ الشِّرْكَ وَالضَّلَالَاتِ بِالسُّيُوفِ
 الصَّارِمَاتِ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرَاتِ الثَّمَلِ مِنْ شَرَابِ

الْمَشَاهِدَاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْبَرِيَّاتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ مَنْ لَهٗ الْأَخْلَاقُ الرُّضِيَّةُ وَالْأَدْوَامُ الرُّضِيَّةُ
 وَالْأَقْوَالُ الشَّرْعِيَّةُ الْأَحْوَالُ الْحَقِيقِيَّةُ وَالْعِنَايَاتُ الْأَزَلِيَّةُ وَالسَّعَادَاتُ
 الْأَبَدِيَّةُ وَالْفَتْوحَاتُ الْمَكِّيَّةُ وَالظُّهُورَاتُ الدِّينِيَّةُ وَالْكِبَالَاتُ الْإِلَهِيَّةُ
 وَالْمَعَالِمُ الرِّبَائِيَّةُ وَسِرُّ الْبَرِيَّةِ وَشَفِيعُنَا يَوْمَ بَعَثْنَا يَوْمَ بَعَثْنَا الْمُسْتَعْفِرُ
 عِنْدَ رَبِّنَا الدَّاعِي إِلَيْكَ وَالْمُقْتَدِي بِهِ لِمَنْ أَرَادَ الْوَصُولَ إِلَيْكَ الْإِنْسِيُّ
 بِكَ وَالْمُسْتَرْحِشُ مِنْ غَيْرِكَ حَتَّى تَمْتَعَ مِنْ نُورِ ذَاتِكَ وَرَجَعَ بِكَ لَا
 بِغَيْرِكَ وَشَهِدَ وَحَدَّثَكَ فِي كَثْرَتِكَ وَقُلْتَ لَهُ بِلِسَانِ حَالِكَ وَ
 قَرِيَّتِهِ بِكِبَالِكَ فَاصْدَعْ بِهَا تُعْمَرُ وَاعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ الذَّاكِرُ
 لَكَ فِي لَيْلِكَ وَالصَّالِمُ لَكَ فِي نَهَارِكَ الْمَعْرُوفُ عِنْدَ مَلَأَتِكَ
 أَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِكَ اللَّهُ إِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِالْحُرُوفِ الْجَامِعِ لِبِعَانِي
 كِبَالِكَ نَسْأَلُكَ يَا كَبِيرُكَ أَنْ تُرِيَنَا وَجْهَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَأَنْ تَحْوَعْنَا وَجُودَ ذُنُوبِنَا بِمَشَاعِدَةِ جِبَالِكَ وَتَغِيَّبِنَا عَنَّا
 فِي بَحَارِ الْتَوَارِكِ مَعْصُومِينَ مِنَ الشَّوَاهِلِ الدُّنْيَوِيَّةِ رَاغِبِينَ إِلَيْكَ
 غَائِبِينَ بِكَ يَا هُوِيَا اللَّهُ يَا هُوِيَا اللَّهُ يَا هُوِيَا اللَّهُ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ
 أَسْقِنَا مِنْ شَرَابِ حُبَّتِكَ وَاعْبِسْنَا فِي بَحَارِ أَحَدِ بَيْتِكَ حَتَّى نَرْتَمَ
 فِي بَجْوَحَةِ حَضْرَتِكَ وَتَقْطَعَ عَنَّا أَوْهَامَ حَلِيقَتِكَ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ
 وَتَوَرِّنَا بِنُورِ طَاعَتِكَ وَاهْدِنَا وَلَا تُضِلَّنَا وَبَصِّرْنَا بِعِيُوبِنَا عَن
 عِيُوبِ غَيْرِنَا بِحُرْمَةِ نَبِيِّنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ مَصَابِيحِ الْوُجُودِ وَأَهْلِ الشُّهُودِ يَا رَحِمَ الرَّحِيمِينَ
 نَسْأَلُكَ أَنْ تُلْحِقَنَا بِهِمْ وَتَمُنَّأَنَا جِبَّهُمْ يَا اللَّهُ يَا خِيَّ يَا قِيُومُ يَا
 ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ
 عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَهَبْ لَنَا مَعْرِفَةَ أَنَّكَ عَلَى كُلِّ

شَيْءٌ قَدِيرٌ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ كَسَأَلْتُكَ أَنْ تَرْزُقَنَا
 رُؤْيَا وَجْهِ نَبِيِّنَا فِي مَنَامِنَا وَيُقَظِّتَنَا وَأَنْ تَصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِ صَلَاةً دَائِمَةً
 إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَأَنْ تَصَلِّيَ عَلَيَّ خَيْرِنَا وَكُنْ لَنَا اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ
 أَبَدًا وَأَنْتَ بِرَكَاتِكَ سَرْمَدًا وَأَزْكَى تَحِيَّاتِكَ فَضْلًا وَعَدَدًا عَلَى أَشْرَفِ
 الْحَقَائِقِ الْأَسَايِبَةِ وَالْجَائِبَةِ وَجَمْعِ الرِّقَائِقِ الْأَيُّبَانِيَّةِ وَطُورِ التَّجَلِّيَّاتِ
 الْأَحْسَابِيَّةِ وَمَهْبِطِ الْأَسْرَارِ الرَّحْمَانِيَّةِ وَاسْطَةِ عِقْدِ النَّبِيِّينَ وَمُقَدِّمَةِ
 جَيْشِ الْمُرْسَلِينَ وَقَاعِدِ رُكْبِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصِّدِّيقِينَ وَأَفْضَلَ الْخَلْقِ
 أَجْمَعِينَ حَامِلِ لِيَوَاءِ الْعِزِّ الْأَعْلَى وَمَالِكِ أَرْمَةِ الْمَجْدِ الْأَسْنَى شَاهِدِ
 أَسْرَارِ الْأَزَلِ وَمَشَاهِدِ النُّوَارِ السُّوَابِقِ الْأَوَّلِ وَتَرْجَمَانِ لِسَانِ الْقِدَامِ
 وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكْمِ مَظْهَرِ سِرِّ الْجُودِ الْجُودِ الْجُزْئِيِّ وَالْكُلِّيِّ وَالْإِنْسَانِ
 عَيْنِ الْوُجُودِ الْعُلُويِّ وَالسُّفْلِيِّ رُوحِ جَسَدِ الْكُوفِيِّينَ وَعَيْنِ حَيَاةِ الدَّارَيْنِ
 الْمُتَحَقِّقِ بِأَعْلَى رُتَبِ الْعِبُودِيَّةِ وَالْمُتَخَلِّقِ بِأَخْلَاقِ الْمَقَامَاتِ الْإِصْطِفَائِيَّةِ
 الْخَلِيلِ الْأَعْظَمِ وَالْحَبِيبِ الْأَكْرَمِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ عَدَدَ مَعْلُومَاتِكَ
 وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ كُلِّهَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَغَفَلَ عَن ذِكْرِكَ وَذَكَرَكَ
 الْغَافِلُونَ وَسَلَّمْتُ سَلِيمًا كَثِيرًا دَائِمًا اللَّهُمَّ إِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنُورِهِ
 السَّارِيِّ فِي الْوُجُودِ أَنْ تُحْيِيَ قُلُوبَنَا بِنُورِ حَيَاةِ قَلْبِهِ الْوَاسِعِ كُلِّ شَيْءٍ
 رَحْمَةً وَعِلْمًا وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ وَأَنْ تَشْرَحَ صُدُورَنَا بِنُورِ
 صَدْرِهِ الْجَامِعِ مَا فَرَطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ وَضِيَاءٍ وَذِكْرِي لِلْمُتَّقِينَ
 وَتَطَهَّرْ نَفْسَنَا بِطَهَارَةِ نَفْسِهِ الزَّكِيَّةِ الْمَرْضِيَّةِ وَتَعَلِّمْنَا بِأَنْوَارِ
 عُلُومِهِ وَكُلِّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامِ مَبِينٍ وَتُسْرِي سَرَائِرَهُ فِينَا
 بِلِوَامِغِ أَنْوَارِكَ حَتَّى تَغَيِّبَنَا عَنَّا فِي حَقِّ حَقِيقَتِهِ فَيَكُونُ هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ
 فِينَا بِقِيُومِيَّتِكَ السَّرْمَدِيَّةِ فَتَعِيشَ بِرُوحِهِ عَيْشَ الْحَيَاةِ الْأَبَدِيَّةِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا أَمِينٌ بِفَضْلِكَ
 وَرَحْمَتِكَ عَلَيْنَا يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا رَحْمَنُ وَتَجَلِّيَاتِ مَنَازِلَاتِكَ فِي
 مِرَاةِ شُهُودِهِ لِمَنَازِلَاتِ تَجَلِّيَاتِكَ فَتَكُونُ فِي الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ
 فِي وِلَايَةِ الْأَقْرَبِينَ . . اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ
 حَبَالِ لُطْفِكَ وَحَنَانِ عَطْفِكَ وَجَلَالِ مُلْكِكَ وَكَمَالِ قُدْسِكَ النُّورِ
 الْمَطْلُوقِ بِسِرِّ الْمَعِيَةِ الَّتِي لَا تَقِيدُ الْبَاطِنُ مَعْنَى فِي غَيْبِكَ الظَّاهِرِ حَقًّا
 فِي شَهَادَتِكَ شَمْسِ الْأَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ وَمَجْلَى حَضْرَةِ الْحَضَرَاتِ الرَّحْمَانِيَّةِ
 مَنَازِلِ الْكُتُبِ الْقِيَمَةِ وَنُورِ الْآيَاتِ الْبَيِّنَةِ الَّتِي خَلَقْتَهُ مِنْ نُورِ ذَاتِكَ
 وَحَقَّقْتَهُ بِأَسْمَائِكَ وَصِفَاتِكَ وَخَلَقْتَ مِنْ نُورِهِ الْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ
 وَتَعَرَّفْتَ إِلَيْهِمْ بِأَخْذِ الْيَثَاقِ عَلَيْهِمْ بِقَوْلِكَ الْحَقِّ الْمُبِينِ وَإِذْ أَخَذَ اللهُ
 مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ
 لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ
 إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَإِنَّا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ . . اللَّهُمَّ
 صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ بَهْجَةِ الْكَمَالِ وَتَاجِ الْجَلَالِ وَبَهَاءِ الْجَمَالِ وَشَمْسِ الْوِصَالِ
 وَعَبَقِ الْوُجُودِ وَحَيَاةِ كُلِّ مَوْجُودٍ عِزِّ جَلَالِ سُلْطَنَتِكَ وَجَلَالِ عِزِّ
 مُلْكَتِكَ وَمَلِيكَ صُنْعِ قُدْرَتِكَ وَطِرَارِ صَفْوَةِ الصَّفْوَةِ مِنْ أَهْلِ صَفْوَتِكَ
 وَخُلَاصَةِ الْخَاصَةِ مِنْ أَهْلِ قُرْبِكَ سِرِّ اللهِ الْأَعْظَمِ وَجَدِّبِ اللهُ الْأَكْرَمِ
 وَخَلِيلِ اللهِ الْمُكْرَمِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . . اللَّهُمَّ
 إِنَّا نَرْسُلُ بِهِ إِلَيْكَ وَتَشْفَعُ بِهِ لَدَيْكَ صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ الْكُبْرَى وَ
 الْوَسِيلَةَ الْعُظْمَى وَالشَّرِيعَةَ الْغُرَّاءَ وَالْمَكَانَةَ الْعُلْيَا وَالْمَنْزِلَةَ الرَّبُّوبِيَّةَ
 وَقَابِ قَوْمَيْنِ أَوْ أَدْنَى أَنْ تَحْقِقْنَا بِهِ ذَاتًا وَصِفَاتًا وَأَسْمَاءً وَأَفْعَالًا وَ
 أَثَارًا حَتَّى لَا نَرَى وَلَا نَسْمَعُ وَلَا نَحْسُ وَلَا نَجِدُ إِلَّا يَأْتِيكَ اللهُ وَسَيِّدِي
 بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ هُوَيْتَنَا عَيْنَ هُوَيْتِهِ فِي أَوَائِلِهِ

وَنَهَائِيَّتِهِ وَبُرُودِ خُلَّتِهِ وَصَفَاءِ مُحَبَّتِهِ وَفَوَاحِشِ التَّوَارِيهِ بِصَوْنِهِ وَجَوَامِعِ اسْرَارِ
 سَرِيْرَتِهِ وَرَحِيْمِ رَحْمَائِهِ وَنَعِيْمِ نَعْبَائِهِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ بِجَاهِ
 نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْفِرَةَ وَالرِّضَى وَالْقَبُوْلَ
 قَبُوْلًا تَامًا لَا تَكُنَّا فِيْهِ اِلَى الْفَسْنِ اطْرَفَةَ عَيْنٍ يَا نِعْمَ الْمُجْتَبِ فَقَدْ دَخَلَ
 الدَّخِيْلُ يَا مَوْلَايَ بِجَاهِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ
 غَفْرَانَ ذُنُوْبِ الْخَلْقِ بِاجْمَعِهِمْ اَوَّلِيْهِمْ وَاخْرِيْهِمْ يَتْرَهُمْ وَفَاجِرِهِمْ
 كَقَطْرَةٍ فِيْ بَحْرِ جُوْدِكَ الْوَاسِعِ الَّذِي لَا سَاحِلَ لَهُ فَقَدْ قُلْتَ وَقَوْلِكَ
 الْحَقُّ الْبَيِّنُ وَمَا رَسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ
 اَجْمَعِيْنَ ۝ رَبِّ اِنِّيْ وَهَمَّ الْعُظْمُ مِنِّْيْ وَاسْتَعَلَّ الرَّأْسُ سَيِّبًا وَلَمْ اَكُنْ
 يَدْعَاكَ رَبِّ شَقِيًّا رَبِّ اِنِّيْ مَسْنِي الضُّرُّ وَاَنْتَ اَنْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ رَبِّ اِنِّيْ
 لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ يَا عَوْنَ الصُّعْفَاءِ يَا عَظِيْمَ الرَّجَاءِ يَا مُوقِظَ
 الْغُرْقَى يَا مُجِيَّ الْهَلَكِ يَا نِعْمَ الْمَوْلَى يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ الْعَظِيْمُ
 الْحَلِيْمُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ الْجَمِيْعِ
 الْاَكْمَلِ وَالْقَطْبِ الرَّبَّانِي الْاَفْضَلِ طِرَازِ حُلَّةِ الْاِيْمَانِ وَمَعْدِنِ الْجُوْدِ
 وَالْاِحْسَانِ صَاحِبِ الرَّهْمِ السَّمَاوِيَّةِ وَالْعُلُوْمِ الدُّنْيَا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
 وَسَلِّمْ عَلَيَّ مَنْ خَلَقْتَ الْوُجُوْدَ لِجَلِيْلِهِ وَرَخَّصْتَ الْاَشْيَاءَ بِسَبِيْهِ مُحَمَّدٍ
 الْمُحَمَّدِيَّ صَاحِبِ الْمَكَارِمِ وَالْجُوْدِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ الْاَقْطَابِ السَّابِقِيْنَ
 اِلَى جَنَابِ ذَاكَ الْجَنَابِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّوْرِ الْبَهِيِّ
 وَالْبَيَانِ الْجَلِيِّ وَاللِّسَانِ الْعَرَبِيِّ وَالِدِيْنِ الْحَنِيفِيِّ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ الْمُوَيْدِ
 بِالرُّوْحِ الْاَمِيْنِ وَيَا لِكِتَابِ الْمُبِيْنِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَرَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ
 وَالْحَلَالِيْنَ اَجْمَعِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ مَنْ خَلَقْتَهُ مِنْ نُوْرِكَ وَجَعَلْتَ
 كَلَامَهُ مِنْ كَلَامِكَ وَفَضَلْتَهُ عَلَيَّ اَنْبِيَائِكَ وَاَوْلِيَائِكَ وَجَعَلْتَ السَّعَا
 مِنْكَ اِلَيْهِ وَمِنْهُ اِلَيْهِمْ كَمَا لِكُلِّ وِلِيٍّ لَكَ وَهَادِيٍّ كَلِّ مَصِيْلٍ عَنْكَ هَادِيٍّ

الخلق إلى الحق تارك الأشياء لأجلك ومعدن الخيرات بفضلك و
 خاطبتة على بساط قربك وكان فضل الله عليك عظيماً القائم لك في ليك
 والصائم ملك في نهارك والهايم بك في جلالك . اللهم صلِّ وسلِّم
 على نبيك الخليفة في خلقك المشتغل بذكرك المتفكر في خلقك و
 الأمين لسرك والبرهان لرسلك الحاضر في سرائر قدسك و
 المشاهد بكمال جلالك سيدنا ومولانا محمد المفسر لآياتك والظاهر
 في ملكك والغائب في ملكوتك والمتخلق بصفاتك والذاعي إلى
 جبروتك الحضرة الرحمانية والبردة الجليلة والسراويل الجبالية
 العرش السقي والحبيب النبوي والنور البهي والدر النقي والصبح القوي
 اللهم صلِّ وسلِّم عليه وعلى آله كما صليت على إبراهيم وعلى آل
 إبراهيم إنك حميد مجيد . اللهم صلِّ وسلِّم على سيدنا ونبينا
 محمد بجز النوارك ومعدن أسرارك وروح أرواح عبادك الدررة
 الفاخرة العقبه الناحية بولوع الموجدات وحاء الرحمت وجيم
 الدرجات وسين السعادات ولون العنايات وكمال الطيات ومنشأ
 الأليات وحتم الأبديات المشغول بك عن الأشياء الدنيويات
 الطاعم من ثمرات المشاهدات المسقى من أسرار القديسات العالم
 بالهاضي والمستقبلات سيدنا ومولانا محمد وعلى آله الأخيار وأصحابه
 الأبرار . اللهم صلِّ وسلِّم على روح سيدنا محمد في الأرواح وعلى
 جسده في الأجساد وعلى قبره في القبور وعلى إسيبه في الأسما وعلى منظره
 في المناظر وعلى سمعه في المسامع وعلى حركته في الحركات وعلى سكونه
 في السكناات وعلى تعوده في القعودات وعلى قيامه في القيامات وعلى لسانه
 البشاش الرزي والحنم الأبدى صلِّ اللهم وسلِّم عليه وعلى آله
 وأصحابه عداً دماً علمت . اللهم صلِّ على سيدنا محمد .

أَعْطَيْتَهُ وَكَرَّمْتَهُ وَفَضَّلْتَهُ وَنَصَرْتَهُ وَأَعَنْتَهُ وَقَرَّبْتَهُ وَأَدْنَيْتَهُ
 وَسَقَيْتَهُ وَمَكَّنْتَهُ وَمَلَأْتَهُ بِعِلْمِكَ الْإِنْسَانَ بِسَطْتَهُ بِحَبْلِكَ
 الْأَطْوَسِ وَزَيَّنْتَهُ بِقَوْلِكَ الْأَقْبَسِ فَخِرِ الْأَفْلاكِ وَعَذَّبِ الْأَخْلَاقِ
 وَنَوَّبِكَ الْمُبِينِ وَعَبَّدَكَ الْقَدِيمِ وَحَبَّلِكَ الْمَتِينِ وَحَصَّنَكَ الْخَصِينِ
 وَجَلَّلَكَ الْحَكِيمِ وَجَبَّلَكَ الْكَرِيمِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ
 وَأَصْحَابِهِ مَصَابِيحِ الْمُهْدَى وَقَنَادِيلِ الْوُجُودِ وَكَمَالِ السُّعُودِ الْمُطَهَّرِينَ
 مِنَ الْعُيُوبِ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ صَلَاةً تَحُلُّ بِهَا الْعُقَدَ وَيُدْحِثُكَ
 بِهَا الْكُرْبَ وَتَرْحُمَاتُ تَزِيلُ بِهِ الْعُطْبَ وَتَكْرِيماً تَقْضِي بِهِ الْأَرْبَ يَا رَبِّ
 يَا اللَّهُ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ نَسْأَلُكَ ذَلِكَ مِنْ فَضَائِلِ لُطْفِكَ وَغَرَائِبِ
 فَضْلِكَ يَا كَرِيمُ يَا رَحِيمُ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ
 وَرَسُولِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَالرَّسُولِ الْعَرَبِيِّ وَعَلَى آلِهِ
 وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَزُرِّيَّاتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ صَلَاةً تَكُونُ لَكَ رِضَاءً وَحَقِّقَةً
 آدَاءً وَأَتَمَّةً الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالذَّرَجَةَ الْعَالِيَةَ الرَّفِيْعَةَ
 وَالْبَعْثَةَ الْمَقَامَ الْمُحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝ اللَّهُمَّ
 إِنَّا نَتَوَسَّلُ بِكَ وَنَسْأَلُكَ وَنَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِكِتَابِكَ الْعَزِيزِ وَنَبِيِّكَ
 الْكَرِيمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَسْرَفِهِ الْمَجِيدِ
 وَيَا بُرَيْدِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَبِصَاحِبِيهِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذِي النُّورَيْنِ
 عُثْمَانَ وَآلِهِ فَاطِمَةَ وَعَلِيٍّ وَوَلَدَيْهِمَا الْحُسَيْنِ وَعَمِيئِهِ حَمْرَةَ وَالْعَبَّاسِ
 وَزَوْجَتِيهِ خَدِيْجَةَ وَعَالِشَةَ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى أَبُوَيْهِ
 إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَعَلَى آلِ كُلِّ وَصْحَبِ كُلِّ صَلَاةٍ يُتْرَجُّ بِهَا لِسَانُ الْأَنْبِيَاءِ
 فِي رِيَاضِ الْمَلَكُوتِ وَعَلَى الْمَقَامَاتِ وَنَبِيْلِ الْكِرَامَاتِ وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ وَ
 يَنْعِقُ بِهَا لِسَانُ الْأَبَدِ فِي حَضِيضِ النَّاسُوتِ بِغُفْرَانِ الذُّلُوبِ
 وَكَشْفِ الْكُرُوبِ وَدَفْعِ الْمُهَلَّاتِ كَمَا هُوَ اللَّائِقُ بِالْهِئَتِكَ وَشَأْنِكَ

الْعَظِيمِ وَكَمَا هُوَ اللَّائِقُ بِأَهْلِيَّتِهِمْ وَمَنْصَبِهِمْ الْكَرِيمِ بِمُخْصَوْنَ خِصَائِهِ
 يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ اللَّهُ ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ، اللَّهُمَّ حَقِّقْنَا
 بِسَرَائِرِهِمْ فِي مَدَارِجِ مَعَارِفِهِمْ بِشَوْبَةِ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْكَ
 الْحُسْنَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَوْزُ بِالسَّعَادَةِ الْكُبْرَى بِمَوَدَّتِهِ
 الْقَرْبَى وَغَمْنَا فِي عِزَّةِ الْمُصَوِّدِ فِي مَقَامِهِ الْمُحْمَوِّدِ وَتَحْتَ لِيَوَائِعِهِ الْمُعْقُودِ
 وَأَسْقِنَا مِنْ حَوْضِ عِرْفَانَ مَعْرُوفِهِ الْمَوْرُودِ لِيَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرُودِ بَشَاةٍ قُلْ تَسْمَعُ وَرَسَلٌ تَعْطَى وَاشْفَعُ تَشْفَعُ
 يَنْظُرُ بَشِيرَةً وَتَسْوَفَ يُعْطِيكَ رَبِّكَ فَتَرْضَى تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ يَا
 ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِعِزِّ جَلَالِكَ وَبِجَلَالِ عِزَّتِكَ وَ
 بِقُدْرَةِ سُلْطَانِكَ وَبِسُلْطَانِ قُدْرَتِكَ وَبِحُبِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَطِيعَةِ وَالْأَهْوَاءِ الرَّدِيئَةِ يَا ظَهِيرَ الْأَحْيَيْنِ
 يَا جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ أَجْرْنَا مِنَ الْخِرَاطِ وَالنَّفْسَانِيَّةِ وَاحْفَظْنَا مِنَ الشُّهُورَاتِ
 الشَّيْطَانِيَّةِ وَطَهِّرْنَا مِنَ قَاذُورَاتِ الْبَشَرِيَّةِ وَصَفِّنَا بِصَفَاءِ الْمَحَبَّةِ
 الصِّدِّيقِيَّةِ مِنْ صَدَا الْعَقْلَةِ وَوَهْمِ الْجَهْلِ حَتَّى تَضْحَلَ رُسُومُنَا
 بِفَنَاءِ الْإِنَانِيَّةِ وَمُبَايِنَةِ الطَّبِيعَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ فِي حَضْرَةِ الْجَمْعِ وَالْتِحْلِيَّةِ
 وَالتَّحْلِي بِأَلَا كُوْهِتِهِ الْأَحْدِيَّةِ وَالتَّجَلِّي بِالْحَقَائِقِ الصِّدْقَانِيَّةِ فِي شُهُورِ
 الْوَحْدَانِيَّةِ حَيْثُ لَا حَيْثُ وَلَا أَيْنُ وَلَا كَيْفُ وَيَبْقَى الْكُلُّ لِلَّهِ وَبِاللَّهِ وَ
 مِنَ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ وَمَعَ اللَّهِ غَرَقًا بِنِعْمَةِ اللَّهِ فِي بَحْرِ مِنَّةِ اللَّهِ مَنْصُورِينَ
 بِسَيْفِ اللَّهِ لِمُخْصُوصِيْنَ بِمَكَارِمِ اللَّهِ مَلْحُوظِيْنَ بِعَيْنِ اللَّهِ مَحْظُوظِيْنَ بِعِنَايَةِ
 اللَّهِ مَحْفُوظِيْنَ بِعِصْمَةِ اللَّهِ مِنْ كُلِّ شَاغِلٍ يَشْغَلُ عَنْ اللَّهِ وَخَاطِرٍ يَخْطُرُ فِي
 غَيْرِ اللَّهِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَا تَوَفَّقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ
 تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ اللَّهُمَّ أَشْغَلْنَا بِكَ وَهَبْ لَنَا هِبَةً لَأَسْعَةَ فِيهَا
 لِعَفْوِكَ وَلَا مَدْخَلَ فِيهَا لِسِوَاكَ وَأَسْعَةَ بِالْعُلُومِ الْإِلَهِيَّةِ وَالصِّفَاتِ

الرَّبَّانِيَّةِ وَالْإِخْلَاقِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَقَوَاعِدِ نَا بِحُسْنِ الظَّنِّ الْجَمِيلِ وَحَقِّ
 الْيَقِينِ وَحَقِيقَةِ التَّمَكُّينِ وَسِدِّدِ أَحْوَالِنَا بِالتَّوْفِيقِ وَالسَّعَادَةِ وَحُسْنِ
 الْيَقِينِ وَشَدِّ قَوَاعِدِنَا عَلَى صِرَاطِ الْإِسْتِقَامَةِ وَقَوَاعِدِ الْعِزِّ الرَّصِينِ
 صِرَاطِ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ صِرَاطِ الَّذِينَ
 أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَشَيْدِ
 مَقَاصِدِنَا فِي الْمَجْدِ الْأَثِيلِ عَلَى ذُرْوَةِ الْكِرَامَةِ وَعَدَائِمِ الْعَرَمِ
 مِنَ الْمُرْسَلِينَ يَا صَرِيحَ الْمُسْتَضْرِحِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَعِيثِينَ أَمْتِثْنَا
 بِالطَّافِ رَحْمَتِكَ مِنْ ضَلَالِ الْبُعْدِ وَاشْمَنَّا بِبَفْحَاتِ عِنَايَتِكَ فِي مَصَارِعِ
 الْحُبِّ وَأَسْعَفْنَا بِالنَّوَارِ هِدَايَتِكَ فِي حَضَائِرِ الْقُرْبَى وَابْتَدْنَا بِنَصْرِكَ الْعَزِيزِ
 نَصْرًا مُؤَزَّرًا يَا الْقُرْآنَ الْمَجِيدَ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَحْمَدَ الرَّاجِحِينَ رَبَّنَا
 تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَأَزْوَاجِهِ أَقْهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ
 وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
 حَمِيدٌ مُجِيدٌ يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهُ يَا سَنَدَ لَا سَنَدَ لَهُ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا
 ذُخْرَ لَهُ يَا جَابِرَ كُلِّ كَسِيرٍ يَا صَاحِبَ كُلِّ غَرِيبٍ يَا صَاحِبَ كُلِّ غَرِيبٍ
 يَا مُوَسِّئَ كُلِّ وَجِيدٍ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
 أَنْتَ وَليُّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّقِي مُسْلِمًا وَحَقِيقِي بِالصَّالِحِينَ وَأَصْلِحْ لِي فِي
 ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبِّتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنْ الْمُسْلِمِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَ
 وَانْبِيَاءِهِ وَرُسُلِهِ وَجَمِيعِ خَلْقِهِ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ
 عَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 اللَّهُمَّ ادْخِلْنَا مَعَهُ بِشَفَاعَتِهِ وَضَمَانِهِ وَرِعَايَتِهِ مَعَ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ بِدَرَكِ
 دَارِ السَّلَامِ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكَ مُقْتَدِرٍ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
 فَاتَّخِذْنَا بِشَاهِدَتِهِ بِطَيْفِ مَنَازِلَتِهِ يَا كَرِيمُ يَا رَحِيمُ أَكْرِمْنَا بِالنَّظَرِ

إِلَى جِبَالِ سُبْحَاتِ وَجْهِكَ الْعَظِيمِ وَاحْفَظْنَا بِكَرَامَتِهِ بِالتَّكْرِيمِ وَ
 التَّجِيلِ وَالتَّعْظِيمِ وَالْكَرَمِ نَزْلِهِ نَزْلًا مِنْ غَفُورٍ حَمِيمٍ فِي رَوْضِ
 رِضْوَانٍ أُحِلَّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ أَبَدًا وَأُعْطِيكُمْ مِمَّا تَبْتَغِ
 الْغَيْبِ لِحَزَائِنِ السِّرِّ الْمَكْنُونِ فِي مَكْنُونِ جَنَاتِ مَعَارِفِ صِفَاتِ الْمَعَانِي
 بِالنُّوَارِ ذَاتِ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ وَلَهُمْ مَا يَدْعُونَ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ
 رَبِّ رَحِيمٍ بِالْعَطَافِ رَاقَةِ السُّنَّةِ الْحَمْدِ نَيْتَهُ مِنْ عَيْنِ عِنَايَتِهِ فَضْلًا
 مِنْ رَبِّكَ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ فِي الْحَاسِنِ قُصُورِ ذَخَائِرِ سَرَائِرِ فَلَا
 تَعْلَمُ نَفْسٌ مِمَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً لِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ
 فِي مَنَاصِدِ الْحَاسِنِ خَوَالِصِ دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَحَمِيدُهُمْ
 فِيهَا سَلَامٌ وَأَخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

یہ بڑا درود شریف سیدنا و مولانا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کا ہے جو ان درودوں پر مشتمل ہے۔ جو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور
 سلف صالحین سے منقول ہیں جو بے شمار فوائد کے حامل ہیں۔ صرف اتنا اشارہ
 ہی کافی ہے کہ درود شریف پیر دستگیر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

چوالیسواں درود شریف

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِهِ اللَّهُ الْعَظِيمِ الَّذِي مَلَءَ أَرْكَانَ عَرْشِ اللَّهِ
 الْعَظِيمِ وَقَامَتْ بِهِ عَوَالِمُ اللَّهِ الْعَظِيمِ إِيْمَانٌ تَصَلَّى عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
 ذِي الْقُدْرِ الْعَظِيمِ وَعَلَى آلِ نَبِيِّ اللَّهِ الْعَظِيمِ بِقُدْرِ عَظَمَةِ ذَاتِ
 اللَّهِ الْعَظِيمِ فِي كُلِّ لَحْمَةٍ وَنَفْسٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ صَلَاةً دَائِمَةً
 بِدَوَامِ اللَّهِ الْعَظِيمِ تَعْظِيمًا لِحَقِّكَ يَا مَوْلَانَا يَا مُحَمَّدُ يَا ذَا الْخَلْقِ الْعَظِيمِ
 وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ كَمَا جُعِلَتْ
 بَيْنَ الرُّوحِ وَالنَّفْسِ طَاهِرًا وَبَاطِنًا يِقْطَعُ وَمَنَا مَا وَاجِعُهُ يَا رَبِّ

رُوْحًا لِيذَاتِي مِنْ جَمِيعِ الْوَجُوْهِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْآخِرَةِ يَا عَظِيْمُ .

یہ درود شریف سیدی عارف کبیر ولی شہیر بحر الشریعت والطرہیت
والحقیقت احمد بن ادریس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جو انہوں نے بلا واسطہ
ایک مرتبہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سیکھا ہے اور
ایک دفعہ سیدنا خضر علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاصل کیا ہے۔ حضرت
احمد بن ادریس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس رحمت عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور وہاں حضرت خضر علی نبینا
وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بھی موجود تھے۔ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے حضرت خضر کو فرمایا کہ وہ مجھے طریقہ شاذلیہ کے اوراد سکھائیں۔ انہوں نے
مجھے آپ کے سامنے یہ اوراد سکھائے۔ پھر آقائے رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے حضرت خضر کو حکم دیا کہ اے خضر! انہیں تمام ازکار اور درود اور استغفار جن
کا بڑا ثواب ہے سکھاؤ۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ کون سے ہیں آپ
نے فرمایا وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ فِي كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفْسٍ عَدَدَ
مَا وَسَعَهُ عَلَيْهِ اللَّهُ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے تین مرتبہ
دہرایا پھر فرمایا پڑھو اللّٰهُمَّ اسْئَلُكَ بِنُورِ وَجْهِ اللَّهِ الْعَظِيْمِ اِلَى آخِرِ
الصَّلَاةِ الْعَظِيْمَةِ یعنی یہی درود شریف پڑھایا۔ پھر آپ نے فرمایا پڑھو۔

اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيْمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ
ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَكَتُوْبٌ عَلَيْهِ مِنْ جَمِيعِ الْمَعَاصِي كُلِّهَا وَالذُّنُوْبِ
وَالْآثَامِ وَمِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ عَدَدَ وَخَطَاةٍ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا قَوْلًا وَ
فِعْلًا فِي جَمِيعِ حَرَكَاتِي وَسَكَنَاتِي وَخَطَرَاتِي وَأَنْفَاسِي كُلِّهَا دَائِمًا أَبَدًا
سَرْمَدًا مِنَ الذَّنْبِ الَّذِي أَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِي لَا أَعْلَمُ عَدَدَ
مَا أَحَاطَ بِهِ الْعِلْمُ وَأَحْصَاهُ الْكِتَابُ وَخَطَّاهُ الْقَلَمُ وَعَدَدَ مَا
أَوْجَدْتُهُ الْقُدْرَةُ وَخَصَّصْتَهُ الرِّادَةَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِ اللَّهِ كَمَا يَنْبَغِي

لِحَلَالِ وَجْهِ رَبِّنَا وَجِبَالِهَا وَكِبَالِهَا كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَىٰ يَه بِطَرِيقِ
 اسْتِغْفَارِهِ۔ ان کو حضرت علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے پڑھا۔ اس کے بعد
 میں نے پڑھا۔ سیدی احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس سے بہت
 انوار حاصل ہوتے۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۱۷۱)

پینتالیسواں درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاتِكَ الْقَدِيمَةَ الْأَزَلِيَّةَ ۖ الدَّائِمَةَ
 الْبَاقِيَةَ الْأَبَدِيَّةَ ۖ الَّتِي صَلَّيْتَهَا فِي حَضْرَةِ عَلَيْكَ الْقَدِيمِ
 الَّذِي أَنْزَلْتَهُ بِمَلَائِكَتِكَ فِي حَضْرَةِ كَلَامِكَ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ ۖ
 فَقُلْتُ بِاللِّسَانِ الْمُحَمَّدِيِّ الرَّحِيمِ ۖ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ
 عَلَى النَّبِيِّ وَخَاطَبْتُنَا بِهَا مَعَ السَّلَامِ ۖ تَتِيمًا لِأَكْرَامِ مِنْكَ لَنَا وَ
 الْأَنْعَامِ ۖ فَقُلْتُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
 فَقُلْتُ أُمْتِثَالًا لِأَمْرِكَ ۖ وَرَغْبَةً فِيمَا عِنْدَكَ مِنْ أَجْرِكَ ۖ اللَّهُمَّ
 صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ۖ صَلَاةً
 دَائِمَةً بَاقِيَةً إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ۖ حَتَّى نَجِدَهَا وَقَايَةً لَنَا مِنْ نَارِ
 الْجَحِيمِ ۖ وَمُوصِلَةً لَنَا وَآخِرِنَا مَعَشَرَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى دَارِ النَّعِيمِ وَ
 رُؤْيِيَةِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ يَا عَظِيمِ ۖ

یہ درود شریف سیدنا و مولانا محقق و خریب استاد اعظم شیخ عبد الغنی
 نابلسی صاحب تصانیف کثیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ نفعنا ببرکاتہ

پھیالیسواں درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سُلَّمِ الْأَسْرَارِ إِلَى الْهَيْئَةِ الْمُنْطَوِيَّةِ فِي الْحُرُوفِ
 الْقُرْآنِيَّةِ فَهَبْ طِبْ الرَّقَائِقِ الشَّرْبَانِيَّةِ النَّازِلَةِ فِي الْحَضْرَةِ الْعَلِيَّةِ

الْمُفَصَّلَةَ فِي الْأَنْوَارِ بِالنُّورِ الْمُتَجَلِّيَةِ فِي لُبَابِ بَوَاطِنِ الْحُرُوفِ
 الْقُرْآنِيَةِ الصِّفَاتِيَّةِ فَهُوَ النَّبِيُّ الْعَظِيمُ مَرْكَزُ حَقَائِقِ الْأَنْبِيَاءِ
 وَالْمُرْسَلِينَ مُفِيضُ الْأَنْوَارِ إِلَى حَضْرَةِ إِيَّاهُمْ مِنْ حَضْرَاتِهِ الْأَخْصُوصَةِ
 الْخَتْمِيَّةِ شَارِبِ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ مِنْ بَاطِنِ بَاطِنِ الْكِبْرِيَاءِ مُوَصَّلِ
 الْخُصُوصِيَّاتِ الْإِلَهِيَّاتِ إِلَى أَهْلِ الْأَصْطِفَاءِ مَرْكَزِ دَائِرَةِ الْأَنْبِيَاءِ
 وَالْأَوْلِيَاءِ مُنْزِلِ النُّورِ بِالنُّورِ الْمَشَاهِدِ بِالذَّاتِ الْمَكَشْفَةِ بِالصِّفَاتِ
 الْعَارِفَةِ بِظُهُورِ كَلِمَاتِ الذَّاتِ فِي الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ الْعَارِفَةِ بِظُهُورِ الْقُرْآنِ
 الذَّاتِيِّ فِي الْفُرْقَانِ الصِّفَاتِيِّ فِيمَنْ هُمُنَا ظَهَرَتِ الْوَحْدَانِ الْمُتَعَاكِسَتَانِ
 الْحَادِيَّتَانِ عَلَى الطَّرْفَيْنِ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ
 اللَّطِيفَةِ الْقُدْسِيَّةِ الْمَكْسُوفَةِ بِالْأَكْسِيَّةِ النُّورَانِيَّةِ السَّارِيَّةِ فِي الْمَرَاتِبِ
 الْإِلَهِيَّةِ الْمُتَكَلِّمَةِ بِالْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ الْأَزَلِيَّةِ وَالْمُهَيِّضَةِ الْأَنْوَارِهَا
 عَلَى الْأَرْوَاحِ الْمَلَكُوتِيَّةِ الْمُتَوَجِّهَةِ فِي الْحَقَائِقِ الْحَقِيقَةِ النَّانِيَّةِ لِطَلْمَاتِ
 الْأَكْوَانِ الْعَدَمِيَّةِ الْمُعْنَوِيَّةِ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 الْكَاشِفِ عَنِ الْمَسْئِي بِالْوَحْدَةِ الذَّاتِيَّةِ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جَامِعِ الْأَجْبَالِ الذَّاتِيِّ الْقُرْآنِيِّ حَادِي التَّفْضِيلِ الصِّفَاتِيِّ الْقُرْآنِيِّ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الصُّورَةِ الْمُقَدَّسَةِ الْمُنْزَلَةِ
 مِنْ سَمَاءِ قُدْسٍ قَمِيْبِ الْهُويَّةِ الْبَاطِنَةِ الْفَاتِحَةِ بِبِفَتْحِهَا الْإِلَهِيِّ
 لِأَبْوَابِ الْوَجُودِ الْقَائِمِ بِهَا مِنْ مَطْعِ ظُهُورِهَا الْقَدِيمِ إِلَى سُبُوءِ
 إِظْهَارِهَا لِلْكَلِمَاتِ التَّامَاتِ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى حَقِيقَةِ الصَّلَوَاتِ
 وَرُوحِ الْكَلِمَاتِ قِوَامِ الْمَعَانِي الذَّاتِيَّةِ وَحَقِيقَةِ الْحُرُوفِ الْقُدْسِيَّاتِ
 وَصُورِ الْحَقَائِقِ الْفُرْقَانِيَّةِ التَّفْصِيلِيَّاتِ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْجُمُعِيَّةِ الْبَرَزَخِيَّةِ الْكَاشِفَةِ عَنِ الْعَالَمِينَ الْهَادِيَّةِ بِهَا
 إِلَيْهَا هِدْيَةً قُدْسِيَّةً لِكُلِّ قَطْبٍ مُنِيبٍ إِلَى صِرَاطِهَا الرَّبَّانِيِّ الْمُسْتَقِيمِ

فِي الْحَضْرَةِ الْإِلَهِيَّةِ . اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُوَصَّلِ
 الْأَرْوَاحِ بَعْدَ عَدَمِهَا إِلَى نِهَايَاتِ الْوُجُودِ وَالنُّورِ . اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
 عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَأَسِطَةِ الْأَرْوَاحِ الْأَزَلِيَّةِ فِي الْمَدَارِجِ الظُّهُورِيَّةِ .
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْحَسَنَاتِ الْقُدْسِيَّةِ
 الْجَازِبَةِ لِلْأَرْوَاحِ الْمُعْنَوِيَّةِ . اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 صَاحِبِ الْحَسَنَاتِ الْوُجُودِيَّةِ الذَّاهِبَةِ بِظُلُمَاتِ الطَّبَاعِ الْحَسِيَّةِ
 وَالْمُعْنَوِيَّةِ . اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُسْتَقَرِّ بُرُوزِ
 الْمَعَانِي السَّرْحَانِيَّةِ مِنْهَا خَرَجَتِ الْخَلَّةُ الْأَبْرَاهِيمِيَّةُ وَمِنْهَا
 حَصَلَ النِّدَاءُ بِالْمَعَانِي الْقُدْسِيَّةِ لِلْحَقِيقَةِ الْمَوْسُويَّةِ . اللَّهُمَّ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي جَعَلْتَ وَجُودَكَ الْبَاقِي
 عِوَضًا عَنْ وَجُودِهِ الْفَاقِي صَلِّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى أَصْحَابِهِ قَالِيهِ وَسَلِّمْ

(هكذا في الاصل بتقديم اصحابه على آله)

یہ درود شریف سیدی عبداللہ سقاف رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ۔
 حضرت مولف فرماتے ہیں کہ جو شخص اس درود شریف کو پڑھے گا تو سید العالمین
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ضامن ہوں گے ۔ اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا ۔
 اور شفیع المذنبین اور محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفا
 کبریٰ حاصل ہوگی ۔ (افضل الصلوات ص ۱۵۸)

سنتا البسواں وروود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى نُورِكَ الْأَسْتَى . وَسِرِّكَ الْإِلَهِي ، وَحَبِيبِكَ
 الْأَعْلَى ، وَصَفِيِّكَ الْأَزْكَى ، وَأَسِطَةِ أَهْلِ الْحُبِّ ، وَقِبْلَةِ أَهْلِ الْقُرْبِ
 رُوحِ الْمَشَاهِدِ الْبَلْكَوْتِيَّةِ ، وَلَوْحِ الْأَسْرَارِ الْقِيُومِيَّةِ ، تَرْجَبَانَ
 الْأَزَلِ وَالْأَبَدِ ، لِلسَّانِ الْغَيْبِ الَّذِي لَا يَحِيطُ بِهِ أَحَدٌ ، صُورَةَ

الْحَقِيقَةُ الْفَرْدَانِيَّةُ ، وَحَقِيقَةُ الصُّورَةِ الْمُزَيَّنَةِ بِالْأَلْوَارِثِيَّةِ
 لِسَانَ اللَّهِ الْمُخْتَصِّ بِالْعِبَارَةِ عَنْهُ ، سِرِّ قَابِلِيَّةِ التَّهَيُّءِ وَالْمَكَانِي
 التُّلَقِيَّةِ مِنْهُ ، أَحَدٌ مِنْ حَمْدٍ وَحَمْدٍ عِنْدَ رَبِّهِ ، مُحَمَّدٌ الْبَاطِنِ
 وَالظَّاهِرِ تَفْعِيلِ التَّكْبِيلِ الذَّاتِي فِي مَرَاتِبِ قُرْبِهِ ، غَايَةَ طَرَفِي الدُّورِ
 النَّبَوِيِّ الْمُتَّصِلَةِ بِالْأَوَّلِ نَظْرًا وَإِمْدَادًا ، بِدَايَةِ نَقْطَةِ
 الْأَنْفَعَالِ الْوَجُودِيِّ إِرْشَادًا وَإِسْعَادًا ، أَمِينِ اللَّهِ عَلَى سِرِّ الْأُلُوْهِيَّةِ
 الْمُطْلَسِمِ ، وَحَفِيفِهِ عَلَى غَيْبِ اللَّاهُوتِيَّةِ الْمُكْتَمِ ، مَنْ لَا تُدْرِكُ الْعُقُولُ
 الْكَامِلَةُ مِنْهُ إِلَّا مِقْدَارَ مَا تَقُومُ عَلَيْهِ مِنْ حُجَّتِهِ الْبَاهِرَةِ ، وَلَا تَعْرِفُ
 النَّفُوسُ الْعَرَشِيَّةُ مِنْ حَقِيقَتِهِ إِلَّا مَا يَتَعَرَّفُ لَهَا مِنْ لَوَامِعِ النُّورِ
 الزَّاهِرَةِ ، مُنْتَهَى هَمِّ الْقُدْسِيِّينَ وَقَدْ بَدَّوْا بِمَا فُوتَ عَالِمِ الطَّبَاعِ
 مَرْمَى أَبْصَارِ الْمُوَحَّدِيِّينَ وَقَدْ طَهَّحَتْ لِشَاهِدَةِ السِّرِّ الْجَامِعِ ، مَنْ
 لَا تَجْلِي أَسْعَةَ اللَّهِ لِقَلْبِ الْأَمِينِ مِرْآةَ سِرِّهِ ، وَهِيَ النُّورُ الْمُطْلَقُ ،
 وَلَا تُتَلَى مَزَامِيرُهُ عَلَى لِسَانِ الْأَبْرِيَّاتِ ذِكْرُهُ ، وَهُوَ الْوَيْتُ الشَّفَعِيُّ
 الْحَقُّ ، السَّحْكُومُ بِالْجَهْلِ عَلَى كُلِّ مَنْ أَدْعَى مَعْرِفَةَ اللَّهِ مُجَرَّدَةً فِي
 نَفْسِ الْأَمْرِ عَنْ نَفْسِهِ الْكُمْدِيِّ ، الْفَرْعُ الْحَدِثَانِي الْمُرْتَعِرُ فِي نَبَائِهِ
 بِمَا يَبْدُ بِهِ كُلُّ أَصْلِ أَبَدِيٍّ ، جَنِي شَجَرَةِ الْقِدَمِ ، خُلَاصَةُ نُسَخَتِي
 الْوُجُودِ وَالْعَدَمِ ، عَبْدُ اللَّهِ وَنِعْمَ الْعَبْدُ الَّذِي بِهِ كَمَالُ الْكِبَالِ
 وَعَابِدُ اللَّهِ بِاللَّهِ بِإِحْلَاطٍ وَلَا اتِّحَادٍ وَلَا إِتِّصَالٍ وَلَا انْفِصَالٍ .
 الدَّاعِي إِلَى اللَّهِ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ، نَبِيِّ الْأَنْبِيَاءِ وَهُدَى الرُّسُلِ عَلَيْهِ
 بِالذَّاتِ وَعَلَيْهِمْ مِنْهُ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَأَشْرَفُ التَّسْلِيمِ ، يَا اللَّهُ
 يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى جَمَالِ التَّجَلِّيَّاتِ الْإِحْتِصَامِيَّةِ
 وَجَلَالِ التَّدَلِّيَّاتِ الْأَصْطِفَائِيَّةِ ، الْبَاطِنِ بِكَ فِي غِيَابَاتِ
 الْعِزِّ الْأَكْبَرِ ، الظَّاهِرِ بِنُورِكَ فِي مَشَارِقِ الْمَجْدِ الْأَخْضَرِ ، عَزَّيْزِ الْخَضِرَةِ

الصَّمْدِيَّةِ، وَسُلْطَانِ السَّمْلَكَةِ الْأَحْدِيَّةِ، عَبْدِكَ مِنْ حَيْثُ أَنْتَ
 كَمَا هُوَ عَبْدُكَ مِنْ حَيْثُ كَانَتْ أَسْمَائِكَ وَصِفَاتِكَ، مُسْتَوِي
 تَجَلَّى عَظَمَتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَحُكْمِكَ فِي جَمِيعِ مَخْلُوقَاتِكَ مَنْ كَلَّمْتَ
 بِنُورِ قُدْسِكَ مُقَلَّتَهُ فَرَأَى ذَاتَكَ الْعَلِيَّةَ جَهَاراً، وَسَتَرْتَ عَنْ
 كُلِّ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فِي بَاطِنِهِ لَكَ أَسْرَاراً، وَفَلَقْتَ بِكَلِمَةٍ لَكَ
 خُصُوصِيَّتَهُ الْبَحْمَدِيَّةَ بِجَارِ لُجْبَعٍ، وَمَتَّعْتَ مِنْهُ بِبَعْرِ نَتِكَ فَجَبَّأً
 وَخَطَابِكَ الْقَلْبَ وَالْبَصَرَ وَالسَّمْعَ، وَأَخْرَجْتَ عَنْ مَقَامِهِ تَاخِيراً
 ذَاتِيّاً كُلِّ أَحَدٍ، وَجَعَلْتَهُ بِحُكْمِ أَحْدِيَّتِكَ وَشُرَا الْعَدَدِ، لِوَاعِ
 عِزَّتِكَ الْخَافِقِ، لِلسَّانِ حِكْمَتِكَ النَّاطِقِ، سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ
 وَصَحْبِهِ، فَسَيِّعْتَهُ وَوَارِثِيهِ وَحِزْبِيهِ، يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ اللَّهُمَّ
 صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى دَائِرَةِ الْإِحْاطَةِ الْعُظْمَى وَمَرْكَزِ حَيْطِ الْفَلَكَ الْأَسْلَى
 عَبْدِكَ الْمُخْتَصِّ مِنْ عُلُومِكَ بِمَا لَمْ تَهَيِّئْ لَهُ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ
 سُلْطَانَ فَمَا لِكَ الْعِزَّةُ بِكَ فِي كَافَّةِ بِلَادِكَ بِحُرِّ أَنْوَارِكَ الَّذِي
 تَلَاطَمَتْ بِرِيَّاحِ التَّعِينِ الصَّمْدَانِيَّ أَمْوَاجُهُ، قَاعِدِ جَيْشِ النَّبُوَّةِ
 الَّذِي تَسَارَعَتْ بِكَ إِلَيْكَ أَمْوَاجُهُ، خَلِيفَتِكَ عَلَى كَافَّةِ خَلِيقَتِكَ
 أَمِينِكَ عَلَى جَمِيعِ بَرِّيَّتِكَ، مَنْ غَايَةَ الْمَجْدِ الْمَجِيدِ فِي الثَّنَاءِ عَلَيْهِ
 الرَّاعُونَ بِالْعَجْزِ عَنْ كِتَابِهِ صِفَاتِهِ، وَنِهَايَةَ الْبَلِيغِ الْمُبَالِغِ أَنْ لَا
 يَصِلَ إِلَى مُبَالِغِ الْحَمْدِ عَلَى مَكَارِمِهِ وَهَيْبَاتِهِ، سَيِّدِنَا وَسَيِّدِ كُلِّ مَنْ لَكَ
 عَلَيْهِ سِيَادَةٌ، مُحَمَّدِكَ الَّذِي اسْتَوْجَبَ مِنَ الْحَمْدِ بِكَ الْكَامِلَةَ
 وَارْتَادَهُ، وَعَلَى آلِهِ الْكِرَامِ، وَأَصْحَابِهِ الْعِظَامِ، وَوَدَّائِهِ الْفَخَّامِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى،

یہ درود شریف بھی سیدی محمد ابن ابی الحسن البکری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے۔

اس کا پڑھنے والا دنیا اور یومِ حشر کے مشکلات سے محفوظ رہے گا اور تمام گناہ بخشتے

جائیں گے اور جمع آفات و بلیات سے امن میں رہے گا۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۲۳۸)

اس درود شریف کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ درود شریف
پڑھنے کا طریقہ

سات دفعہ پڑھے۔ پھر سبحان رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى
الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ پڑھے اور سورت فاتحہ پڑھ کر درود
شریف کے مولف کو اس کا ثواب ہدیہ کرے اور کہے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتَبَّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَصَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمٌ
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى إِخْوَانِهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ (افضل الصلوات ص ۱۳)

اِسْمُ السُّؤَالِ دَرُودِ شَرِيفِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى هَذِهِ النَّبِيَِّّةِ، الْهَادِيَةِ الْمُهْتَدِيَّةِ الرَّسُولِيَّةِ
بِكُلِّ صَلَاةٍ صَلَّوْتِكَ التَّامَاتِ، صَلَاةٍ تَسْتَعْرِقُ جَمِيعَ الْعُلُومِ بِالْمَعْلُومَاتِ
بِلَا صَلَاةٍ لَا نِهَايَةَ لَهَا فِي أَمَادِهَا وَلَا أُنْقِطَاعَ لِإِمْدَادِهَا، وَسَلِّمْ
كَذَلِكَ عَلَى هَذَا النَّبِيِّ يَا سَيِّدَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ الْمُقْصُودُ مِنَ الْجُودِ
وَأَنْتَ سَيِّدُ كُلِّ وَلَدٍ وَمَوْلُودٍ، وَأَنْتَ الْجَوْهَرَةُ الْيَتِيْمَةُ الَّتِي دَارَتْ
عَلَيْهَا اصْنَافُ الْمَكُونَاتِ، وَأَنْتَ التُّورُ الَّذِي مَلَأَ إِشْرَاقُهُ الْأَرْضَيْنِ
وَالسَّمَوَاتِ، بَرَكَاتِكَ لَا تُحْصَى، وَمُعْجَزَاتِكَ لَا يُحَدُّ الْعَدَدُ فَتَسْتَقْضَى
الْأَجْرَ مَوَالِ شُجَارٍ سَلَّمَتْ عَلَيْكَ، وَالْحَيَوَانَاتِ الصَّامِتَةِ نَطَقَتْ بَيْنَ
يَدَيْكَ، وَالْمَاءُ تَفْجُرُ وَجَرَى مِنْ بَيْنِ أَصْبُعَيْكَ، وَالْحِذُّعُ عِنْدَ
فِرَاقِكَ حَنْ إِلَىكَ، وَالْبُيُوتُ الْمَالِحَةُ حَلَّتْ بِتَفْلَةٍ مِنْ بَيْنِ شَفَتَيْكَ
بِعُثَّتِكَ الْمُبَارَكَةِ أَمِنَّا الْمُسْتَحْسِفُ وَالْعَذَابُ وَبِرَحْمَتِكَ
الشَّامِلَةِ شِمْلَتْنَا الْأَطْفَالَ وَنَرْجُو رَفْعَ الْحِجَابِ يَا طَهُورُ يَا مَطْهَرُ يَا

طَاهِرٌ، يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا بَاطِنُ يَا ظَاهِرُ، شَرِيعَتِكَ مُقَدَّسَةٌ
 طَاهِرَةٌ، وَمُعْجَزَاتِكَ يَا هِرَّةَ ظَاهِرَةٌ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فِي النَّظَامِ ..
 وَالْآخِرُ فِي الْحِتَامِ، وَالْبَاطِنُ يَا لِاسْرَارِ، وَالظَّاهِرُ يَا لِانْوَارِ، أَنْتَ
 جَامِعُ الْفَضْلِ، وَخَطِيبُ الْوَصْلِ، وَإِمَامُ أَهْلِ الْكَمَالِ، وَصَاحِبُ الْجَمَالِ
 وَالْجَلَالِ، وَالْمُخْصُوصُ بِالشَّفَاعَةِ الْعُظْمَى، وَالْمَقَامُ الْمَجْمُودِ الْعَلِيِّ الْأَسْنَى
 وَيُلَوِّأُ الْحَدِيدَ الْمَعْقُودَ، وَالْكَرَمِ وَالْقُوَّةَ وَالْجُودَ، يَا سَيِّدَ سَادَةِ الْأَسْيَاءِ
 وَيَا سَنَدًا اسْتَنَّدَ إِلَيْهِ الْعِبَادُ، عُبِيدُ مُوَلَوِيَّتِكَ الْعُصَاةُ، يَتَوَسَّلُونَ
 بِكَ فِي غُفْرَانِ السَّيِّئَاتِ، وَسُتْرِ الْعَوْرَاتِ وَقَضَاءِ الْحَاجَاتِ، فِي هَذِهِ
 الدُّنْيَا وَعِنْدَ الْقَضَاءِ الْأَجَلِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ، يَا رَبَّنَا بِمَا هَاهُنَا عِنْدَكَ
 تَقَبَّلْ مِنَّا الدَّعَوَاتِ، وَارْفَعْ لَنَا الدَّجَاتِ، وَاقْضِ عَنَّا التَّيَبَاتِ ..
 وَاسْكِنْنَا أَعْلَى الْجَنَّاتِ، وَأَبْحَثْنَا النَّظَرَ إِلَى وَجْهِكَ الْكَرِيمِ فِي حَضْرَاتِ
 الْمَشَاهِدَاتِ .. وَاجْعَلْنَا مَعَهُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ
 وَالصِّدِّيقِينَ أَهْلَ الْمُعْجَزَاتِ وَارْبَابِ الْكِرَامَاتِ، وَهَبْ لَنَا الْعَقُودَ
 وَالْعَافِيَةَ مَعَ اللَّطْفِ فِي الْقَضَاءِ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ .. الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كَرَّمَكَ عَلَى اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَلَخَابَ مَنْ تَوَسَّلَ بِكَ إِلَى اللَّهِ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا مَلَكَ تُشَفِّعُ بِكَ عِنْدَ اللَّهِ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ مُحَمَّدٌ وَدُونِ مَنْ مَدَدِكَ الَّذِي
 خَصِّصْتُ بِهِ مِنَ اللَّهِ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْأَوْلِيَاءُ
 أَنْتَ الَّذِي وَالْيَتَهُمْ فِي عَالَمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ حَتَّى تَوَلَّاهُمْ اللَّهُ،
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ سَلَكَ فِي حُجَّتِكَ وَقَامَ
 بِحُجَّتِكَ أَيْدَهُ اللَّهُ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ..
 الْمَخْرُؤُ مَنْ أَعْرَضَ عَنِ الرَّقْدِ أَعْرَضَ عَنِ الرَّقْدِ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَطَاعَكَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَتَى لِبَابِكَ مُتَوَسِّلًا قَبْلَهُ اللَّهُ .
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ حَطَّ رَحْلَ ذُنُوبِهِ فِي عَتَبَاتِكَ
 غَفَرَهُ اللَّهُ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ لَازِمَ جَنَابِكَ
 وَعَلِقَ بِأَذْيَالِ جَاهِكَ أَعَزَّهُ اللَّهُ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ،
 مَنْ أَمَّ لَكَ وَأَمَّلَكَ لَمْ يَخِبْ مِنْ فَضْلِكَ لَا وَاللَّهِ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمَلْنَا لِشِفَاعَتِكَ وَجَوَارِكَ عِنْدَ اللَّهِ، الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَوَسَّلْنَا بِكَ فِي الْقُبُولِ عَسَى وَلَعَدَّ تَكُونُ
 بِمَنْ تَوَلَّاهُ اللَّهُ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِكَ نَرْجُو
 بَلْوَعَ الْأَمَلِ وَلَا نَخَافُ الْعَطَشَ حَاشَا وَاللَّهِ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ، مُحِبُّوكَ مِنْ أُمَّتِكَ وَأَقِفُونَ بِبَابِكَ يَا أَكْرَمَ خَلْقِ
 اللَّهِ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَسِيلَتَنَا إِلَى اللَّهِ، تَصَدَّقْنَا وَتَقَدَّرْنَا
 فَارْقُنَا سَوَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ .
 الْعَرَبُ يَحْمُونَ النَّزِيلَ وَيُجِيرُونَ الدَّخِيلَ وَأَنْتَ سَيِّدُ الْعَرَبِ
 وَالْعَجَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ نَزَلْنَا
 بِحَبْلِكَ وَاسْتَجْرْنَا بِجَنَابِكَ وَأَقْسَمْنَا بِحَيَاتِكَ عَلَى اللَّهِ أَنْتَ الْغِيَاثُ
 وَأَنْتَ الْمَلَاذُ فَاغْتِنَّا بِجَاهِكَ الْوَجِيهَ الَّذِي لَا يَرُدُّهُ اللَّهُ، الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ،
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
 مَا دَامَتْ دِيَوْمِيَّةُ اللَّهِ، صَلَاةٌ وَسَلَامٌ مَا تَرْضَاهُمَا وَتَرْضَى بِهِمَا عَمَّا
 يَا سَيِّدَنَا يَا مَوْلَانَا يَا اللَّهَ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
 وَعَلَى سَائِرِ الْمَلَائِكَةِ أَجْمَعِينَ، اللَّهُمَّ وَاَرْضَ عَنْ ضَجِّعِي بَيْنَنَا وَمُحَمَّدٍ

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَنْ عُمَانَ دَعَى وَعَنْ بَقِيَّةِ
الصَّحَابَةِ أَجْمَعِينَ، وَتَابِعِ التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ يَمِينِ مَرْتَبَةِ پڑھے
وَسَّلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ آمِينَ

یہ درود شریف سیدنا عارف باللہ حضرت ابوالمواہب شاذلی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا ہے۔ حضرت یوسف بن اسماعیل بنہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
کہ حضرت مؤلف نے اس درود شریف کو اس لئے تالیف فرمایا تاکہ روضہ
اطہر کے زائرین وقت زیارت پڑھیں۔ مگر ہر مسلمان ہر وقت اور ہر مکان میں جہاں
چاہے پڑھ سکتا ہے اور قاری کو چاہیے کہ پڑھنے وقت یہ خیال کرے کہ میں سلطان
دارین محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کو خطاب کر کے پڑھ
رہا ہوں اور سرکار میرا درود شریف سن رہے ہیں جیسا کہ نماز میں نمازی السَّلَامُ
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ پڑھ کر سرکار کو حاضر سمجھتا ہے کہ آپ میرے
سلام کو سن رہے ہیں۔

مؤلف درود ہذا کی شخصیت | حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ
طبقات میں لکھتے ہیں کہ سیدی شیخ

محمد ابوالمواہب شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجلہ علماء وفضلاء میں سے ہیں اور صاحب
تصانیف کثیرہ ہیں۔ اور بکثرت خواب میں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے مشرف ہوتے۔ خود فرماتے ہیں کہ میں نے دربار رسالت میں عرض کیا کہ مجھے جو
آپ کی زیارت باسعادت ہوتی ہے۔ لوگ اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ آپ نے
ارشاد فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی عزت و عظمت کی قسم ہے کہ جو شخص اس
پر یقین نہ کرے گا یا اس میں تمہاری تکذیب کرے گا تو اس کی موت یہودیت یا
نصرانیت یا مجوسیت پر ہوگی۔ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے ۸۲۵ھ میں
جامع اطہر کی چھت پر رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ

نے اپنا دست اقدس میرے دل پر رکھ کر فرمایا بیٹے! غیبت حرام ہے کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں سنا جو فرماتا ہے وَلَا يَغْتَب بَعْضُكُم بَعْضًا (ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو) اور یہ اس وقت فرمایا جبکہ میرے پاس کچھ لوگ بیٹھے دوسروں کی غیبت کر رہے تھے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اگر کسی مجبوری سے کسی کی غیبت سن بھی لے تو سورت اخلاص اور معوذتین پڑھ کر اس کا ثواب اس شخص کو بخش دو جس کی غیبت کی گئی ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ خواب میں اپنے آقا و مولا اور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا تم سوتے وقت اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پانچ مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پانچ مرتبہ پڑھ کر اَللّٰهُمَّ حَقِّ حَمْدِيْ اَرِنِيْ وَجْهَهُ فُكِّدْ حَالًا وَّمَالًا پڑھو تو میں تمہارے پاس تشریف لاؤں گا، اور بالکل پیچھے نہ رہوں گا۔ نیز فرماتے ہیں کہ میں نے سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی تو آپ نے فرمایا کہ تم ایک لاکھ آدمیوں کی سفارش کرو گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس عمل کی بدولت مجھے یہ اکرام حاصل ہوا ہے۔ فرمایا یہ اعزاز مجھے اس درود شریف کی برکت سے حاصل ہوا جس کا ثواب تو مجھے بھیجتا ہے۔

فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے درود شریف جلدی میں پڑھانا کہ اپنے ورد کو جو ایک ہزار تھا پورا کروں۔ تو امام الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جلدی کرنا شیطان سے ہے پھر ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَرْتِيْلٌ اور پڑھ کر پڑھو مگر جب وقت تنگ ہو تو جلدی میں کوئی حرج نہیں۔ پھر فرمایا کہ میں نے جو ذکر کیا ہے یہ طریقہ افضل ہے ورنہ جس طرح تم درود پڑھو وہ درود ہی ہے۔ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جب تم درود شریف پڑھنا شروع کرو تو اچھی بات یہ ہے کہ اول اور آخر میں درود شریف تمام پڑھ لیا کرو اگرچہ ایک بار بھی پڑھو اور فرمایا کہ صلاۃ تمامہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ

وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكُ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا
 كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ
 إِنَّكَ حَبِيبٌ مُّجِيدٌ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ،
 سیدی محمد ابوالموہب شاذلی مؤلف درود ہذا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
 ہیں کہ ایک دفعہ جامع ازہر میں قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر میں ایک شخص
 سے جھگڑا ہو گیا۔

فمبلغ العلم فيه انه لبشر ذاتہ خیر خلق اللہ کلہم

کہنے لگا کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام مخلوق پر افضلیت
 پر کوئی دلیل نہیں۔ میں نے کہا کہ حضور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب
 مخلوق پر افضلیت کے متعلق امت کا اجماع ہے مگر اس نے نہ مانا میں نے اپنے
 نبی کریم رؤف ورحیم علیہ التحیۃ والتسلیم کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما کے ہمراہ جامع ازہر کے منبر کے پاس دیکھا آپ نے مجھے دیکھ کر مرحبا بحدینا فرمایا
 پھر اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تمہیں آج کے واقعہ کے متعلق غم
 ہے۔ سب نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! پھر خود ارشاد فرمایا کہ فلاں بد بخت
 کا زعم ہے کہ ملائکہ مجھ سے افضل ہیں۔ صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول
 اللہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا یعنی آپ ہی سب سے افضل ہیں۔ فرمایا فلاں بد بخت
 کا عقیدہ ہے کہ میری افضلیت پر اجماع منعقد نہیں ہوا۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ معتزلہ
 کی مخالفت اہل سنت کے ساتھ اجماع میں قاذح نہیں۔ ساتھ ہی فرمایا کہ وہ
 بد بخت اول تو زندہ نہ رہے گا۔ اگر زندہ رہا بھی تو ذلت و رسوائی کی زندگی گزارے گا۔
 حضرت مؤلف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جب میں زیارت
 یا سعادت سے مشرف ہوا تو دربار رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا امام
 بوسیری (رحمۃ اللہ علیہ) کے اس مصرعہ فمبلغ العلم فيه انه لبشر کا یہ
 مطلب ہے کہ جو شخص آپ کی حقیقت سے نا آشنا ہے اس کا آپ کے

متعلق انتہائی علم یہ ہے کہ آپ بشر ہیں ورنہ آپ کا روح قدسی اور قالب نبوی اس سے ورثہ ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ٹھیک ہے تو نے صحیح مطلب سمجھا ہے اور فرماتے ہیں کہ جب میں نے اپنے آقائے رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اپنا وہ منہ آگے رو جس سے مجھ پر ہزار بار دن کو اور ہزار بار رات کو درود شریف پڑھتا ہے تو آپ نے میرے منہ پر بوسہ دیا، اور فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ وقت زیارت میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو نیاز مند آپ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔ کیا یہ اس شخص کے لئے جو حضور قلب سے پڑھے۔ فرمایا نہیں بلکہ ہر درود خواں کے لئے ہے۔ البتہ جو بلا حضور قلب سے پڑھے تو اس کے لئے پہاڑوں کے مانند فرشتے یعنی بہت فرشتے دعا مانگتے ہیں اور اس کے حق میں طلب مغفرت کرتے ہیں۔ اور جو حضور قلب سے پڑھتا ہے کہ اس کا ثواب اللہ جل شانہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے مجلس میں یہ شعر پڑھا۔

محمد بشر لا کالبشر ! بل هو یاقوت بین الحجر
 پھر میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس شعر کے پڑھنے کی برکت سے تمہاری اور ان لوگوں کی جنہوں نے تمہارے ساتھ اس شعر کو پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بخشش فرمادی ہے۔ اس کے بعد قوت وصال تک اس شعر کو ہر محفل میں آپ پڑھتے رہے۔ الحمد للہ رب العالمین ، حضرت مولف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے مجھے اپنے متعلق فرمایا کہ میں مردہ نہیں ہوں (بلکہ زندہ ہوں) میری موت کا مطلب ان لوگوں کے لئے جو دانش مند نہیں ہیں محض پردہ پوشی سے مگر جو دانش مند ہیں میں ان کو دیکھتا ہوں اور وہ مجھے دیکھتے ہیں نیز آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یہ بات بڑے وثوق سے پہنچی

ہے کہ قیامت کے روز ایک شخص کو جس کا نام محمد ہوگا۔ دربار الہی میں پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا کہ تجھے میری نافرمانی کرتے وقت شرم نہیں آئی۔ لیکن مجھے تجھ کو عذاب دینے سے شرم آتی ہے۔ کیونکہ کہ تیرا نام میرے حبیب کے نام پر ہے۔ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(افضل الصلوات ص ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷)

فائدہ :- یہ ہیں ان بزرگوں کے عقیدے جن کو زیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ برخلاف اس پر فتن زمانہ کے مولوی جو سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مردہ اور اپنی مثل بشر اور بڑا بھائی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔ یا رب العالمین، بحرمت سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

انچاسواں درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَنْ مِنْهُ الشَّقَاتُ الْأَسْرَارُ، وَأَنْفَلَقَتِ الْأَنْوَارُ، وَفِيهِ أَرْتَقَتِ الْحَقَائِقُ، وَتَنْزَلَتْ عُلُومُ آدَمَ فَأَعْجَزَ الْخَلَائِقُ، وَكَهْ تَضَاءَلَتِ الْفُهُومُ فَلَمْ يَدْرِكْهُ مِتَّاسَابِقُ وَلَا حَقٌّ، فَرِيَاضُ الْمَلَكُوتِ بِزُهرِ جَبَالِيهِ مُوْنِقَةٌ، وَحِيَاضُ الْجَبْرُوتِ بِفَيْضِ الْتَوَارِخِ مُتَدَقِّقَةٌ، وَلَا شَيْءَ إِلَّا وَهُوَ بِهِ مُتَوَطُّ، إِذْ لَوْلَا التَّوَاكِفُ لَذَهَبَ كَمَا قَبِلَ الْمَوْسُوطُ، صَلَاةٌ تَلِيْقُ بِكَ مِنْكَ إِلَيْهِ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ سِرُّكَ، الْجَامِعُ الدَّالُّ عَلَيْكَ، وَجِبَابُكَ الْأَعْظَمُ الْقَائِمُ لَكَ بَيْنَ يَدَيْكَ، اللَّهُمَّ الْجَهَنِّيُّ بِنَسَبِهِ، حَقَّقْنِي بِحَسَبِهِ، وَعَرِّفْنِي إِيَّاهُ مَعْرِفَةً أَسْلَمُ بِهَا مِنْ مَوَارِدِ الْجَهْلِ، وَأَكْرَعُ بِهَا مِنْ مَوَارِدِ الْفَضْلِ، وَأَحْبِلْنِي عَلَى سَبِيلِهِ إِلَى حَضْرَتِكَ، حَمَلًا مَحْفُوفًا بِنُصْرَتِكَ، وَأَقْذِفْ بِي عَلَى الْبَاطِلِ قَادِمَعَهُ، وَرُحِّبْ لِي بِبَهَارِ الْاِحْدِيَّةِ وَأَتَسَلَّنِي مِنْ أَوْحَالِ

التَّوْحِيدِ وَأَعْرِقْنِي فِي عَيْنِ بَحْرِ الْوَحْدَةِ حَتَّى لَا أَرَى وَلَا أَسْمَعُ
وَلَا أَجِدُ أَحْسَ إِلَّا بِهَا وَاجْعَلِ الْجَبَابِ الْأَعْظَمَ حَيَاةَ رُوحِي وَرُوحِهِ
سِرِّ حَقِيقَتِي وَحَقِيقَتِهِ جَامِعَ عَوَالِمِي بِتَحْقِيقِ الْحَقِّ الْأَوَّلِ يَا أَوَّلُ
يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ اسْمِعْ نِدَائِي بِمَا سَمِعْتَ نِدَاءَ عَبْدِكَ
زَكَرِيَّا وَالصُّرِّيُّ بِكَ لَكَ وَأَيْدِي بِي لَكَ وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ
وَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ غَيْرِكَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ إِنَّ الَّذِي قَرَضَ عَلَيْكَ
الْقُرْآنَ لِيَرَادُكَ إِلَيَّ مَعَادٍ رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا
مِنْ أَمْرِنَا سُدًّا إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

یہ درود شریف حضرت عبدالسلام بن مشیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جو
اپنے وقت کے امام قطب اور عارف باللہ تھے۔

پڑھنے کا طریقہ اور فائدہ اس درود شریف کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نماز صبح
پڑھنے کا طریقہ اور فائدہ اور نماز مغرب کے بعد ایک ایک بار پڑھا جائے
اور بعض روایت میں نماز صبح و شام اور عشاء کے بعد تین تین بار پڑھنا بھی آیا ہے
اس کے پڑھنے سے اسرار و التوار کی اتنی بارش ہوگی کہ جس کی حقیقت سوائے
اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ اور اللہ جل شانہ کی طرف مدد اور فتح حاصل ہوگی
اور اللہ تعالیٰ اسے تمام آفات و بلیات اور امراض ظاہرہ اور باطنہ سے محفوظ
فرمائے گا۔ اور دشمن پر نصرت اور تائید الہی حاصل ہوگی۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۱۱۳)

پچاسواں درود شریف

(۱) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ عَدَدَ خَلْقِكَ

وَرِضَانِ نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ
وَكُلَّمَا غَفَلَ عَن ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ ..

(۲) اللَّهُمَّ صَلِّ أَفْضَلَ صَلَاةٍ عَلَى أَفْضَلِ مَخْلُوقَاتِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ
عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ عَدَدَ فَعْلُومَاتِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا
ذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَن ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ ..

(۳) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا وَأَجْرِ لُطْفِكَ فِي أُمُورِنَا وَالْمُسْلِمِينَ أَجْمَعِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ..
(۴) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ عَدَدَ مَا وَعَدَدَ مَا
يَكُونُ وَعَدَدَ مَا هُوَ كَائِنٌ فِي عِلْمِ اللَّهِ ..

(۵) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى رُوحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ
عَلَى جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى تَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ
عَلَى إِسْمِهِ فِي الْأَسْمَاءِ ..

(۶) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْعَلَامَةِ وَالْغَمَامَةِ ..
(۷) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي هُوَ الْبَهِيُّ مِنَ الشَّمْسِ
وَالْقَمَرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ
وَعُمَرَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتِ الْأَرْضِ وَأُورَاقِ
الشَّجَرِ ..

(۸) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ الَّذِي جَمَعْتَ
بِهِ شَتَاتَ النَّفُوسِ وَنَبِيَّكَ الَّذِي جَلَيْتَ بِهِ ظِلَامَ الْقُلُوبِ وَ
كَلْبِيَّكَ الَّذِي أَخْتَرْتَهُ عَلَى كُلِّ حَيْبٍ ..

(۹) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي جَاءَ بِالْحَقِّ الْمُبِينِ
وَأَسَلْتَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ..

(۱۰) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْمَلِيحِ صَاحِبِ الْمَقَامِ
الْأَعْلَى وَاللِّسَانِ الْفَصِيحِ ..

(۱۱) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِي لِشَرَفِ نَبَوَّتِهِ

وَلِعَظِيمِ قُدْرَةِ الْعَظِيمِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَقَّ قُدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ

الْعَظِيمِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الرَّسُولِ الْكَرِيمِ الْمَطَاعِ الْأَمِينِ ..

(۱۲) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْحَبِيبِ وَعَلَى أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ

الْحَلِيلِ وَعَلَى أَخِيهِ مُوسَى الْكَلِيمِ وَعَلَى رُوحِ اللَّهِ عَيْسَى الْأَمِينِ وَعَلَى دَاوُدَ

وَسُلَيْمَانَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَاللَّهُمَّ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ وَغَفَلَ عَنَّا

ذَكَرَهُمُ الْغَافِلُونَ ..

(۱۳) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى عَيْنِ الْعِنَايَةِ وَرَيْنِ الْقِيَامَةِ وَكَتْرِ

الْهَدَايَةِ وَطِرَازِ الْخُلَّةِ وَعَرُوسِ الْمُلْكَةِ وَلِسَانِ الْحُجَّةِ وَشَفِيعِ

الْأُمَّةِ وَإِمَامِ الْخَضِرَةِ وَنَبِيِّ الرَّحْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آدَمَ وَنُوحٍ وَ

إِبْرَاهِيمَ الْحَلِيلِ وَعَلَى أَخِيهِ مُوسَى الْكَلِيمِ وَعَلَى رُوحِ اللَّهِ عَيْسَى

الْأَمِينِ وَعَلَى دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعَلَى آلِهِمْ كُلِّهَا ذَكَرَكَ

الذَّاكِرُونَ وَغَفَلَ عَنَّا ذَكَرَهُمُ الْغَافِلُونَ ..

یہ درود شریف حضرت مولانا شیخ نور الدین شونی رحمۃ اللہ علیہ کا جو تیرہ

صبغوں سے مرکب ہے آپ نے اسے جامع ازہر میں مرتب فرمایا تھا جو آپ کی

زندگی ہی میں اور وصال شریف کے بعد اطراف مصر میں مشہور ہو گیا۔ اس

درود شریف کے من جملہ صبغوں میں ہے اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

عَدَدَ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ

نَبَاتِ الْأَرْضِ وَأَوْزَاقِ الشَّجَرِ .. علامہ شیخ عبدالمعطي سملدوی رحمۃ اللہ علیہ

سے منقول ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے جبریل علیہ السلام سے

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیکیوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے عرض کیا

یا رسول اللہ! اگر تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور درخت قلمیں بن جائیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیکیاں نہیں لکھی جاسکتیں تو سرکار نے ارشاد فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیکیاں کتنی ہیں تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ عمر ابو بکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔ یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام نیکیاں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نیکی کے برابر ہے۔

صديق و فاروق سرکارِ مدینہ تک پہنچنے کیلئے واسطہ ہیں | واضح مسئلہ ہے کہ بارگاہِ الہی تک پہنچنے کیلئے

سید الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واسطہ عظمیٰ ہیں۔ اسی طرح بارگاہِ مصطفویٰ تک پہنچنے کے حضرت ابو بکر اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما واسطہ ہیں۔ لہذا جب ہمیں بارگاہِ رسالت میں کوئی حاجت ہو تو ہم اپنی حاجت صديق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دربار میں پیش کریں تو یہ حضرات اسے بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیں گے۔ وہ حاجت بہت جلد پوری ہو جائے گی اور ہمیں چاہیے کہ اپنی کوئی حاجت سید العرب والعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغیر واسطہ صديق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما طلب نہ کریں۔ یہی ادب ہے۔ پھر یہ خیال بھی نہ کرنا چاہیے کہ اتنی دور وہ حضرات ہماری آواز کس طرح سن سکیں گے کیونکہ وہ تو تمام اہل طریقت سے اعظم مقام پر ہیں۔ حالانکہ علماء تصریح فرماتے ہیں کہ پیر طریقت صحیح معنوں میں وہ ہوتا ہے جو اپنے مرید کی آواز کو سن لے اگرچہ ان کے درمیان ہزار سال کی مسافت ہو۔ الحمد للہ رب العالمین۔

۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲

۵۱

اکا و نوال درود شریف

اللَّهُمَّ جَدِّدْ وَجْرِي فِي هَذَا الْوَقْتِ دُنِي هَذَا السَّاعَةِ مِنْ صَلَاتِكَ
التَّامَاتِ ۝ وَتَحِيَّاتِكَ الزَّكَايَاتِ ۝ وَرِضْوَانِكَ الْأَكْبَرِ إِلَّا لِلَّهِ الْأَدْوَمِ

إِلَى الْكَمَلِ عَبْدٍ لَكَ فِي هَذَا الْعَالَمِ .. مِنْ بَنِي آدَمَ .. الَّذِي جَعَلْتَهُ
 لَكَ ظِلًّا .. وَجَوَاحِجَ خَلْقِكَ قَبْلَهُ وَكَلًّا .. وَأَصْطَفَيْتَهُ لِنَفْسِكَ
 وَأَقْسَمْتَ بِحُجَّتِكَ وَأَظْهَرْتَهُ بِصُورَتِكَ .. وَأَخْتَرْتَهُ مُسْتَوَى
 لِتَجْلِيكَ وَمَنْزِلًا لِتَنْفِيذِ أَوْامِرِكَ وَلِتَوَاهِيِكَ .. فِي أَرْضِكَ
 وَسَمَوَاتِكَ .. وَوَسِطَةً بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَكُونَاتِكَ .. وَيَبْلُغُ سَلَامَ
 عَبْدِكَ هَذَا إِلَيْهِ فَعَلَيْهِ مِنْكَ الْآنَ عَنْ عَبْدِكَ أَنْضَلُ الصَّلَاةِ
 وَأَشْرَفُ التَّسْلِيمِ وَأَزْكَى التَّحِيَّاتِ اللَّهُمَّ ذِكْرُهُ لِي لِيَذْكُرَنِي عِنْدَكَ
 بِمَا أَنْتَ أَعْلَمُ أَنَّهُ تَافِعٌ لِي مَا جَلَا وَأَجْلَا عَلَيَّ قَدْرَ مَعْرِفَتِكَ
 وَمَكَانَتِهِ لَدَيْكَ لَا عَلَيَّ مِقْدَارِ عِلْمِي وَمُنْتَهَى فَهْمِي إِنَّكَ بِكُلِّ فَضْلٍ
 جَدِيدٍ وَعَلَى مَا تَشَاءُ قَدِيرٌ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ
 وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ..

یہ درود شریف جامع منقول و معقول استاد اعظم شیخ فخر الدین رازی صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر کا ہے۔ اس درود کے پڑھنے میں بڑے فضائل اور بہت زیادہ
 ثواب ہے۔

یہ درود شریف پڑھ کر سورت فاتحہ پڑھے۔ اور اس کا ثواب
 پڑھنے کا طریقہ | بارگاہ رسالت اور بزرگان دین کو یہ کہے۔

(افضل الصلوات ص ۹۷-۹۸)

باونوال درود شریف

اللَّهُمَّ أَفْضَلُ صِلَةٍ صَلَوَاتِكَ .. وَسَلَامَةٍ تَسْلِيمَاتِكَ .. عَلَى أَوَّلِ
 التَّعْيِينَاتِ الْمُفَاضِلَةِ مِنَ الْعُلَمَاءِ الشَّرْبَانِيِّ .. وَأَخِيرِ التَّنَزُّلَاتِ الْهَضَانَةِ
 إِلَى لُتُوعِ الْإِنْسَانِيِّ .. الْمُهَاجِرِ مِنْ مَكَّةَ كَانَ اللَّهُ وَلَهُمْ يَكْرُ
 مَعَهُ شَيْءٌ ثَانٍ .. إِلَى مَدِينَةٍ وَهُوَ الْآنَ عَلَى مَا عَلَيْهِ كَانَ ..

فُحِصِي عَوَالِمَ الْحَضَرَاتِ الْإِلَهِيَّةِ الْخَمْسِ فِي وُجُودِهِ وَكُلِّ شَيْءٍ
 أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ .. وَرَأْسِ سَائِلِي اسْتَعْدَادِهَا بِتَدَاوُجِ
 وَمَا نَسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ .. نَقْطَةُ الْبَسْبَلَةِ الْجَامِعَةِ لَهَا
 يَكُونُ وَلَهَا كَانَ .. وَنَقْطَةُ الْأَمْرِ الْجَوَالِيَّةِ بِدَوَائِرِ الْكَوَانِ ..
 وَسِرِّ الْهُويَّةِ الَّتِي فِي كُلِّ شَيْءٍ سَارِيَّةٌ .. وَعَنْ كُلِّ شَيْءٍ مُجَرَّدَةٌ
 وَعَارِيَّةٌ .. وَعَنْ كُلِّ شَيْءٍ مُجَرَّدَةٌ وَعَارِيَّةٌ .. أَمِينِ اللَّهِ عَلَى
 خَزَائِنِ الْفَوَاضِلِ وَمَسْتَوْدَعِهَا .. وَمُقَسِّمِهَا عَلَى حَسَبِ الْقَوَائِدِ
 وَمَوْزِعِهَا .. كَلِمَةِ الْأَسْمِ الْأَعْظَمِ .. وَفَاتِحَةِ الْكَنْزِ الْهَيْطَلِسِمِ
 الْمُظْهِرِ الْأَتِّحِ الْجَامِعِ بَيْنَ الْعُبُودِيَّةِ وَالرُّبُوبِيَّةِ .. وَالنَّشْءِ
 الْأَعْمِ الشَّامِلِ لِلْأَمَّاكِنِ وَالْوُجُوبِيَّةِ الطُّرُودِ الْأَشْمَالِ الَّذِي
 لَمْ يُزْخَرْجْهُ تَجَلِّيُّ التَّعِينَاتِ عَنْ مَقَامِ التَّمَكِينِ .. وَالْبَحْرِ الْخَضَمِ
 الَّذِي لَمْ تَعْكُرْهُ جِيْفُ الْعَفَلَاتِ عَنْ مَفَاءِ الْيَقِينِ .. الْقَلَمِ
 النُّورَانِيِّ الْجَارِيِّ بِمَدَادِ الْحُرُوفِ الْعَالِيَاتِ .. وَالنَّفْسِ الرَّحْمَانِيَّةِ
 السَّارِيَّةِ بِسَوَادِ الْكَلِمَاتِ التَّامَّاتِ .. الْفَيْضِ الْأَقْدَسِ الذَّاتِي
 الَّذِي تَعَيَّنَتْ بِهِ الْأَعْيَانُ وَاسْتَعْدَادَاتُهَا .. وَالْفَيْضِ الْمُقَدَّسِ
 الصِّفَاتِيِّ الَّذِي تَكُونَتْ بِهِ الْأَكْوَانُ وَاسْتَبْدَادَاتُهَا ..
 مَطْلَعِ شَمْسِ الذَّاتِ فِي سَمَاءِ الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ .. مَنبَعِ نُورِ
 الْأَفَاضَاتِ فِي رِيَاضِ النَّسَبِ وَالْإِضَافَاتِ .. خَطِّ الْوَحْدَةِ
 بَيْنَ قَوْسِي الْأَحَدِيَّةِ وَالْوَحْدِيَّةِ .. وَدَاسِطَةِ التَّنَزُّلِ مِنْ
 سَمَاءِ الْأَزَلِيَّةِ إِلَى أَرْضِ الْأَبْدِيَّةِ .. النُّسخَةِ الصُّغْرَى الَّتِي
 تَفَرَّعَتْ عَنْهَا الْكُبْرَى .. وَالذَّرَّةِ الْبَيْضَاءِ الَّتِي تَنْزَلَتْ إِلَى
 الْيَاقُوتَةِ الْحُمْرِ .. جَوْهَرَةِ الْحَوَادِثِ الْأَمَّاكِنِيَّةِ الَّتِي لَا تَخْلُوعُ عَنْ
 الْحَرَكَةِ وَالسُّكُونِ .. وَمَادَّةِ الْكَلِمَةِ الْفَلْهَوَانِيَّةِ الطَّالِعَةِ مِنْ كِنِ

كُنْ إِلَى شَهَادَةٍ فَيَكُونُ .. هُوِيَ لِی الصُّورِ الَّتِي لَا تَجَلِي بِأَحَدٍ أَهًا
 مَرَّةً لِثَنَيْنِ .. وَلَا بِصُورَةٍ مِنْهَا لِأَحَدٍ مَرَّتَيْنِ .. قُرْآنِ الْجَمْعِ
 الشَّامِلِ لِلْمُسْتَنَمِ وَالْعَدِيمِ .. وَفُرْقَانِ الْفَرَقِ الْفَاصِلِ بَيْنَ
 الْحَادِثِ وَالْقَدِيمِ .. صَالِمِ نَهَارِ أَيْ أَبَيْتُ عِنْدَ رِجِّي .. وَقَائِمِ
 لَيْلِ تَنَامٍ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي .. وَاسِطَةِ مَا بَيْنَ الْوُجُودِ وَالْعَدَمِ
 مَرَجِ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ .. وَرَابِطَةِ تَعَلُّقِ الْكُدُوتِ بِالْقَدَمِ بَيْنَهُمَا
 بَرْنِخٌ لَا يَبْغِيَانِ .. فَذَلِكَ دَفْتَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ .. وَمَرْكَزِ
 إِحَاطَةِ الْبَاطِنِ وَالنَّظَاهِرِ .. حَبِيبِكَ الَّذِي اسْتَجَلَيْتَ بِهِ جَبَالَ
 ذَاتِكَ عَلَى مَنَصَّةِ تَجَلِّيَاتِكَ .. وَنَصَبْتَهُ قِبْلَةً لِتَوَجُّهَاتِكَ فِي جَامِعِ
 تَجَلِّيَاتِكَ .. وَخَلَعْتَ عَلَيْهِ خِلْعَةَ الصِّفَاتِ وَالْأَسْمَاءِ .. وَتَوَجَّهَتْ
 بِتَاجِ الْخِلَافَةِ الْعُظْمَى .. وَأَسْرَيْتَ بِجَسَدِهِ يَقْظَةً مِنَ الْمَسْجِدِ
 الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى .. حَتَّى أَنْتَهَى إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى ..
 وَتَرَقَّى إِلَى قَابِ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى .. فَانْسَرَفُوا أَدَةً بِشُهُودِكَ
 حَيْثُ لَا صَبَاحَ وَلَا مَسَاءَ .. مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى .. وَقَرَّبَ بَصْرَهُ
 لِوُجُودِكَ حَيْثُ لَا خَلَاءَ وَلَا مَلَأَ .. مَا نَزَعَ الْبَصْرُ وَمَاطَعَى ..
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ صَلَاةً يَصِلُ بِهَا فِرْعَوْنِي إِلَى أَصْلِي .. وَبَعْضِي إِلَى
 كُلِّي .. لِتَحِيدَ ذَاتِي بِذَاتِهِ .. وَصِفَاتِي بِصِفَاتِهِ .. وَتَقَرَّرَ الْعَيْنُ
 بِالْعَيْنِ .. وَيَفِرَّ الْبَيْنُ مِنَ الْبَيْنِ .. وَسَلَّمَ عَلَيْهِ سَلَامًا أَسْلَمَ
 بِهِ فِي مُتَابَعَتِهِ مِنَ التَّخَلُّفِ .. وَأَسْلَمَ فِي طَرِيقِ شَرِيعَتِهِ مِنْ
 التَّعَسُّفِ .. لَا فُتْحَ يَابِ مُجَبَّتِكَ أَيَّامَ بِنْفَاحِ مُتَابَعَتِهِ .. وَأَشْهَدُكَ
 فِي حَوَاسِي وَأَعْضَائِي مِنْ مَشْكَاتِ شُرْعِهِ وَطَاعَتِهِ ..
 وَأَدْخَلَ وَرَاءَهُ إِلَى حِمْنِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .. وَفِي أَشْرِهِ إِلَى خَلْوَةٍ
 لِي وَقْتُ مَعَ اللَّهِ .. إِذْ هُوَ بِأَبْكَ الَّذِي مِنْ لَمَّ يَقْصِدُكَ مِنْهُ

سَدَّتْ عَلَيْهِ الطَّرِيقُ وَالْأَبْوَابُ . . وَرُدَّ بِعَصَا الْأَدَبِ إِلَى اصْطِبَلِ
الدَّوَابِّ . . اللَّهُمَّ يَا رَبِّ يَا مَنْ لَيْسَ حِجَابُهُ إِلَّا النُّورُ . . وَلَا خَفَاؤُهُ
إِلَّا الشِّدَّةُ الظُّهُورِ أَسْأَلُكَ بِكَ فِي مَرْتَبَةِ إِطْلَاقِكَ عَنْ كُلِّ
تَقْيِيدٍ . . لِتَنِي تَفْعَلُ فِيهَا مَا تَشَاءُ وَتَشْرِيْدُ . . وَبِكَشْفِكَ عَنْ ذَاتِكَ
بِالْعِلْمِ النُّورِيِّ . . وَتَحْوِيكَ فِي صُورِ أَسْمَائِكَ وَصِفَاتِكَ بِالْوُجُودِ
الصُّورِيِّ . . أَنْ تَصَلِّيَ عَلَيَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكْحَلُ بِهَا بِصِيرَتِي
بِالنُّورِ الْمُرَشُّوشِ فِي الْأَزَلِ . . لِأَشْهَدَ فَنَاءَ مَا لَمْ يَكُنْ وَبَقَاءَ مَا
لَمْ يَزَلْ . . وَأَرَى الْأَشْيَاءَ كَمَا هِيَ فِي أَصْلِهَا مَعْدُومَةً مَقْمُورَةً . .
وَكُونَهَا لَمْ تَشْمِ رَاحَةُ الْوُجُودِ فَضْلًا عَنْ كَرْنِهَا مَوْجُودَةً . .
وَأَخْرِجْنِي اللَّهُمَّ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ مِنْ ظُلْمَةٍ أَنَا نَبِيَّتِي إِلَى النُّورِ . .
وَمِنْ قَبْرِ جَمَاءِ نَبِيَّتِي إِلَى جَمْعِ الْكُشْرِ وَفَرَقِ النُّشُورِ . . وَأَفِضْ عَلَيَّ
مِنْ سَمَاءِ تَوْجِيدِكَ إِيَّاكَ . . مَا تُطَهِّرُنِي بِهِ مِنْ رِجْسِ الشِّرْكِ
وَالِشْرَاكِ . . وَأَنْعِشْنِي بِالمَوْتَةِ الْأُولَى وَالْوِلَادَةِ الثَّانِيَةِ . .
وَأَحْيِنِي بِالحَيَاةِ الْبَاقِيَةِ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ . . وَاجْعَلْ لِي
نُورًا أَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ . . وَأَرَاهُ وَجْهَكَ أَيَّمَا تَوَلَّيْتُ بِدُونِ
اشْتِبَاهٍ وَلَا التَّبَاسِ . . نَاطِرًا بِعَيْتِي الْجُمُعِ وَالْفَرَقِ . . فَاصِلًا بِحُكْمِ
الْبُقْطِ بَيْنَ الْبَاطِلِ وَالْحَقِّ . . دَالًا بِكَ عَلَيَّ وَهَادِيًا بِأَذُنِكَ
إِلَيْكَ . . يَا رَحْمَةً الرَّاحِبِينَ (تین مرتبه) صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَقْبَلُ بِهَا دُعَائِي . . وَتُحَقِّقُ بِهَا رَجَائِي . . وَعَلَى آلِهِ
آلِ الشُّهُرِدِ وَالْعِرْفَانِ . . وَأَصْحَابِهِ أَصْحَابِ الذَّوْقِ وَالْوُجُودِ
مَا انْتَشَرَتْ طَرَّةُ لَيْلِ الْكِيَانِ . . وَأَسْفَرَتْ غُرَّةُ جَبِينِ الْعِيَانِ
آمِينَ (تین مرتبه) وَسَلَامٌ عَلَيَّ الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ . .
یہ درود شریف سیدنا و مولانا امام العارفین خاتم الاولیاء محققین شیخ

اکبر سیدی محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ سیدنا شیخ
عبدالغنی نابلسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کا ہر وقت میں
پڑھنا مفید ہے خاص کر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن پڑھنے والے کو بہت اجر
اور عجائبات حاصل ہوں گے۔

فائدہ: حضرت مولانا شیخ عبدالغنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مؤلف کے
قول **كَلِمَةِ الْأَسَدِ الْأَعْظَمِ** .. وَفَاتِحَةِ الْكَنْزِ الْمُطَّلَسِ کی شرح کرتے ہوئے
لکھا ہے کہ حدیث قدسی میں وارد ہے **كُنْتُ كَنْزًا خَفِيًّا لَمْ أَعْرِفْ فَخَلَقْتُ**
حَلَقًا وَتَعَرَّفْتُ إِلَيْهِمْ فَبِي عَرَفُونِي .. قول اللہ تعالیٰ کا نبی کے ابجد کے
اعتبار سے ۹۲ عدد بنتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ۹۲ عدد ہیں تو
اللہ تعالیٰ کے قول **بِي عَرَفُونِي** کا معنی یہ ہوا **فِيمَا حَمَدِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَرَفُونِي یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے سے لوگوں نے مجھے
پہچان لیا۔

ترسیوال درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ أَكْبَدِ خَلْقَاتِكَ .. وَسَيِّدِ أَهْلِ
أَرْضِكَ وَأَهْلِ سَمَوَاتِكَ .. النُّورِ الْأَعْظَمِ وَالْكَنْزِ الْمُطَّلَسِ وَالْجَوْهَرِ
الْفَرْدِ .. وَالسِّرِّ الْمُسْتَدِّ .. الَّذِي لَيْسَ لَهُ مِثْلٌ مَنْطُوقٌ .. وَلَا شِبْهُهُ خَلْقٌ
وَأَرْضٌ عَنْ خَلِيفَتِهِ فِي هَذَا الزَّمَانِ .. مِنْ جِنْسِ عَالِمِ الْإِنْسَانِ ..
الرُّوحِ الْمُتَجَسِّدِ .. وَالْفَرْدِ الْمُتَعَدِّدِ .. حُجَّةِ اللَّهِ فِي الْأَقْصِيَّةِ .. وَعُمْدَةِ اللَّهِ
فِي الْأَمْصِيَّةِ .. فَحَلِّ نَظْرِ اللَّهِ مِنْ خَلْقِهِ .. مَنْفِقِ أَحْكَامِهِ بَيْنَهُمْ
بِصِدْقِهِ .. الْمُبْدِي لِلْعَوَالِمِ بِرُوحَانِيَّتِهِ .. الْمُفِيضِ عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِ
نُورَانِيَّتِهِ .. مَنْ خَلَقَهُ اللَّهُ عَلَى صُورَتِهِ .. وَأَشْهَدُكَ أَنْ رُوحَكَ
مَلَائِكَتِهِ .. وَخَصَّصَهُ فِي هَذَا الزَّمَانِ .. لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ أَمَانًا ..

فَهُوَ قَطْبُ دَائِرَةِ الْوُجُودِ .. وَحَلُّ السَّمْعِ وَالشُّهُودِ .. فَلَا تَحْرَكُ
 ذَرَّةٌ فِي الْكُونِ إِلَّا بِعِلْمِهِ .. وَلَا تَسْكُنُ إِلَّا بِحُكْمِهِ .. لِكَ نَسْأَلُ
 مَظْهَرَ الْحَقِّ .. وَمَعْدِنَ الصِّدْقِ .. اللَّهُمَّ بَلِّغْ سَلَامِي إِلَيْهِ ..
 وَأَوْقِفْنِي بَيْنَ يَدَيْهِ .. وَافِضْ عَلَيَّ مِنْ مَدَدِهِ .. وَأَحْرُسْنِي
 بَعْدَهُ .. وَالْفُتَى فِي مِحْرُوحِهِ .. كَيْ أَحْيِي بِرُوحِهِ .. وَلَا شَهَدَ
 حَقِيقَتِي إِلَّا التَّفْصِيلُ .. فَأَعْرِفْ بِذَلِكَ الْكَثِيرَ وَالْقَلِيلَ ..
 وَأَرَى عَوَالِي الْغَيْبِيَّةِ .. تَجَلَّى بِصُورِي الرُّوحَانِيَّةِ .. عَلَى اخْتِلَافِ
 الْمَظَاهِرِ .. لِاجْتِمَاعِ بَيْنِ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ .. وَالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ ..
 فَكُونَ مَعَ اللَّهِ آلِهِ .. بَيْنَ صِنَائِهِ وَأَنْعَالِهِ .. لَيْسَ لِي
 مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَعْلُومٌ .. وَلَا جُزْءٌ مَقْسُومٌ .. فَأَعْبُدُهُ بِهِ
 فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ .. بَلْ بِحَوْلِ قُوَّةِ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ..
 اللَّهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ .. اجْمَعْنِي بِهِ وَعَلَيْهِ وَفِيهِ
 حَتَّى لَا أُنْفِرَهُ فِي الدَّارَيْنِ .. وَلَا أَنْفِصِلَ عَنْهُ فِي الْحَالَيْنِ .. بَلْ
 أَكُونَ كَأَنِّي آيَاهُ .. فِي كُلِّ أَمْرٍ وَلَا .. مِنْ طَرِيقِ الْإِتِّبَاعِ وَ
 الْإِتِّفَاعِ .. لَا مِنْ طَرِيقِ الْمَآثِلَةِ وَالْإِرْتِفَاعِ .. وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ
 الْحُسْنِيِّ الْمُسْتَجَابَةِ .. أَنْ تُبَلِّغَنِي ذَلِكَ مِنْهُ مُسْتَطَابَةً .. وَلَا
 تُرُدَّنِي مِنْكَ خَائِبٌ .. وَلَا يَمُنُّ لَكَ نَائِبٌ فَإِنَّكَ الْوَاحِدُ الْكَرِيمُ
 وَأَنَا الْعَبْدُ الْعَدِيمُ .. وَصَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ
 عَلَى آلِهِ وَهَجَّجِهِ أَجْمَعِينَ .. وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ..

یہ درود شریف بھی سیدنا و مولانا امام العارفین خاتم الاولیاء المحققین حضرت
 محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے حضرت قدس سرہ کی تصنیف بلشیا
 ہے چار سو سے زائد بلکہ بقول بعض ایک ہزار آپ نے کتابیں تصنیف فرمائیں۔

الحمد لله رب العالمين

چونوال درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الذَّاتِ الْمُحَمَّدِيَّةِ + اللَّطِيفَةِ الْأَحَدِيَّةِ + شَهْسِ
سَمَاءِ الْأَسْرَارِ + وَمَظْهَرِ الْأَنْوَارِ + وَمَرْكَزِ مَدَارِ الْجَلَالِ + وَقُطْبِ
فَلَكَ الْجَمَالِ + اللَّهُمَّ بِسِرِّهِ لَدَيْكَ وَبِسَيْرِهِ إِلَيْكَ + آمِنْ حَوْفِي
وَأَقِلْ عَثْرَتِي وَأَذْهَبْ حُزْنِي وَحِرْصِي وَكُنْ لِي وَخُذْنِي إِلَيْكَ مِنِّي
وَارْزُقْنِي الْفَنَاءَ عَنِّي + وَلَا تَجْعَلْنِي مَفْتُونًا بِنَفْسِي فَحُجُوبًا بِحَسْبِي +
وَاكْشِفْنِي عَن كُلِّ سِرٍّ مَكْتُومٍ + يَا حَتَّى يَا قِيُومُ +

یہ درود شریف حضرت ابراہیم دسوقی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اس کی نسبت
قطب جلیل سیدی ابراہیم دسوقی قدس سرہ کی طرف اور شیخ احمد درویر کا اسے
اپنا وظیفہ بنانا اس درود شریف کی فضیلت اور اس کے پڑھنے کی ترغیب کے لئے
بڑی دلیل ہے۔ (افضل الصلوات ص ۸۸)

پچپنوال درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَرَةِ الْأَصْلِ
النُّورَانِيَّةِ وَكَمْعَةِ الْقَبْضَةِ الرَّحْمَانِيَّةِ وَأَفْضَلِ الْخَلِيقَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ
وَأَشْرَفِ الصُّورَةِ الْجِسْمَانِيَّةِ وَمَعْدِنِ الْأَسْرَارِ السَّرْبَانِيَّةِ وَخَزَائِنِ
الْعُلُومِ الْإِصْطِفَانِيَّةِ صَاحِبِ الْقَبْضَةِ الْأَصْلِيَّةِ وَالْبَهْجَةِ السَّنِيَّةِ وَ
الرُّتْبَةِ الْعَلِيَّةِ مَنْ أَنْدَرَجَتِ النَّيُّونُ تَحْتِ لَوَائِهِ فَهَلُمَّ مِنْهُ
وَإِلَيْهِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ
وَرَزَقْتَ وَأَمَّتْ وَأُحْيِيَّتْ إِلَى يَوْمِ تَجْعَثُ مِنْ أَفْنِيَّتْ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا
كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

یہ درود شریف قطب الاقطاب سیدنا احمد بدوی قدس سرہ کا ہے۔

پڑھنے کا طریقہ اور فوائد | سیدی احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض حضرات نے فرمایا کہ اس درود شریف کو ہر نماز کے بعد سات بار پڑھا جائے اور علامہ سید احمد بن زبئی دحلان مفتی مکہ مکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مجموعہ میں بہت عارفین کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اس درود شریف کے پڑھنے سے بہت انوار حاصل ہوں گے اور کثیر اسرار کا انکشاف ہوگا اور سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خواب اور بیداری میں رابطہ اور اتصال حاصل ہوگا۔ اور رزق ظاہری اور باطنی یعنی علوم و معارف کے کاسبب ہوگا۔ اور نفس شیطانی اور تمام دشمنوں پر نصرت و غلبہ حاصل ہوگا۔ لیکن پڑھنے وقت با وضو ہو اور یکسو ہو کر پڑھے۔ (افضل الصلوات ص ۸۶)

۵۶ پھینوال درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى نُوْرِكَ الْأَسْبَقِ + وَصِرَاطِكَ
 الْحَقِّقِ + الَّذِي أَبْرَزْتَهُ رَحْمَةً شَامِلَةً لِوَجُودِكَ + وَكَرَمَتَهُ
 بِشَهْوَدِكَ + وَاصْطَفَيْتَهُ لِنُبُوَّتِكَ وَرِسَالَتِكَ وَأَرْسَلْتَهُ بِشِيرٍ
 وَنَذِيرٍ + وَقَدَّعِيًّا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا + نُقْطَةً
 مَرْكَزِ الْبَاعِ الدَّائِرَةِ الْأَوْلِيَّةِ + وَسِرِّ اسْرَارِ الْاَلِفِ الْقَطْبَانِيَّةِ
 الَّذِي تَنَقَّتْ بِهِ رَتَقَ الْوَجُودِ + وَخَصَّصْتَهُ بِأَشْرَفِ الْمَقَامَاتِ
 بِهَوَاهِبِ الْأَمْتَنَانِ وَالْمَقَامِ الْحَمْدِ + وَأَتَسَبَّتَ بِحَاتِهِ فِي كِتَابِكَ
 الْمَشْهُودِ + لِأَهْلِ الْكُشْفِ وَالشُّهُودِ + فَهُوَ سِرُّكَ الْقَدِيمِ السَّارِي
 وَمَاءُ جَوْهَرِ الْجَوَاهِرِيَّةِ الْجَارِي + الَّذِي أَحْيَيْتَ بِهِ الْمَوْجُودَاتِ
 مِنْ مَعْدِنِ وَحَيَوَانِ وَنَبَاتِ + قَلْبِ الْقُلُوبِ وَرُوحِ الْأَرْوَاحِ وَ
 اِعْلَامِ الْكَلِمَاتِ الطَّيِّبَاتِ + الْقَلَمِ الْأَعْلَى وَالْعَرْشِ الْمُحِيطِ رُوحِ جَسَدِ
 الْكُونِيْنَ + وَبَرْزَخِ الْبَحْرَيْنِ + وَتَاوِيِ الْاُنْدَيْنِ + وَخَزْرِ الْكُونَيْنِ +

أَبِي الْقَاسِمِ أَبِي الطَّيِّبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيبِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَنَعَى إِلَيْهِ وَصَحْبِهِ
وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا بِقَدْرِ عَظَمَةِ ذَاتِكَ فِي كُلِّ رَقْتٍ وَحَبِيبِ
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ +

اس درود شریف کا نام جو ہر روز اسرار ہے جو قطب زمان بحر عرفان سیدنا
احمد رفاعی قدس سرہ کی تالیف ہے۔ سادات رفاعیہ کے اہل کمال میں معروف
و مشہور ہے۔ اس کی بارہ مرتبے سے ہمیشہ پڑھنے اہلند درجات حاصل ہوتے
ہیں اور دربار رسالت سے حقائق اسرار خفیہ کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔

(افضل الصلوٰۃ ص ۱۵)

۵۷ ستا و نوال درود شریف

اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ أَبَدًا + وَأَلْهَى بَرَكَاتِكَ سَرْمَدًا +
وَأَزْكَى تَحِيَّاتِكَ فَضْلًا وَعَدَدًا + عَلَى أَشْرَفِ الْخَلَائِقِ الْإِنْسَانِيَّةِ
وَمَجْمَعِ الْحَقَائِقِ الْإِبْرَاهِيمِيَّةِ + وَطُورِ تَجَلِّيَاتِ الْإِحْسَانِيَّةِ + وَمَهَبِطِ
الْأَسْرَارِ الرَّحْمَانِيَّةِ + وَاسِطَةِ عَقْدِ النَّبِيِّينَ + وَمَقَدِّمِ جَيْشِ
الْمُرْسَلِينَ + وَقَاعِدِ رُكْبِ الْأَنْبِيَاءِ الْمَكْرَمِينَ + وَأَفْضَلِ الْخَلَائِقِ
أَجْمَعِينَ + حَامِلِ لِيَوَاعِزِ الْعَالَمِي + وَمَالِكِ أَرْمَةِ الْمَجْدِ الْأَسْنَى +
شَاهِدِ أَسْرَارِ الْأَنْزَلِ + وَمَشَاهِدِ أُنْوَارِ السَّوَابِقِ الْأَوَّلِ + وَ
تَرْجُمَانِ لِسَانِ الْقِدِيمِ + وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكْمِ + مَظْهَرِ
سِرِّ الْجُودِ الْجَزْبِيِّ وَالْكَوْنِيِّ + وَأَنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُودِ الْعُلُويِّ وَ
السُّفْلِيِّ + رُوحِ جَسَدِ الْكُونِيِّ + وَعَيْنِ حَيَاةِ الدَّارَيْنِ + الْمُتَحَقِّقِ
بِأَعْلَى رُتَبِ الْعُبُودِيَّةِ + الْمُتَخَلِّقِ بِإِخْلَاقِ الْمَقَامَاتِ الْأَصْطِفَائِيَّةِ

الْخَلِيلِ الْأَعْظَمِ + وَالْحَبِيبِ الْأَكْرَمِ + سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ + وَعَلَى آلِهِمْ
 وَصَحْبِهِمْ أَجْمَعِينَ + كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ + وَعَقَلَتْ عَنَّا
 ذِكْرَهُمُ الْغَافِلُونَ +

حضرت سیدنا احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ ورد ال درود پر کی شرح میں لکھتے
 ہیں کہ اس درود شریف کو حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے قطب عید
 روس سے نقل کیا ہے اور اس کا نام شمس الکونین الا عظم رکھا گیا ہے اور جو شخص
 اس کو پڑھے گا شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہے گا اور بعض حضرات
 فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف قطب ربانی غوث صمدانی سیدنا عبدالقادر جیلانی
 قدس سرہ کا ہے جو مسلمان نماز عشاء کے بعد سورت اخلاص اور معوذتین تین
 تین بار اور یہ درود شریف پڑھے تو اپنے آقا و مولا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خواب میں دیدار کرے گا۔ (افضل الصلوات ص ۸۳)

اٹھاونواں درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِحُرِّ النَّوَارِكِ وَمَعْدِنِ الْأَسْرَارِكِ وَلِسَانِ
 حُجَّتِكَ وَعُرْسِ مَمْلَكَتِكَ وَإِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَانِ مُلْكِكَ وَ
 خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيقِ شَرِيعَتِكَ الْمُتَلَدِّ ذِي بَتُوْحِيْدِكَ الْاُنْسَانِ
 عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِي كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ
 مِنْ صِنَائِكَ صَلَاةً تُؤَدِّمُ بَدَنًا مَلِكًا وَتُبْقِي بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهَى
 لَهَا دُونَ عَلَيْكَ صَلَاةً تُرَضِّيكَ وَتُرَضِّيهِ وَتَرْضَى بِهَا عَنَائِيَا
 نَبِيِّ الْعَالَمِينَ -

سیدی احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے فرمایا ہے کہ یہ درود شریف قدرت
 کی قلم سے ایک پتھر پر لکھا ہوا پایا گیا اور اس کا نام صلاۃ نورا القیامت ہے،

کیونکہ اس کے بکثرت پڑھنے والے کو قیامت کے روز غفور (روشنی) حاصل ہوگا۔ (افضل الصلوات ص ۴۹)

السطھوال ۵۹ درود شریف

اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِضَائِلَ صَلَوَاتِكَ وَلَوْاحِي بَرَكَاتِكَ وَشَرَائِفَ زَكَوَاتِكَ وَرَأْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَكَيْتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَخَاتِمِ النَّبِيِّينَ وَرَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَائِدِ الْخَيْرِ وَقَاتِحِ السُّبْرِ وَنَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَسَيِّدِ الْأُمَّةِ اللَّهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا تَزْلِفُ بِهِ قُدْرَتُهُ وَتَقْرِي بِهِ عَيْنُهُ يَعْطِيهِ الْأَوْلُونَ وَالْآخِرُونَ اللَّهُمَّ أَعْطِهِ الْفَضْلَ وَالْفَضِيلَةَ وَالشَّرَفَ وَالْوَسِيلَةَ وَالذَّرَجَةَ الشَّرِيفَةَ وَالْمَنْزِلَةَ الشَّائِخَةَ الْمُنِيفَةَ اللَّهُمَّ أَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا سُورَةَ وَبَلِّغْهُ مَا مَوْلَاهُ وَاجْعَلْهُ أَوَّلَ شَافِعٍ وَأَوَّلَ مُشْفَعٍ اللَّهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهُ وَثَقِّلْ مِيزَانَهُ وَأَبْلِجْ حُجَّتَهُ وَارْفَعْ فِي أُمَّةٍ الْمُقَرَّبِينَ دَرَجَتَهُ اللَّهُمَّ احْشُرْنَا فِي زَمْرَتِهِ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِهِ وَاجْعَلْنَا عَلَى سُنَّتِهِ وَتَوَفَّنَا عَلَى مِلَّتِهِ وَأُورِدْنَا حَوْضَهُ وَاسْتَفِنَا بِكَاسِهِ غَيْرَ خَرَابِيَا وَلَا نَادِمِينَ وَلَا شَاكِينَ وَلَا مُبَدِّلِينَ وَلَا فَاتِنِينَ وَلَا مَفْتُونِينَ آمِينَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ

امام غزالی علیہ رحمۃ الباری نے آجیاء العلوم میں ذکر فرمایا کہ جو شخص درود ماثورہ پڑھنا چاہے تو اس درود شریف کو پڑھے اور خود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہی درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ درود شریف افضل ہے اور بڑے ثواب کا موجب ہے۔

(افضل الصلوات ص ۴۲)

ساکھواں درود شریف

اللَّهُمَّ دَاحِي الْمَدْحَوَاتِ وَبَارِي الْمَسْمُوحَاتِ اجْعَلْ شَرَّاهَا
 صَلَوَاتِكَ وَنَوَاحِي بَرَكَاتِكَ وَدَائِفَةَ تَحَنُّنِكَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
 وَرَسُولِكَ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالْمُعَلِّمِ الْحَقِّ وَالِدَّامِغِ
 لِحَيَاتِ الْبَاطِلِ كَمَا حَبَّلَ فَاضْطَلَعَ بِأَمْرِكَ بِطَاعَتِكَ مُسْتَوْفِزاً
 فِي مَرْضَاتِكَ وَاعْيَالِ يَوْحِيكَ حَافِظاً لِعَهْدِكَ مَا ضِيأَ عَلَى نَفَاذِ أَمْرِكَ
 حَتَّى أُوْرَى تَبَسَّالِقَابِسِ آلاءِ اللَّهِ تَصِلُ بِأَهْلِيهِ أَسْبَابُهُ بِهٖ هُدَيْتِ
 الْقُلُوبُ بَعْدَ خَوْصَاتِ الْفِتَنِ وَالرَّشْوَةِ وَالْبَهْجِ مَوْصِيَاتِ الْأَعْلَامِ
 وَنَائِرَاتِ الْأَحْكَامِ وَمُنِيرَاتِ الْأَسْلَامِ فَهوَ أَمِينُكَ الْمَأْمُونُ وَخَازِنُ
 عَلَيْكَ الْمَخْزُونِ وَشَهِيدُكَ يَوْمَ الدِّينِ وَبَعِيْثُكَ نِعْمَةً وَرَسُولُكَ
 بِالْحَقِّ رَحْمَةً اللَّهُمَّ اَنْسَحْ لِي فِي عَدْنِكَ وَاجْزِهِ مَضَاعِفَاتِ الْخَيْرِ
 مِنْ فَضْلِكَ مُهْنَاتِ لِي تَعْمُرُ مَكْدَرَاتِي مِنْ فَوْزِ ثَوَابِكَ الْمُحْلُولِ
 وَجَزِيلِ عَطَائِكَ الْمُحْلُولِ اللَّهُمَّ اَعْلِ عَلِيَّ بِنَاءِ النَّاسِ بِنَاءً عَاقِبَةً وَكَرِيمِ
 مَثْوَاهُ لَدَيْكَ وَنُزْلَهُ وَأَتِمِّمْ لِي نُورَهُ وَاجْزِهِ مِنْ ابْتِعَانِكَ لِي
 مَقْبُولِ الشَّهَادَةِ وَمَرْضِي الْمَقَالَةِ ذَامِنِطِي عَدْلٍ وَخُطَّةٍ فَصْلٍ وَ
 بَرَهَانٍ عَظِيمٍ +

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اس درود شریف کو شفا شریف میں ذکر کیا اور
 جزوی نے دلائل الخیرات میں اور قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں اس کا ذکر کیا
 اور امام قسطلانی نے سلامت کنذری سے ذکر کیا ہے کہ مولیٰ کائنات حضرت
 علی کرم اللہ وجہہ لوگوں کو یہ دعا سکھانے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ
 لوگوں کو یہ درود شریف اللَّهُمَّ دَاحِي الْمَدْحَوَاتِ اَلْحَسْبُكَ سَكَّاهُ تَعْنِي

(افضل الصلوات ص ۷۷)

حضرات! یہ ساٹھ درود شریف ذکر کئے گئے ہیں جن میں سے ہر ایک کو بطور ورد اور وظیفہ پڑھنا موجب صد ہا برکات ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو چٹھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین یا رب العالمین بحرمت سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

قصیدہ شریف

سَيِّدُ الرَّسْلِ قَدْرُهُ مَعْلُومٌ أَيْنَ مِنْهُ الْمَسِيحُ أَيْنَ الْكَالِمُ
أَيْنَ نُوحٌ وَأَيْنَ إِبْرَاهِيمُ كُلُّهُمْ عَنْ مَقَامِهِ مَقْطُومٌ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ

أَيْنَ جِبْرِيلُ أَيْنَ إِسْرَافِيلُ أَيْنَ مِيكَالُ أَيْنَ عِزْرَائِيلُ
فَعَلَيْهِمْ طَرَاةُ التَّفْضِيلِ وَبِعَرَاجِهِ دَلِيلُ قَوْمِ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ

أَيْنَ كُلُّ الْعَوَالِمِ الْعُلُويَّةِ أَيْنَ كُلُّ الْعَوَالِمِ السُّفْلِيَّةِ
أَيْنَ كُلُّ الْوَرَى بِكُلِّ مَرْبِيَةٍ إِنَّمَا فَرْقُهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ

أَوَّلُ الْخَلْقِ نُورُهُ كَانَ قَدَمًا مِنْهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ ثُمَّ وَثَمًا
وَهُوَ لِلْأَنْبِيَاءِ قَدْ جَاءَ خَتَمًا فَهُوَ الْكُلُّ خَاتِمُ الْخَتُومِ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ

عَنْهُ نَابُوا فِي قَوْمِهِمْ فَرَسُولٌ لِكَثِيرٍ وَقَوْمٌ بَعْضُ قَلِيلِ
وَهُوَ كُلُّ الْوَرَى إِلَيْهِ تَوَلَّى وَلَهُ مِنَ إِلَهِهِ التَّعْسِيمُ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ

حَلَّ نُورُهُ لَهُ بِظَهْرِ أَبِيهِ آدَمِ ثُمَّ فِي كِرَامِ بَنِيهِ
كُلُّ مَوْلَى أَوْ صَاحِبِ يَدٍ مِنْ بَلِيهِ فَهُوَ الْكَنْزُ حِفْظُهُ لِحُكْمِهِ

فَعَلِيهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
 حَلَّ فِي الطَّاهِرِينَ وَالطَّاهِرَاتِ
 وَتَجَلَّى تَجَلَّى النَّيِّرَاتِ
 بِبُرُوجِ السَّادَاتِ وَالسَّيِّدَاتِ
 فَهُوَ الشَّمْسُ سَائِرًا لَا يَقِيمُ

فَعَلِيهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
 قَدْ تَحَرَّى أَمَاثِلَ الْأَنْجَابِ
 وَاحِلَ الْبَطُونِ وَالْأَصْلَابِ
 وَأَبْرَ الْأَحْسَابِ وَالْأَنْسَابِ
 عَنْ شَبِيهِهِ لَهُ الزَّمَانُ عَقِيمُ

فَعَلِيهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
 جَاءَ وَالْكُونُ مَدْلِهِمُ الذَّنَاتِ
 غَارِقٌ فِي حَوَالِكِ الظُّلُمَاتِ
 فَاسْتَنَارَتْ بِهِ جَمِيعُ الْجِهَاتِ
 إِذْ تَجَلَّتْ شُمُوسُهُ وَالنُّجُومُ

فَعَلِيهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
 أُمَّهُ خَيْرُ حُرَّةٍ ذَاتِ بَعْلِ
 وَالْبُرَّةُ فِي النَّاسِ أَكْرَمُ فَحْلِ
 لَيْسَ يَدْعَا أَنْ كَانَ أَجْبَلِ
 وَرَضِيْعٍ وَسَادٍ وَهُوَ نَطِيمُ

فَعَلِيهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
 أَرْضَعَتْهُ حَلِيْبَةٌ فَتَجَلَّى
 عِنْدَهَا الْخِصْبُ بَعْدَ أَنْ كَانَ مُحَلَا
 وَبَدَرَ شِيَاهُهَا صِرْنَ حَفَلَا
 حِينَمَا أَرْضَعَتْهُ وَهُوَ يَتِيمُ

فَعَلِيهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
 شَقَّ مِنْهُ الْأَمْلاكُ أَفْرِيحَهُ
 غَسَلُوهُ وَأَخْرَجُوا مِنْهُ أَمْرًا
 وَحَشَوهُ الْإِيَّانَ سِرًّا وَجَهْرًا
 وَأَعَادُوهُ وَهُوَ صَدْرُ سَلِيمِ

فَعَلِيهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
 ثُمَّ بَعْدَ التِّيِّ وَبَعْدَ التِّيَّا
 جَاءَ كُلُّ الْوَرَى رَسُولًا نَبِيًّا
 سَالِكًا فِي الْهُدَى صَوَاطِئًا سَوِيًّا
 فَاسْتَشَاطَتْ حَسَادُهُ وَالْخُصُومُ

فَعَلِيهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ

جَاءَ بِالْمُعْجِزَاتِ وَالْقُرْآنِ
وَكَلَّمَ الْبَدْرُ شَقَّ قَهْوَرِ اثْنَانِ
عَاجِزًا عَنِ أَثْقَالِ الثَّقَلَانِ
فَرَأَاهُ وَلَيْسَ شَمُّ غِيُومٍ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
وَأَهْوَى عَلَى الضَّلَالِ وَدَامُوا
وَشَكَامِنُهُمُ الْآذَى الْإِسْلَامِ
وَجَفَا لَا خَصُوصَتَهُمُ وَالْعَمُومِ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
وَهُوَ مَا زَالَ رَاغِبًا فِي هُدَاهُمْ
كُلَّمَا كَذَبُوا جَاءَ حِبَاهُمْ
صَابِرًا غَيْرَ نَافِرٍ مِنْ آذَاهُمْ
وَدَعَا لَهُمْ وَهُوَ الرَّءُوفُ الرَّحِيمُ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
حَبَّذَ أَحِبُّنَ صَدَقَ الصِّدِّيقِ
قَبْلَهُ حَمْرَةُ الشُّجَاعِ الْحَقِيقِ
ثُمَّ مِنْ بَعْدِ أَمِّنَ الْفَارُوقِ
أَسَدُ اللَّهِ لِلرَّسُولِ حَبِيبِ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
وَأَبْنُ عَقْبَانَ وَهُوَ ذُو النُّورَيْنِ
وَالْحَوَارِيُّ صَاحِبُ الرَّحْمَيْنِ
وَعَلِيُّ الْمَوْلَى أَبُو الْحَسَنِينِ
وَالَّذِي قَدَّ عَلَاةً وَهُوَ كَلِيمِ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
وَأَبْنُ عَمْرٍو وَالْكَلْبِيُّ شَدِيدِ
وَسِرَاهُمْ حَتَّى نَشَأَ التَّوْحِيدِ
وَعَلَيْهِ أَذَى الْعِدَا مُسْتَدِيمِ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
وَصَفْرَةَ بِيكَاهِنِ وَبَسِخِرِ
وَأَرَادُوا الْكَيْدًا وَكُفُّوا بِنَكْرِ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
ثُمَّ كَانَتْ سَعَادَةُ الْأَنْصَارِ
وَتَذَكَّرَ رَيْقَهُ فِي الْغَارِ
وَحِبَاهُمْ بِهَجْرَةِ الْمُخْتَارِ
شَيْخَ تَيْمٍ صِدْقَهُ الْعُلُومِ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
 الْعُنُكُوتُ أَحْصَنَ دِرْعُ
 حِينَ بَاضَتْ حَامَةً ذَاتُ سَبْحِ
 قَوْمَهُ جَمَعُوا لَهُ شَرَّ جَبْحِ
 وَأَتَاهُ مِنَ الْحَمَامِ حَبِيبُ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
 وَقَفَاهُمْ سِرَاقَةُ الْمُفْتُونِ
 وَهُوَ لَرِنَالٍ جَعَلَهُ مَغْبُونِ
 فَدَعَا إِلَى الْغِنَى قَارُونَ
 وَاحْتَوَتْهُ الْغُبْرَاءُ كَوْلَا الْحَلِيمِ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
 ثُمَّ جَاءَتْ بِشَاتِهَا أُمُّ مَعْبُدِ
 وَهِيَ جَهْدِي وَالنَّاسُ بِالْحَلِّ لَجَهْدِ
 فَمَرَى ضُرْعَهَا فَسَالَ وَازِيدِ
 وَسَقَاهُمْ وَالذَّرْعِيَّتُ سَجُومِ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
 وَأَتَى طَيْبَةً فَصَادَفَ أَهْلًا
 مَرُوحِيًا مَرُوحِيًا وَأَهْلًا وَسَهْلًا
 وَسَيُوفًا بَيْضًا وَسَمْرًا وَبَلَا
 وَأَسْوَدًا كَمَا يَشَاءُ وَيُرُومِ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
 فَتَوَى بَيْنَهُمْ عَلَى خَيْرِ نَزْلِ
 وَنَزَالٍ فِي يَوْمِ سَلْمٍ وَقَتْلِ
 وَفَدَوْهُ بِكُلِّ نَفْسٍ وَأَهْلِ
 حِينَ يَغْدُو حَارِبًا أَوْ يُقِيمِ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
 وَلَدَيْهِ مِنْ قَوْمِهِ كُلُّ قَرَمِ
 قُرَشِيٍّ الْجَدِّيْنَ خَالٍ وَعَمِّ
 هَجَرُوا قَوْمَهُمْ لِكُفْرٍ وَظُلْمِ
 وَأَطَاعُوهُ وَالْمَنَائِيَا تَحُومِ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ
 وَسِوَاهُمْ مِنْ كُلِّ بَيْتٍ قِتَالِ
 عَرَبٌ بَعْضُهُمْ مَوْلَى مَوْلَى
 أَبَدُوا الدِّينَ بِالطَّبَاوِ الْعَوَالِي
 عِنْدَهُمْ لِلرَّسُولِ حُبٌّ صَبِيحِ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ

كُلٌّ فَرَدَّ مِنْهُمْ جَلِيلٌ وَفَضِيلٌ
قُلٌّ لِقَوْمٍ ضَلَّتْ لَدَيْهِمْ عُقُولٌ
لَيْسَ فِيهِمْ بَيْنَ الْوَرَى مَفْضُولٌ
كُلٌّ أَصْحَابِهِ هُدَاةٌ قُرُومٌ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ

قَادِمِينَ إِلَيْهِ إِلَى الْوَقَا أَبْطَالًا
سَمُورَةٌ الْأَرْوَاحِ وَالْأَمْوَالِ
لَا يَبْلُونَ غَارَةً وَقِتًا لَا
فِي رِضَا اللَّهِ وَهُوَ طِبُّ حَكِيمٍ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ

وَرَمْتَهُمْ تَبَائِلُ الْجَاهِلِيَّةِ
وَأَشَدُّ الْأَعْدَاءِ طَرَا حَبِيَّةِ
بِاتِّفَاقٍ عَنِ قَوْسِ حَرْبِ قَوِيَّةِ
قَوْمِهِ الصِّدِّيقِينَ ضَلَّتْ حُلُومُهُمْ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ

حَتَّى بَدْرًا مَا كَانَ أَحْسَنَ بَدْرًا
هِيَ بِكُرِّ الْإِسْلَامِ عِزًّا وَنَصْرًا
بَعْدَ وَعْدِ لَيْلَةِ حَيَاةِ الْكَرِيمِ
بَعْدَ وَعْدِ لَيْلَةِ حَيَاةِ الْكَرِيمِ
كَانَ جَيْشُ الْكُفَّارِ جَيْشًا مَتِينًا
كَانَ أَضْعَافُ ثَلَاثَةِ الْمُسْلِمِينَ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ

فَدَعَا فَاسْتَجِيبَ بِالْأَمْلَاقِ
وَرَمَاهُمْ بِالتُّرْبِ فَالْطَّلُّ سَاكِي
جِبْرَائِيلُ وَجَيْشُهُ الْفَتَاكِ
وَبِهِ جَمْعُ كُفْرِهِمْ فَهَزُومٌ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ

قَدْ تَوَالَتْ عَلَيْهِمُ الْمُهْلِكَاتُ
وَالطُّغَاةُ الْعَتَاةُ مَا تَوَادَفَالُوا
وَتَوَلَّتْ أَحْلَامُهُمْ وَالْحَيَاةُ
طَبِيقَ مَا كَانَ أَخْبَرَ الْمُعْصُومِ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ

قَدْ نَفَى الْبَيْتَ مِنْهُمْ جُرْمِينَا
وَأَبُو الْجَهْلِ حَادِ عِلْمًا يَقِينَا
وَصَلُّوا فِي قَلْبِهِمْ سَجِينَا
أَنَّهُ فِي خَلْفِهِ مَزْمُومٌ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

ثُمَّ عَادَ النَّبِيُّ وَالْأَصْحَابُ وَالْأَسَارِيُّ وَالْفِيءُ وَالْأَسْلَابُ
وَمَخَاطِبِيَّةً فَطَارُوا وَطَابُوا رِزْقُهُ تَحْتَ رُحْمِهِ مَقْسُومٌ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

ثُمَّ دَامُوا عَلَى الْجِهَادِ سِنِينَ
وَإِذَا قَالُوا الْيَهُودَ وَالْعَرَبَ هُونًا
أُحْدًا أَخْنَدًا وَفَتْحًا حُنِينًا
وَتَبَوُّكَ إِذَا غَضِبَتْهُ السُّرُومُ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

وَبِكُلِّ أَوْلَاةٍ مَوْلَاةٍ فَتَحًا
عَاجِ الدِّينِ بِالْجِهَادِ فَصَحًا
إِنْ يَكُونُ عَنُوةً وَإِلْفُصْحًا
وَبِهِ الْكُفْرُ عَادًا وَهُوَ سَقِيمٌ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

وَأَتَاةٍ مِنْ كُلِّ قَوْمٍ وَفُودٍ
فَهَذَا هُمُ وَيَا لِمُرَادٍ أُعِيدُوا
حِينَ عَمَّ الْقَبَائِلَ التُّرُجِيدُ
وَحَبَاهُمُ وَهُوَ الْجَوَادُ الْكُرِيمُ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

أَرْسَلَ الرَّسُلَ دَاعِيًا لِلْمَلُوكِ
هَدَى كُلَّ وَاحِدٍ بِالرُّوكِ
وَأَيَانَ الْيَقِينِ مَا حَى الشُّكُوكِ
قَالَ خَلُودًا الْجَحِيمَ هَذَا النَّعِيمُ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

لَسَرَى دِينُهُ بِكُلِّ الْبِلَادِ
وَلَهُ كُتُبُهُمْ مِنْ لَأْ شُهَادِ
وَدَرُوا أَنَّهُ نَبِيُّ الْجِهَادِ
حَسَدُودُهُ وَاللُّغُومُ دَاعٍ قَدِيمٌ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

هَيُودًا فَصَالَعُوا بِالْهَدَايَا
إِذْ يَعْمُ الْأَسْلَامُ كُلَّ الْبَرَايَا
كَيْ يَنْجِي عَنْهُمْ جِيُوشَ الْمَنَايَا
وَهُوَ جَبَّارُهُمْ قَائِنُ الْفَهِيمُ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

ثُمَّ مِنْ بَعْدِ حَجِّ الْحُدَايَا
أَكْمَلَ اللَّهُ دِينَهُ وَهُوَ دَاعِي

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

ثُمَّ أَوْصَى بِالْأَهْلِ وَالْقُرْآنِ
لَنْ تَضِلُّوا يَا عَصِيَّةَ الْإِيْمَانِ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

وَأَتَى طَيْبَةَ فَطَابَتْ وَطَابَا
وَدَعَا إِلَهُهُ فَاجَابَا

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

زَلْزَلَ الْخَطْبُ عِنْدَهَا الْأَرْوَكََا
وَالْفِرَادِيسُ نَالَتِ الْأَفْرَاحَا

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

هُوَ فِي الْقَبْرِ كَامِلٌ الْعِرْفَانِ
وَلَهُ الْقَبْرِ رَوْضَةٌ مِنْ جَنَّاتِ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

هُوَ شَيْسُ الْهُدَى وَبِحُرِّ السَّخَا
هُوَ مِسْكٌ لِسَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ

فَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

دَائِمُ النَّوْرِ مُسْتَمِرُّ الْعَطَا
خَاتِمُ طَيْبِهِمْ بِهِ كَتَبُوا

دو عالم سے اعلیٰ و امجد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 محمد محمد محمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 وظیفہ ہے میرا محمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 منظر محمد مؤید محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 مسمیٰ یہ نام احمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ الحق احمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 جلالت کا عیش مؤید محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 رسالت کا رکن مشید محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 شفاعت کا قول مؤید محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 محمد محمد محمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 شعر

غرض نقشے ست کزما یاد ماند کہ ہستی رانہ بینم بقائے
 مگر صاحب دلے روزے برجت کند در حق این مسکین دعائے

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ وَعَلَى آلِهِ وَ
 أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
 وَاعْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَفَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا
 عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ -

وَأَخِرُ دَعْوَانَا إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

لغت

محبوب کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدھی راہ دکھاتے یہ ہیں
 پٹی نیویں جمانے یہ ہیں
 چھوٹی بنضیں چلاتے یہ ہیں
 روتی آنکھیں ہنساتے یہ ہیں
 جانے یہ ہیں آتے یہ ہیں
 حق سے خلق ملاتے یہ ہیں
 کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں
 رافع رتبے بڑھاتے یہ ہیں
 دفع بلا فرماتے یہ ہیں
 آگ میں باغ کھلاتے یہ ہیں
 جیتنے ہم ہیں جلاتے یہ ہیں
 دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں
 قبضہ کل پہ رکھاتے یہ ہیں
 کن کارنگ دکھاتے یہ ہیں
 مالک کل کہلاتے یہ ہیں
 ساری کثرت پاتے یہ ہیں
 رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
 سچی بات سکھاتے یہ ہیں
 ڈوبی ناویں تڑتے یہ ہیں
 ٹوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں
 جلتی جانیں بھگتے یہ ہیں
 قصر دئی تاک کس کی رسانی
 اس کے نائب ان کے صاحب
 شافع نافع رافع دافع
 شافع امت نافع خلقت
 دافع یعنی حافظ و حامی
 فیض جلیل خلیل سے پوچھو
 ان کے نام کے صدقے جس سے
 اس کی بخشش ان کا صدقہ
 ان کا حکم جہاں میں ناقد
 قادر کل کے نائب اکبر
 ان کے ہاتھ میں ہر کھنچی ہے
 إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوفَةَ
 رب ہیں معطی یہ ہیں قاسم

ماتم گھر میں ایک نظر میں
 اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں
 لاکھوں بلائیں کروڑوں دشمن
 بندے کرتے ہیں کام غضب کے
 نزع روح میں آسانی دیں
 مرقد میں بندوں کو تھپک کر
 ماں جب اکلوتے کو چھوٹے
 باپ جہاں بیٹے سے بھاگے
 سنکھوں بے کس رونے والے
 خود سجدے میں گر کر اپنی
 ننگوں بے ننگوں کہ پہرہ
 اپنے بھرم سے ہم بستوں کو
 ٹھنڈا ٹھنڈا بیٹھا بیٹھا
 سلیم سلیم کی ڈھارس سے
 جس کو کوئی نہ کھلوا سکتا
 جن کے چھپرے تک نہیں انکے
 ٹوپی جن کے نہ جوتی ان کو
 شادی شادی رچاتے یہ ہیں
 کون بنائے بناتے یہ ہیں
 کون بچائے بچاتے یہ ہیں!
 مرزدہ رضا کا سناتے یہ ہیں!
 کلمہ یاد دلاتے یہ ہیں!
 میٹھی نیند سلاتے یہ ہیں
 آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں
 لطف وہاں فرماتے یہ ہیں
 کون چبائے چباتے یہ ہیں
 گرفت امت اٹھاتے یہ ہیں
 رامن ڈھمکے چھپاتے یہ ہیں
 پتہ جاری بناتے یہ ہیں
 پلٹتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
 میل پر ہم کو چلاتے یہ ہیں
 وہ زنجیر ہلاتے یہ ہیں
 موتی محل سجواتے یہ ہیں
 تاج و براق دلاتے یہ ہیں

کہہ دو، رضا سے خوش، ہو خوش رہ

مرزدہ، رضا کا سناتے یہ ہیں

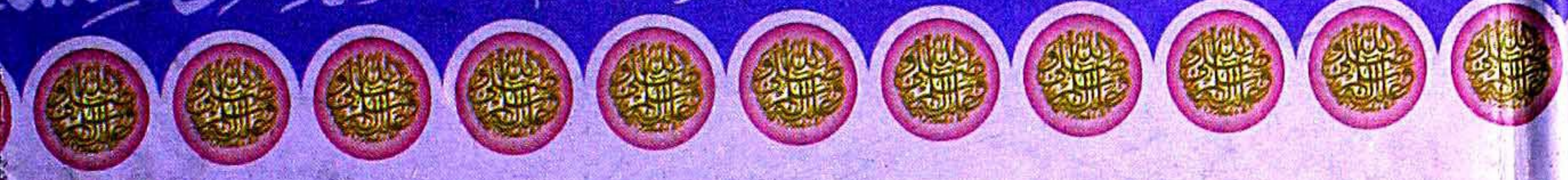
ہر موضوع پر تقریر کرنے کیلئے اور مسائل فقہیہ کا مطالعہ کرنے کیلئے

بہترین کتب

- ۱- مواعظ رضویہ حصہ اول مع اضافہ
- ۲- مواعظ رضویہ حصہ دوم
- ۳- نورانی مواعظ حصہ اول
- ۴- نورانی مواعظ حصہ دوم
- ۵- نورانی مواعظ حصہ سوم
- ۶- نورانی مواعظ حصہ چہارم
- ۷- نورانی مواعظ حصہ پنجم
- ۸- نورانی مواعظ حصہ ششم
- ۹- نورانی زیور

ملنے کا پتہ

وَأَحْسِنُوا إِلَيْهِمْ قُلُوبًا وَبِحُجْرَتِكُمْ مِمَّنْ تَدْعُوا إِلَى اللَّهِ



فضائل دُرود شریف

سرمد قادری حشری رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ اہل سنت دارالافتاء کراچی